(برہما کماریوں اور برہما کماروں کے انوبھو کی بنا پر)

اِس گیتا کی خصوصیات

سچّی گیتا کیوں؟

دوسری جو گیتائیں ملتی ہیں وہ یادگار رُوپ ہیں یعنی اُن کے لکھنے والوں نے اُسے براہِ راست پرماتما سے نہیں سُنا۔ اُن کے اپنے جیون[1] کال میں پرماتما کا اوترن نہیں ہُوا اور اُن کو خود وِشنو چترُبھُج رُوپ کا سرشٹی کے وِناش کا پرماتما کے پرم دھام کا، اُس کے ہزاروں سُورجوں سے بھی زیادہ تیجومے رُوپ کا ساکھشاتکار نہیں ہُوا۔ لیکن یہ جو گیتا لکھی گئی ہے یہ خود پرماتما سے برہما کے مُکھ کمل[2] کے ذریعہ سُنی گئی ہے اور دِویہ درشٹی[3] سے اِس کے رازوں کا ساکھشاتکار[4] بھی کیا گیا ہے کیونکہ موجودہ زمانہ پانچ ہزار برس پہلے کی طرح دھرم گلانی کا زمانہ ہے جبکہ گیتا کے بھگوان پھر وہی گیتا گیان سُنا رہے ہیں۔ اب مستقبل قریب میں مہابھارت کے لڑائی کے زمانے کی دُہرائی ہونے والی ہے۔ چنانچہ اِس گیتا کو سچّی گیتا کہنا ہی واجب ہے۔

دوسری جو گیتائیں ملتی ہیں اُن میں ارجُن کو ایک خونی اور ہنسک[5] لڑائی کے یودھا[6] کے رُوپ میں پیش کیا گیا ہے اور بھگوان کو اُس کے رتھ ہانکنے والے کے رُوپ میں پیش کیا گیا ہے۔ نیز اُس میں یہ لکھا گیا ہے کہ گیتا کا گیان بھگوان نے ارجُن ہی کو سُنایا تھا۔ یہ باتیں اصلیت کے خلاف ہیں اور بھگوان پر کلنک لگانے کے تُلیہ (مساوی) ہیں کیونکہ سچ تو یہ ہے کہ گیتا کے بھگوان نے ارجُن کو کوئی ہنسک لڑائی کرنے کے لئے پریرنا نہیں دی تھی اور اُنہوں نے کسی ایک منُش کو نہیں بلکہ بہت سے منُشوں کو یہ گیان سُنایا تھا کیونکہ پرماتما تو ساری سرشٹی پر دھرم کی استھاپنا کرنے کے نِمِت[7] ہیں اور تمام بنی نوعِ انسان کے کلیان[8] کرنے والے پِتا، شِکھشک[9] اور گُرو ہیں۔

دوسری جو گیتائیں ملتی ہیں اُن میں پرماتما کے دِویہ[10] نام، دِویہ رُوپ، دِویہ دھام اور سرشٹی چکر اور سرشٹی برِکھش کا تفصیل سے بیان نہ ہونے کی وجہ سے منُشوں نے گیتا کے ارتھ[11] کا انرتھ کر دیا ہے اور اُس میں رجوگُنی اور تموگُنی سنسکاروں کی مِلاوٹ کر دی ہے۔ اِس بات کی سچّائی آپ کو اِس ساری گیتا کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد معلوم ہو جائے گی۔

اِس گیتا کو پڑھنے کا طریقہ

اِس سروتّم اور سچّے گیتا گیان کو سمجھنے کے لئے منُش کو علمِ رُوحانیت کا سچّا متلاشی اور راست پسند ہونا چاہیئے، مذہبی تعصب اور جنون سے بالاتر ہونا چاہیئے اور اُس کی ورِتّی اور بھاؤنا شُدھ ہونی چاہیئے۔ نیز معلوم رہے کہ بھوجن کی پوترتا کے اصول اور برہمچریہ ورت کا پالن کئے بغیر بھی اِس گیتا سے پورا فائدہ نہیں اُٹھایا جا سکتا۔ اِس گیتا کو پڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ منُش برہمچریہ ورت کا پالن کرے، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے خود کو روح نشچے کرے اور پرماتما کی لگن میں رہتے ہوئے اِسے پڑھے، نیک لوگوں کی ہی صحبت کرے، اپنے جیون کو اونچا اٹھانے کے لئے من میں تہیّہ کرے، انترمکھتا وغیرہ گُنوں کو دھارن کرے اور اپنے سارے دِن کے کرموں پر دھیان دے کر اپنے جیون کو نیک بنایا جائے۔

اِس طریقہ سے اگر اِس گیتا کو پڑھا جائے تو یقیناً ہی منُش کتنا بھی پاپی کیوں نہ ہو اُس کا جیون بدل سکتا ہے اور وہ نر سے شری نارائن اور ناری سے شری لکشمی پد پا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ست یُگی سرشٹی کے چکرورتی[12] سوراج کی چابی

[1] دورانِ زندگی [2] زبانِ مُبارک [3] خداداد روحانی بصیرت، چشمِ معرفت [4] مشاہدِ حقیقت [5] تشدّد پسند [6] جنگجو [7] کرنے والے [8] فلاح و بہبودی [9] استاد [10] رُوحانی [11] غلط معنی [12] عالمگیر۔

اُس کے ہاتھ لگ سکتی ہے اور اُس کی سبھی منوکامنائیں[1] آسانی سے پُورن[2] ہو سکتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ گیتا بڑی انمول[3] ہے کیونکہ اس سے منش کا جیون انمول بن جاتا ہے اور اُسے بیکنٹھ کے ۲۱ دیوتائی جنموں کے لئے مکمل پوترتا، سُکھ اور شانتی حاصل ہوتی ہے۔

اِس سچّی گیتا کی خوبیاں

آج بھارت میں مختلف گیتائیں ملتی ہیں لیکن یہ سچّی گیتا اپنی مثال آپ ہے۔ اِس گیتا میں ایسی کئی خصوصیات ہیں جو کہ آپ دوسری گیتاؤں میں نہیں پائیں گے۔ اُن میں سے چند ایک کا ذکر نیچے کیا گیا ہے۔

۱۔ اِس گیتا میں نراکار پرم پِتا پرماتما کے دِویہ نام، دِویہ رُوپ، دِویہ دھام اور دِویہ کرتویوں وغیرہ کے متعلق پُورا گیان ہے۔ اِس کے علاوہ برہما، وِشنو، شنکر، شری لکشمی، شری نارائن، شری سیتا، شری رام وغیرہ کا رُوحانی تعارف یعنی اُن کا سرُوپ[4] اور اُن کی رُوحانی جیون کہانی بھی لکھی گئی ہے۔ نیز بھارت ماتا شکتیوں مثلاً سرسوتی، امبا، دُرگا وغیرہ کا بھی اِس میں تعارف کرایا گیا ہے۔ جس کو پڑھنے کے بعد منُش کو معلوم ہو جاتا ہے کہ پرماتما کا کیا سروپ ہے، دیوتاؤں کا کیا سروپ ہے، آتماؤں کا کیا سروپ ہے اور آپس میں اُن کا کیا سمبندھ ہے۔

۲۔ اِس گیتا میں تینوں لوکوں کا اور سرشٹی کے آدی[5]، مدھیہ اور انت یعنی تینوں زمانوں کا بھی سہج اور مدھر گیان دیا گیا ہے۔ دِویہ درشٹی اور دِویہ بدھی پر مبنی تین لوکوں کی تصویریں، سرشٹی رُوپی چکّر کی تصویر اور سرشٹی رُوپی اُلٹے برکھش کی بھی تصویر اِس میں دی گئی ہے۔ دوسری گیتاؤں میں نہ تو یہ تصویریں ملتی ہیں اور نہ اُن میں آدی مدھیہ اور انت کا یہ گیان دیا گیا ہے جس گیان کے بغیر منُش نہ تو پرماتما سے یوگ جُٹا سکتا ہے اور نہ ہی اپنے سروپ کو سمجھ سکتا ہے۔

۳۔ اِس گیتا میں منُش آتما کے چوراسی[6] جنموں کی جیون کی کہانی کا ذکر بھی ہے۔ اِس جیون کہانی کو جاننے سے ہی منُش کو یہ روشنی ملتی ہے کہ منُش آتما اِس سرشٹی پر کہاں سے آئی؟ کب آئی، کیوں آئی، کتنے وقت کے لئے آئی اور پھر یہ واپس کب اور کیسے جائے گی اور کہ منُش آتما کب اور کیسے دُکھی ہوئی، اُس نے کتنے جنم سُکھ کے لئے اور کتنے جنم دُکھ کے لئے۔ علاوہ ازیں اِس گیتا میں یہ بھی صاف طور سے سمجھایا گیا ہے کہ کس طرح پربھو اور راون کا کھیل چلتا ہے۔ ان سب باتوں کو جاننے کے بغیر منُش آتما کے سروپ کا بھی مکمل تعارف نہیں ہو سکتا۔

۴۔ یہ گیتا تجربہ کی بِنا پر مبنی ہوئی ہے۔ دِویہ بدھی اور دِویہ درشٹی ہی اِس کی بُنیاد ہیں۔ یہ سُنی سُنائی کی بنا پر یا ٹکّے کے آدھار پر مبنی ہوئی نہیں ہے۔

اِس گیتا کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھنے، سمجھنے اور انُوبھو کرنے کے بعد دوسرے گرنتھوں کو پڑھنے کی درکار نہیں رہتی کیونکہ منُش کے سبھی مُکھیہ[7] سوال حل ہو جاتے ہیں اور اس سے ہی منُش نشٹو موہا[8]، سمرتی لبدھا[9] ہو جاتا ہے۔

یہ گیان یوگ کلپ (پانچ ہزار برس) پہلے والا اور اصلی گیان اور یوگ ہے جس سے ہی دراصل پہلے بھی اہلیاؤں گنکاؤں اجاملوں جیسے پاپیوں کا اُدھار[10] ہوا تھا۔ اِس گیان کو سچّی جگیاسا[11] سے پڑھنے سے منُش کا ہردیہ[12] شُدھ ہوتا ہے۔ سنکلپ[13] ستوگُنی بنتے ہیں، پرماتما سے لگن لگ جاتی ہے اور منُش وِکاروں[14] پر فتح حاصل کرنے کے لئے پُرشارتھ کرنے لگ پڑتا ہے۔

گوپیوں کا جو اَتی اندریہ[15] سُکھ مشہور ہے وہ اِس گیتا گیان سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی منُش اِس کو پڑھتے وقت

---

۱ خواہشاتِ نیک ۲ پوری ۳ بیش بہا ۴ اصلی تعارف ۵ آغاز تا انجام ۶ جیون میں لانے اور احساس کرنے ۷ خاص خاص ۸ جس کی جہالت اور وابستگی ختم ہو جائیں ۹ جس کی آتما پرماتما کی یاد میں ٹِک جائے ۱۰ رُوحانی فلاح ۱۱ جاننے کی خواہش، جستجو ۱۲ ضمیر روح ۱۳ خیالات ۱۴ عیبوں، علتوں ۱۵ [illegible] راحت

پوتر رہے، آتما کے سروپ میں ٹکا رہے اور نراکار پرماتما کی یاد میں رہے تو اُسے پروکھش[1] یا اپروکھش[2] ساکھشاتکار بھی ہوسکتے ہیں۔

اِس کے علاوہ بھی اِس گیتا کی کئی خوبیاں ہیں لیکن زیادہ بیان کرنے سے کیا فائدہ، وہ تو پڑھنے پر ہی آپ کو انوبھو ہوجائے گا۔

نہ صرف یہ گیتا انمول گیان کی وجہ سے انمول ہے بلکہ یہ اِس لئے انمول ہے کہ یہ برہمچریہ کا پالن کرنے والے درمیانہ طبقہ کے لوگوں کے بہت ہی شُبھ بھاوناؤں[3] سے دیئے گئے دان کی رقم سے چھپوایا گیا ہے۔ اِس لئے امید کی جاتی ہے کہ پڑھنے والے بھی اِس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اِس سے گُن ہی دھارن کریں گے اور اپنے جیون کو پوترتا کی طرف لائیں گے کیونکہ یہی اِس گیتا کا مقصد ہے۔ پھر اگر کوئی چاہے تو برہما کماری ایشوریہ وشو ودیالیہ کی اجازت لے کر لوگوں کے کلیان کے لئے اِسے چھپوا بھی سکتا ہے۔

اِس گیتا کو پڑھتے پڑھتے یا سُنتے سُنتے، رُوحِ انسان حالتِ وجد میں آجاتی ہے اور اہلِ سُخن کے "وزن اور رواتی" وغیرہ کے دستور سے ناآشنا ہونے پر بھی، مندرجہ ذیل سطور، بے ساختہ طور سے اور "آمد" کی طرح نوکِ زبان پر آجاتی ہیں ؎

یہ گیتا ذاتِ اعلیٰ کا ہے تحفہ بے بہا
درسِ مقدّس، جامِ عقیدت اور رستہ وصل کا
آبِ حیات یہ اگر دو گھونٹ بھر پی لے کوئی
راحت میں جُھوم جُھوم کر جی لے وُہی
نر سے نارائن کے رُتبے کی یہی ترکیب ہے
اِس رازِ رُوحانی سے خالی آتما غریب ہے
بس اِسی رائے سے سب عُقدے ہیں واہ
بس اِسی دانش سے نر ہے شہنشاہ
یہ وہ طاقت ہے کہ جس سے علّتیں تسخیر ہیں
یہ رُوحانیت کے ساز بے نظیر ہیں
اِس سے حاصِل سؤرگ کا طاؤس ہے
اِس کے سِوا فردِ بشر مایُوس ہے

سنجے

سچی گیتا کو پوری طرح سے سمجھنے کے لئے کلپ برکش، ترمورتی اور سرِشٹی چکّر وغیرہ کی تصویروں کو غور سے پڑھیئے۔

سنجے

---

[1] براہِ راست گیان اور دیدار [2] کشف [3] بھلائی کا ارادہ

فہرست مضامین

تِرلوکی ناتھ پرماتما

اِس
آخری جنم میں
سچی شری مد بھگوت گیتا سُنا کر
واپس پرم دھام اور بیکُنٹھ دھام
لے چلنے کے لئے

کلجُگی گُنہگار آتماؤں کی خدمت میں پھر سے حاضر

سُورج اور ستاروں سے بھی اُوپر، برہم لوک میں نِواس کرنے والے پرم پِتا پرماتما 'جیوتر لِنگم شِو'، پرجاپتی برہما کے تن میں اَوترت[1] ہو کر کہتے ہیں :-

"پیارے وتسو[2]! آپ اپنے پچھلے جنموں کے حالات نہیں جانتے، لیکن مَیں آپ کے سبھی جنموں کے حالات سے واقف ہوں۔ ایک وقت تھا کہ آپ سبھی اہلِ بھارت پوِتر، سُکھی اور شانت تھے۔ میرے سامنے آپ کی وہ جنم کہانی بالکل پرتیکش[3] ہے۔ لیکن بعد میں تبدیلیٔ زمانہ کے تحت آپ مایا سے ہار کھا کر اپنا راج اور بھاگیہ[4] کھو بیٹھے۔ آج اُس سُکھ اور شانتی کے لاانتہا ایشوری خزانہ کو گنوا کر آپ بھارت واسیوں کی جو حالتِ زار ہوئی ہے، اُسے دیکھ کر تو مَیں بھی پرم دھام[5] میں رہ نہ سکا۔ فطرتاً پِتا کو اپنے بچّوں کے تئیں ترس تو آتا ہی ہے۔ اُسی ترس کی وجہ سے و نیز زمانہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے، مَیں وِشو پِتا پرماتما اِس کلجُگی مایاوی[6] دُنیا میں آپ انسانی روحوں کی ایشوری خدمت کے لئے آ حاضر ہُوا ہوں تاکہ آپ کو آواگون کے چکّر کی اصلی کہانی خود اپنی زبانی سُناؤں اور پھر سے مایا پر فتح حاصل کراؤں۔



پرم پِتا پرماتما جیوتر بِندو شِو

عزیزو! آپ نے تو مجھ سُکھ داتا، شانتی داتا، آنجہانی پِتا کو بالکل بھُلا ہی دیا تھا۔ لیکن مجھ پِتا کا تو وعدہ ہے کہ جب جب بھارت میں دیوتائی گُنوں والے آدی سناتن دھرم میں انتہائی اخلاقی گراوٹ آئے گی اور ساری دُنیا میں بھی اشانتی پھیل چکی ہو گی تو مَیں آپ مُنش آتماؤں کو پھر سے سُکھی کرنے اور پرم دھام لے چلنے و نیز سوَرگ کا راج بھاگ[7] دلانے آؤں گا اور پھر وہی گیتا گیان اور یوگ سکھاؤں گا جو کہ پرتیکش پھل دینے والا ہے، نہایت آسان اور بہت ہی مدُھر ہے۔

چنانچہ اب جبکہ اِس سرشٹی[8] رُوپی کورُوکشیتر د کرم کشیتر[9] میں ادھرم یعنی مایا کی طاقتیں زوروں پر ہیں تو اپنے فرضِ منصبی کو پورا کرنے کے لئے مَیں پرَیم سُروپ اور نِراکار[10] پرماتما اِس برہما عرف ارجن کے تن رُوپی رتھ[11] میں آ موجود ہُوا ہوں۔

وتسو! دوَاپر یُگ کے آغاز سے لے کر، آپ لگاتار کئی جنم، جِسم کی قید اور آواگون کے چکّر میں آنے والے پِتاؤں[12]، شکشکوں[13] اور گوروؤں[14] سے تعلیم اور مت[15] لیتے ہی آئے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ آپ ان کے ذریعہ نر سے شری نارائن یا مُنش سے دیوتا نہیں بن سکے بلکہ واقعیت تو یہ ہے کہ اُن کی اِنسانی راتے پر چل کر، رفتہ رفتہ آپ روحانی گراوٹ ہی کی طرف آئے ہیں اور یہ بھارت بھی نرک[16] بن گیا ہے۔


برہما عرف ارجن

---

[1] داخل ہو کر، اُتر کر [2] بچّو یا عزیزو، پرماتما انسانی روحوں کو 'وتسو' کہہ کر مخاطب کرتے ہیں [3] ظاہر، نمایاں [4] پرلوک، برہم لوک، عالمِ ارواح یا مسکنِ اعلیٰ [5] پاپی، گنہگار [6] سُکھ [7] میدانِ عمل [8] اِس کا مطلب 'بے شکل' نہیں بلکہ بے جِسم ہے۔ [9] برہما کے تن کو رتھ سے مُشابہت دی گئی ہے کیونکہ اِنسان کا جِسم آتما کے رتھ کا کام دیتا ہے [10] والدوں [11] مدرّسوں [12] مُرشدوں [13] رائے [14] دوزخ

لہذا اب جبکہ مستقبلِ قریب میں اٹیم بموں اور ہائیڈروجن بموں وغیرہ کے ذریعہ موجودہ کلجُگی سرِشٹی کا مہاونِاش ہونے ہی والا ہے اور اس وجہ سے حاضرہ جنم ہر فرد کا آخری جنم ہے، آپ آتما کے سروپ[۱] میں استھت[۲] ہوکر، مجھ کرماتیت[۳]، اوِناشی، پرلوکِک[۴] پتا، شکشک اور گُرو کی رائے پر چلیئے۔

الیشور خود آتماؤں کی خدمت کے لئے حاضر

پیارے بچّو! مجھ پرماتما کا تو فرض ہے کہ مَیں آپ روحانی بچّوں کو گیان اور یوگ کے بہترین رازوں سے واقف کرا کے آپ کی پیشانی پر سرِشٹی کے سوَراج کا تلک لگاؤں۔ مجھ گیان ساگر کا گیان آپ ہی کی بہتری کے لئے تو ہے۔ دیکھو! پتا تو ہمیشہ اپنے بچّوں کا قرض دار اور خدمت گار ہوتا ہے۔ تب ہی تو وہ اپنی محنت کی کمائی سے بچّوں کی پرورش کرتا ہے۔ عین اسی طرح آپ کا بھی مجھ روحانی پتا کے خزانے پر حق ہے۔ سُکھ اور شانتی کا وہی ورثہ دلانے کے لئے مجھے پھر پرم دھام سے آنا پڑا ہے کیونکہ آپ نے تو مجھ پرم پوتر، گیان کے ساگر، آنند کے ساگر، پریم کے ساگر، پتا سے ناطہ ہی توڑ دیا تھا اور آپ اپنے حق کو بھی بالکل بھول گئے تھے۔ اے میرے لعلو! بولو اب تو آپ اپنے اس پارلوکِک پتا کی یہ روحانی خدمت لے کر بیکنٹھ دھام چلنے کی تیاری کروگے نا؟ اب تو کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور اہنکار نام کے وِکاروں[۸] کو چھوڑ کر پوتر بنو گے نا؟"

مہابھارت کے لئے پھر سے تیاری۔
کورو، پانڈو اور یادو پھر سے حاضر۔

آنیوالی

عالمی جنگ کے پیچھے میری ہی پر یرنا ہے

اٹیم بموں کے ذریعے ہونیوالی جنگِ عظیم سے سوَرگ کے دروازے کھُل جائینگے

بزرگوار برہما کے تن میں پدھار کر، اویکت مُورت بھگوان شِو کے سُنائے ہوئے مدُھر مہاواکیہ:۔

"عزیزو! ذرا دیکھیئے تو وقتِ حاضرہ میں اس کرم کشیتر رُوپی کورو کشیتر پر آسُری سمپرداؤں[۸] کی سینائیں[۹] کیسی سج دھج سے تیار ہو کر کھڑی ہیں! ایک طرف تو بھارت کے اگیانی[۱۰]، دیہہ ابھیمانی[۱۱] اور بھوگی لوگ ہیں جنھیں پانچ ہزار برس پہلے کورو کہا گیا تھا۔ یہ لوگ نجی دھرم کرم کو فراموش کر چکے ہیں۔ اِن میں نظریاتی اختلافات، بھاشائی نفرقات، سیاسی جھپٹا جھپٹی اور مذہبی جنون کا خوب زور ہے۔ تعصّب اور غصّہ کے سبب یہ لوگ اندھے ہو گئے ہیں۔ یہ موجودہ جھُوٹے سوَراج کو سچّا سوَراج مانے بیٹھے ہیں۔ اور اس جھوٹے سوَراج سے سُکھ اور شانتی کی ویسے ہی تمنّا اور بے سود اُمید لگائے بیٹھے ہیں جیسے کہ مہابھارت کے دریودھن نے پانی کے عکس کو پانی سمجھ کر فضول ہی چھلانگ لگائی تھی! ست یُگ کے سوریہ ونشی اور تریتا یُگ کے چندر ونشی دیوتاؤں کے خاندان سے تعلق رکھنے والے یہ سب لوگ اپنے آباو اجداد کے اعلیٰ طرزِ زندگی اور مریادا[۱۲] سے ناآشنا ہیں اور دیوتاؤں کی محض زبانی تعریف کرتے ہیں۔ ورنہ یہ لوگ خود تو شہوت، غصّہ، طمع، تکبّر، دروغ گوئی، صوبہ پرستی، فرقہ پرستی، کاہلی، بد دیانتی وغیرہ وغیرہ بُرائیوں کے شکار ہیں اور کھان پان و عمل میں آسُری عادتوں والے

---

[۱] ذاتِ حقیقی [۲] قائم ہو کر [۳] کرموں کے پھل اور اثر سے بالاتر [۴] آنجہانی [۵] ناپاک خیالات۔ عیب۔ علّتیں۔ من میں تبدیلی بد [۶] ذاتِ نُوری کی روحانی اور نُورانی صورت جو نظرِ جسمانی یا بیرونی سے دکھائی نہ دے۔ بلکہ روحانی نظر (دویہ درشٹی) ہی سے دیکھی جا سکے [۷] کلامِ عظیم [۸] شریر النفس انسانوں کا گروہ۔ [۹] فوجیں [۱۰] ... [۱۱] ... لوگ۔ [۱۲] دستور العمل۔

ہو چکے ہیں بھارت کو محتاج سے سرتاج بنانے والے مجھ روحانی پتا کو بھلا کر یہ لوگ ناستک ہو گئے ہیں اور زمانہ قدیم کے قابلِ احترام دیوتاؤں پر بے بنیاد کلنک لگانے سے بھی باز نہیں آتے۔ مثلاً یہ کہتے ہیں کہ "شری کرشن نے گوپیوں کے لباس چرائے تھے، برہماجی سرسوتی پر عاشق ہو گئے تھے، شنکرجی موہنی روپ دیکھ کر کامائر[1] ہو گئے تھے"۔ علاوہ ازیں یہ لوگ جسمانی طاقت کے نشہ میں چور ہیں۔
اب یہ بھارت بھومی کے ٹکڑے ٹکڑے کے لئے آپس میں لڑنے، فتنہ و فساد کرنے اور ایک دوسرے کو مارنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

اِس کورَو سینا کے سیناپتی کون ہیں ؟

برہمچریہ کا پوری طرح پالن نہ کرنے والے، دیوتائی صفتوں سے خالی، مجھ پرماتما سے قطع تعلق، اگیان کے سبب اندھے، کلجگی سیاسی لیڈر ہی اِن کے سیناپتی ہیں۔ آتما ہی کو پرماتما ماننے والے اور مِتھیا گیان سے چور ہوئے، وِدوان، کتابی پنڈت، گھمنڈی اور بے عمل آچاریہ و اندھی عقیدت والے بھگت اِن کے معاون و مددگار ہیں۔ انہیں ہی مَیں نے پانچ ہزار برس پہلے اِن کی ایسی صفتوں کی وجہ سے دھرت راشٹر، دریودھن، شکنی، درونا چاریہ، اَشوتھاما، بھیشم پِتامہ وغیرہ ناموں سے موسوم کیا تھا۔ اِن کے گناہوں کے نتیجہ کے طور پر، عنقریب ہی قدرتی آفتوں کے ذریعہ و گھُسان کی خانہ جنگی کے ذریعہ بھارت میں مہا بھاری وِناش ہوگا۔

دوسری طرف ہیں روس، امریکہ، چین وغیرہ غیر دیشوں کی بڑی بڑی غضبناک، آسُری فوجیں جن کے پاس بہت ہی تباہ کُن اسلحہ و بارود ہے۔ یہ لوگ گوشت خور، شرابی اور ملیچھ ہیں۔ اپنے بانی مبانی حضرت عیسٰی، مہاتما بُدھ وغیرہ کی اہنسا، پارسائی و نیکی کی تعلیم کو انہوں نے بھی عرصہ دراز سے بالائے طاق رکھا ہوا ہے۔ اِن کی ضمیر میں بھی طمع، غضب و غصہ، گھمنڈ و تشدّد، حسد و تعصب نے پکّے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ وِناش کی گھڑی نزدیک ہونے کی وجہ سے اِن کی عقل پھر گئی ہے اور مایا کے چمتکار کے دِلدادہ یہ لوگ بھی ایکدم ناستِک ہو گئے ہیں۔

ان کے سیناپتی کون ہیں ؟

بڑے بڑے سائنسدان، جن کے ہی پیٹ یعنی بدھی سے میری پریرنا[2] کے سبب پانچ ہزار برس پہلے کی طرح وِناش کاری ایٹم بم اور موصل نکلے (ایجاد ہوئے) ہیں۔ وہی "یادو" اِن کو اسلحہ مہیا کرنے والے ہیں۔ اِن ممالک کی رعایا کی رائے عامہ کے پابند اور جنتا و اخباروں سے اُکسائے ہوئے وزیرِ اعظم اور جنگجو کمانڈر ہی اِن کے نیتا ہیں جو کہ سائنس کی بدولت ایجاد ہوئے ہتھیاروں کے گھمنڈ میں آ کر تختۂ زمین پر اپنا راج قائم کرنے کے خیال سے لڑیں گے اور مریں گے کیونکہ نہ تو سابقہ ستجگ میں یہ لوگ تھے اور نہ ہی آنے والے ستجگ میں یہ اسُر[3] رہینگے۔

تیسری طرف اِن دونوں سے ایک مختلف اور انوکھا ہی نظارہ ہے۔ اِس طرف اہنسا کی شکتی، گیان اور یوگ کی شکتی اور پوِترتا کی شکتی دھارن کرنے والی و نیز شہوت، غصہ، لالچ وغیرہ بدعتوں سے جنگ کرنے والی آپ بھارت ماتاؤں کی "شکتی سینا" ہے اور پانچ وِکاروں پر فتح حاصل کرنے کیلئے دِل و جان سے کوشش کرنے والی روحانی "پانڈو سینا" ہے۔ بھلے ہی ایشوری مت پر عمل کرنیوالی آپ کنیاؤں، ماتاؤں اور پانڈووں کی تعداد بہت کم ہے (جس وجہ سے ہی مشہور ہے کہ پانڈو پانچ اور شکتیاں ۱۰۸ تھیں) تاہم بالآخر فتح آپ ہی کے قدم چومے گی کیونکہ جدھر مَیں سروشکتیمان، گیتا کا بھگوان خود ہوں، فتح لازمی طور سے اُدھر ہی کی ہوگی۔ لہذا یقیناً ہی ست دھرم والی ستجگی سرشٹی کا سوراج آپ ہی کو حاصل ہوگا کیونکہ آپ ہی من کی بری عادات، خیالات اور میلانات پر فتح حاصل کرنے اور جگت جیت بننے کے لئے پرشارتھ کر رہے ہیں۔ وتسو! اِس طرح لوگوں کو سمجھا کر اُن سے پوچھئے "آپ کس طرف ہیں ؟"

وتسو! آنے والی بین الاقوامی جنگ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تو ایک در پردہ برکت ہے۔ اِس کے لئے تو مَیں خود ہی پریرنا دے رہا ہوں تاکہ موجودہ پُرانی اور دُکھی سرشٹی یعنی نرک کا وِناش ہو اور ستجگ کے دیوتائی راج کی استھاپنا ہو۔ لیکن اِس رازِ غیبی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اگیان لوگ اِس آنیوالی جنگ کو روکنے کی فضول کوشش تو کر رہے ہیں مگر اپنے اعمال کو سُدھارنے کی کوشش نہیں کرتے !!

[1] شہوت کے غلبہ میں۔ [2] الہام یا وحی۔ [3] شیطان فطرت لوگ

پرماتما کی ہستی

یہ دُنیا مانندِ برِکھش ہے۔
پرماتما اس کا اوناشی بیج ہے۔

پرماتما کی ہستی کے کئی پختہ ثبوت ہیں اور تجربے بھی ہیں

ستؔ، چت، آنند سروپ پرماتما کہتے ہیں :- "عزیزو! اگر آپ کسی منش کو کوئی اصلی برِکھش (درخت) دکھائیں تو وہ برِکھش کو دیکھ کر اُس کے بیج کی ہستی کو بھی تو مانے گا ہی۔ بھلے ہی وہ منش اُس بیج کو نہ جانتا ہو، وہ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اِس برِکھش کا بیج ہے ہی نہیں' کیونکہ برِکھش کی ہستی اِس بات کا کھُلا ثبوت ہے کہ اِس کا بیج بھی ضرور ہے۔ اِسی طرح اِس سرِشٹی کی ہستی جو کہ مانندِ برِکھش ہے (صفحہ vi پر دیکھیئے) سے بھی ثابت ہے کہ اِس کا کوئی رچتا یعنی بیج رُوپ بھی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ پرماتما کی بھی ہستی ہے۔

لیکن یہ کتنی قابلِ رحم بات ہے کہ اگرچہ میرے (رچتاؔ) اور سرِشٹی (رچناؔ) کے متعلق بیج اور برِکھش کا درِشٹانت بھی دیا پر گیگ میں تحریر کی گئی گیتا میں لکھا ہوا ہے تاہم ایک بھی ایسا منش نہیں جو کہ اِس برِکھش کا خاکہ بنا کر دوسرے منشوں کو دکھا سکے تا کہ یہ درِشٹانت ان پر بھی واضح ہو جائے۔ یہ تصویر یا خاکہ نہ ہونے کی وجہ سے ہی آج انسان یا تو یہ کہتے ہیں کہ پرماتما ہے ہی نہیں اور یا یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ بھگوان سروویاپیؔ ہے اور انسان بھگوان ہی کے مختلف رُوپ ہیں جس کا مطلب یہ ہؤا کہ نہ تو سرِشٹی مانندِ برِکھش ہے اور نہ ہی اس کا کوئی غیر متبدل اور اوناشی رچتا یعنی بیج رُوپ پرماتما ہی اِس سرِشٹی رُوپیؔ برِکھش سے الگ ہے۔

اِس لئے مَیں نے اب آپ کو "کلپ برِکھش" نیز "رچتا اور رچنا" کے واضح خاکے دیئے ہیں۔ (صفحہ ۷ اور vi پر دیکھیئے)۔ یہ خاکہ جات اندھوں کے لئے آئینہ کا کام کریں گے۔ اِس کلپ برِکھش پر غور کرنے سے ناستِکؔ لوگ بھی ابھی یا تھوڑے وقت کے بعد سمجھ جائیں گے کہ انسانی سرِشٹی رُوپی برِکھش کا کوئی بیج یعنی رچتا (خالق) ہے۔ ارتھات منش آتماؤں کی اِس سرِشٹی کا کوئی پرم پِتا "پرماتما" ہے۔ جس ہی کے احکام کے مطابق چلنے سے منش کو مکمل پوِترتا، سُکھ اور شانتی کا ورثہ مل سکے گا۔

آدی سناتن دھرم کا وجود پرماتما کی ہستی کا پکا ثبوت ہے

عزیزو! امرِ واقعہ ہے کہ مذہبِ اسلام حضرت ابراہیم نے، بُدھ مذہب مہاتما بُدھ نے، مذہبِ عیسائیت حضرت عیسٰی نے اور مذہبِ مسلمین حضرت محمدؐ نے قائم کیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ سب تو ایک برِکھش کی شاخوں کے مانند ہیں جس برِکھش کا تنا ان شاخوں سے پہلے ہی نمودار ہؤا ہوگا (صفحہ vi پر کلپ برِکھش کی تصویر دیکھیئے) لہٰذا اسی بات کے متعلق بحث ومباحثہ کی گنجائش نہیں، بلکہ یہ مسلّمہ امر ہے کہ اِن سبھی دھرموں سے پہلے بھی ایک پراچین دھرم موجود تھا جس سے کہ بعد میں یہ سبھی متفرق دھرم نکلے۔ اُس دھرم کو آج "آدمی سناتن دھرم" یا "آریہ دھرم" بھی کہتے ہیں۔ لیکن دراصل اُسے "آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" کہنا چاہیئے۔ کیونکہ اِس دھرم کے لوگ دیوتائی صفتوں والے تھے۔

اب ایک اہم سوال یہ ہے کہ اسلام، بُدھ وغیرہ سبھی مذاہب سے پہلے جو آدی سناتن دیوتائی دھرم تھا، اُسے کس نے قائم کیا؟ اِس سوال کا جواب ملنے سے میری (پرماتما کی) ہستی کے بارے میں آج بنی نوع انسان کو جو شبہ ہوگیا ہے وہ مٹ جائے گا۔ ظاہر ہے کہ جس ہستی نے پرجاپتی برہما یا آدم کے ذریعہ اِس قدیم ترین مذہب کی بُنیاد ڈالی ہوگی وہ خود تو نادیؔ اور اوناشی ہستی ہوگی۔ چنانچہ معلوم رہے کہ اِس "آدی سناتن دھرم یا دیوی دیوتا دھرم" کا بانی مبانی مَیں پرماتما خود ہی تھا۔

۱؎ عین ہستی و نور و سرور ۲؎ خالق یعنی پرماتما ۳؎ مخلوق یعنی منش سرِشٹی ۴؎ مشابہت، تمثیل ۵؎ محیطِ کُل، ہرجائی ۶؎ مانند۔ نما۔ ۷؎ پرماتما کی ہستی اور ذات جُداگانہ سے مُنکر ۸؎ دائم وقائم۔

لہذا اگر ناستکوں کو یہ راز اچھی طرح سمجھا دیا جائے کہ آخر "آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم (آریہ دھرم) کا کوئی تو بانی ہوگا اور وہ بانی ماسوا بھگوان کے اور کوئی نہیں ہو سکتا"، تو اُنہیں آستک[1] بننے میں کوئی دقّت پیش نہیں آئے گی۔ ابھی اُن کے آگے جو مشکل ہے اس کا سبب یہ ہے کہ آدی سناتن دھرم کے لوگ خود ہی اِس راز سے ناواقف ہیں کہ اُن کے دھرم کی استھاپنا خود بھگوان نے کی تھی۔

بھارت کے مندر پرماتما کی جُداگانہ ہستی کا ثبوت ہیں

عزیزو! بھارت میں برہما، وِشنو، شنکر کے جو مندر ہیں اُن میں لاکھوں مُنش روزانہ عقیدت کے پھُول چڑھاتے ہیں۔ اِن تینوں دیوتاؤں کے علاوہ بیضوی یا انگوٹھے کی شکل کی بھی بہت سی مُورتیاں ہیں جن کی پوجا ہوتی ہے۔ اب یہ تو ایک سمجھ کی بات ہے کہ مندر یا تیرتھ تو اُنہی کی یاد میں بنائے جاتے ہیں جنہوں نے کہ پہلے کبھی خلق کی سیوا کی ہو اور جو قابلِ احترام آتمائیں ہو گذری ہوں۔

لہذا برہما، وِشنو، شنکر، سالگ رام اور شِو کے مندروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کسی ناستک سے، پرماتما کو سروویاپی ماننے والے کسی شخص سے یا آتما کو ہی پرماتما تصوّر کرنے والے کسی فرد سے آپ یہ سوال پوچھ سکتے ہیں کہ یہ بُت یا مُورتیاں کن مقدس ہستیوں کی یادگاریں ہیں؟ اِن کی پُوجا کیوں ہوتی ہے؟ یہ سوال "شِولنگ"[2] کے بارے میں تو خاص طور سے پوچھنا چاہیئے کیونکہ شِولنگ جو کہ مجھ پرماتما کے رُوپ کی یادگار ہے وہ تو دیوتاؤں کی صورتوں سے بھی مختلف قسم کی شکل والی ہے۔ اِس کے بارے میں لوگ کہتے بھی ہیں کہ "یہ شِو کی، امرناتھ کی، سومناتھ کی، وِشویشور ناتھ کی مُورتی ہے" اور اِن سبھی ناموں سے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ مُورتی اُس آتما کی ہے جو امر ہے، سبھی آتماؤں کا ناتھ (مالکِ کُل) ہے اور وِشو کا پالن کرانے والا اور وِناش کرانے والا "کال رُوپ" بھی ہے یعنی پرماتما ہے جس کی اِتنی زیادہ پُوجا بھی ہوتی ہے۔ اِن سوالوں پر غور کرنے سے سمجھ دار لوگ اِشارے میں ہی سمجھ جائیں گے کہ پرماتما تو جیوتر لِنگم شِو ہے۔ اُس کو سروویاپی (محیطِ کُل) سمجھنا یا سبھی جانداروں کو پرماتما ہی کا رُوپ سمجھنا جہالت ہے کیونکہ پرماتما کی ذاتِ جُداگانہ کے ثبوت آج بھی مندروں میں اُس کی مُورتیاں ہیں اور اُس کے مشہور نام بھی ہیں۔

پرماتما ایک ہے۔ وہ تینوں دیوتاؤں کا رچتا "ترمورتی" ہے

عزیزو! میری (شِو کی) کچھ مورتیاں "ترمورتی" نام سے بھی موجود ہیں، جیسا کہ ایلیفنٹا کی غاروں میں۔ لیکن بھارت کے لوگ آج "ترمورتی"، یا "تریمبکیشور" کے بارے میں بھی صحیح راز کو نہیں جانتے لہذا اب آپ ہی اُنہیں بتائیں کہ "ترمورتی" اِس راز کو ظاہر کرتی ہے کہ پرماتما جیوتر لِنگم شِو برہما، وِشنو اور شنکر نام کے تینوں دیوتاؤں کا بھی رچتا یعنی خالق ہے۔

رُدر مالا سے پرماتما کا استھاپک ہونا ثابت

عزیزو! آپ کو مشکل ہی ایسا بھارت واسی ملے گا جس نے کہ "ویجینتی مالا"[3] یا "رُدر مالا"[4] نہ دیکھی ہو۔ اِس دیش کے لاکھوں باشندے روزانہ مالا پھیرتے ہیں۔ یہی مالائیں اِس سچّائی کی گواہ ہیں کہ پرماتما کی بھی اپنی ایک ہستی ہے اور کہ پرماتما سروویاپی نہیں ہے بلکہ سبھی آتماؤں سے الگ، اُن سبھی کی بھینٹ میں "پرم" یعنی اعلیٰ ہے۔ لیکن آج یہ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ مالا کے دانے ۱۰۸ ہی کیوں ہیں و نیز یہ دانے اور اِن کے علاوہ جُڑواں منکا (میرُو) اور اِس سے اوپر "پھُول" کس کی نشانی ہیں؟

وتسو! عیسائیوں کی مالا کے اوپر بھی کراس (+ یعنی صلیب) ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی تسبیح میں بھی امام ہوتے ہیں۔ وہ اِس بات کی نشانی ہیں کہ عیسیٰ، ابراہیم، محمدؐ حقیقت میں کبھی ہوئے ہیں اور اُنہوں نے اِس سرشٹی رُوپی تماشا گاہ پر کبھی کوئی خاص کارِ* کیا ہے۔ عین اِسی طرح ویجینتی مالا اور رُدر مالا میں پھُول بھی اِس سچائی کی نشانی ہے کہ "پرم پِتا پرماتما شِو" بھی یہاں کبھی

[1] معتقد پرماتما کی ہستی کو ماننے والا [2] انگوٹھے کی شکل کی یا بیضوی شکل کی مورتی۔ [3] ۱۰۸ منکوں کی تسبیح [4] تصویر صفحہ ۱۱ پر دیکھیے * کارِ نمایاں

اپنا الوکِک کرتویہ کر گئے ہیں۔ چنانچہ مجھ پرماتما کی اویکت[1] ہستی پر یقین نہ رکھنا یا مجھے سروویاپی ماننا، یا آتماؤں سے الگ سرشٹی کا رچنا نہ سمجھنا بہت بڑی بھول ہے۔ لہٰذا اب آپ ہی لوگوں کو سمجھایئے کہ ایک سروشکتیمان[2]، سروگیہ[3]، سب کا بھلا کرنے والی آتما ہے جسے "شو" کہتے ہیں۔ اُس کی صفتیں اور اُس کے کرم باقی تمام روحوں سے مختلف ہیں اور تمام مخلوقات کی فلاح و بہبودی کے لئے ہیں۔ اس لئے سمرنی یعنی مالا میں اُس آتما کو منکوں کی بجائے پھول کی شکل میں سب سے اوپر دکھایا جاتا ہے، کیونکہ منکے گیانی[4] اور پارسا منش آتماؤں کی نشانی ہیں۔ جیسے خاص خاص بھگتوں کی مالا کو "بھگت مالا" کہتے ہیں، ویسے ہی پرماتما سے حاصل شدہ گیان[5] کے ذریعہ مایا یعنی پانچ وِکاروں (کام، کرودھ وغیرہ) پر فتح حاصل کرنے والوں کی مالا کو وجینتی مالا کہتے ہیں اور اُن منش آتماؤں کو مایا پر جیت حاصل کرانے والا اور اُن سے الگ مَیں (پرماتما شو یا رُدر) ہی تھا جس نے کہ یہ الوکِک کرتویہ[6] برہما اور سرسوتی کے ذریعہ کرایا تھا جن کی ہی یادگار کے طور پر مالا کا میرو یعنی مجڑواں دانہ قائم ہے۔

پرماتما دھرم راج ہے

پیارے بچو! اِس منش سرشٹی[7] کو کرم کھشیتر بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہاں منش آتمائیں کرم کرنے کے لئے ہی جسم لیتی ہیں اور وہ جیسا کرم رُوپی بیج بوتی ہیں ویسا ہی اُس کا پرارَبدھ (تقدیر) رُوپی پھل پاتی ہیں۔ اب منشوں کو تو سبھی کرموں کی گُہیہ گتی (پُراسرار نتائج و آخرش) کا گیان ہے ہی نہیں۔ اُنہیں اِس بات کا مکمل اور یقینی علم نہیں ہے کہ کسی منش نے جو کرم کیا ہے وہ اچھا ہے یا بُرا ہے یا کہاں تک اچھا اور بُرا ہے اور اُس کا پھل کب، کہاں، کس رُوپ میں و نیز کن حالات میں اُسے ملے گا؟ منش خود تو کرم کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں اور بندش کی وجہ سے جنم مرن کو بھوگتے ہیں چنانچہ یہ امر روشن ہے کہ کسی دھرم راج یا مُنصفِ اعلیٰ ترین کی ضرورت ہے اور وہ مُنصف سوائے مجھ پرماتما کے اور کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

پرماتما پتت پاون ہے

وتسو! آپ جانتے ہیں کہ اِس سرشٹی کی ہر ایک چیز کی چار حالتیں یا کیفیتیں ہوتی ہیں۔ منش جیون کا جو چکر ہے اُس کے وقت کو بھی چار حصّوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ یعنی شیرخواری، بچپن، جوانی اور بُڑھاپا۔ ہر برس کو بھی چار موسموں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ ٹھیک اِسی طرح منش آتماؤں کی چار اوستھاؤں[8] کے نقطۂ نگاہ سے اِس سرشٹی رُوپی ناٹک کی بھی چار اوستھائیں ہوتی ہیں جن کے نام بالترتیب ستجگ، تریتا جگ، دوُاپر جگ اور کلجگ ہیں۔ کلجگ میں منش آتمائیں دھرم سے ہٹ کر آسُری صفتوں والی اور اشانت ہوتی ہیں لیکن ستجگ میں اِس کے برعکس یعنی نیک خصلت، نیک سیرت، دھرم پر قائم، بے عیب اور مکمل شانت ہوتی ہیں۔ اس بارے میں یہ سوال اہم ہے کہ سبھی آتماؤں کو بد سے نیک یا وِکاری سے نرِوکاری کون بناتا ہے اور نہایت دُکھی سے سُکھی، یا کلجگی سے ستجگی کون بناتا ہے؟ بالفاظِ دیگر تمام آتماؤں کو وِکرموں کے بندھن سے چھڑا کر پوتر کر کے کون واپس پرم دھام لے جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جو آتما یہ اعلیٰ کام سر انجام دیتی ہے وہ آتما خود تو ضرور جنم مرن سے اور دُکھ سُکھ کی اِن چار اوستھاؤں کے چکر سے ہمیشہ آزاد ہوگی۔ وہ آتمائیں ہی ہوں لیکن کیونکہ منش آتماؤں کو آج میری اِس رچنا کا یعنی سرشٹی روپی ناٹک کا گیان نہیں ہے، اِس وجہ سے وہ یہ بھی نہیں جانتیں کہ مَیں پرماتما آتماؤں سے الگ ہی ہستی رکھتا ہوں، مَیں سروویاپی نہیں ہوں بلکہ پتت پاون ہوں اور جنم مرن کے چکر میں آنے والی منش آتماؤں سے مختلف گُنوں والا اور چاروں اوستھاؤں سے نیارا ہوں۔"

---

[1] روحانی، نورانی، پنہاں [2] مختارِ کُل و طاقتِ اعلیٰ [3] عارف [4] علمِ حضوری معرفت [5] کردارِ اعلیٰ، الیشوری کام۔
[6] عالمِ انسانی یا مادّی [7] رُوح کی کیفیت یا درجۂ پاکیزگی و پارسائی۔ [8] کرمِ اعلیٰ، فلاحِ دُنیا سے متعلق کرم ※ عالمِ کُل

پرماتما بے نام اور لامکاں نہیں ہے

پرماتما کا متبرّک نام شِو ہے

بھگوان کہتے ہیں :۔ ”وتسو! ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی نام ضرور ہوتا ہے ۔ نام نہ ہو تو مانو چیز ہی عدم ہے ، وجود ہی نیست و نابود ہے ۔ سبھی منُش روزمرّہ کے تجربہ کی بنا پر جانتے ہیں کہ نام کے بغیر تو کسی چیز کا ذکر کرنا ہی محال ہے اور اُسے یاد کرنا بھی ناممکن ہے ۔ لیکن یہ کیسی انوکھی بات ہے کہ آج منُش پرماتما کو بے نام سمجھ بیٹھے ہیں ! ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ' پرماتما ہمارا پتا ہے ۔ اُس کے نام کی بڑی مہما ہے اور اُس کا نام اُونچا اور سمرن کرنے یوگیہ ہے ۔“ لیکن دوسری طرف کہتے ہیں کہ پرماتما نام اور دھام سے نیارا[1] ہے ۔

پرماتما نام سے نیارا نہیں ہے بلکہ پرماتما کا نام سب سے نیارا ہے

عزیزو! آپ جانتے ہیں کہ جتنی بھی باجسم اِنسانی روحیں ہیں ، اُن سبھی کا نام دراصل جِسمانی نام ہے ۔ اُن کے متعلق یہ بھی عین ممکن ہے کہ موجودہ جِسم لینے پر اُن کا جو نام رکھا گیا ، اگلے جنم میں اُن کا وہ نام نہ رہے بلکہ برہمن ، ماتا پتا یا کوئی مہاتما اُن کا کوئی دوسرا ہی نام رکھ دیں ۔ کیونکہ جسم بدلنے کے ساتھ ساتھ تمام ذی روحوں کا نام اکثر بدلتا رہتا ہے ۔ چنانچہ صاف ظاہر ہے کہ تمام انسانوں کا نام وِناشی[2] ہے اور جِسم کے جنم پر مبنی ہے ۔ لیکن مَیں تو مادی جسم سے مُبرّا ہوں کیونکہ مَیں منُش آتماؤں کی طرح جنم مرن کے چکّر میں آتا ہی نہیں ہُوں ۔ لہذا جیسے جسمانی جنم ہونے پر ماتا پتا، برہمن وغیرہ ہر منُش کا نام رکھتے ہیں ، میرا نام کوئی ویسے رکھا ہُوا نام نہیں ہے بلکہ میرا نام تو اوِناشی ، غیر متبدل اور روحانی ہے ۔ پس یہ کہنا کہ ”پرماتما نام سے نیارا ہے“ بالکل بے معنی بات کرنا ہے ۔ ہاں یہ کہنا صحیح ہے کہ پرماتما کا نام نیارا[3] ہے یعنی روحانی اور اوِناشی ہے ۔ وتسو! میرا وہ نام شِو ہے ۔

پرماتما کا نام اُس کی صِفتوں کا تعارف کراتا ہے

عزیزو! اِس دُنیا میں منُشوں کے نام اُن کی صِفتوں یا اُن کے اعمال کی بِنا پر نہیں رکھے گئے ۔ اُن کے نام اُن کے سوبھاو[4] اور کرموں کا تعارف نہیں کراتے بلکہ وہ نام تو رسمی طور پر اور مخاطب کرنے کی سہولیت کو مدِنظر رکھ کر و نیز دُنیا کے کام دھندوں میں شناخت وغیرہ کے خیال سے رکھے جاتے ہیں ۔ ہاں جب کوئی منُش سنیاس[5] کرتا ہے تب اُس کا لوکِک گُرو اُس کا پہلے والا جسمانی نام بدل کر کوئی ایسا نام رکھتا ہے جِس نام کی یاد سے اُس سنیاسی کو کوئی خاص گُن اپنانے کی ترغیب ملے ۔ لیکن عزیزو! مَیں تو خود ہی ہمیشہ نیک اوصاف کا بھنڈار ہوں اور خود ہی اوِناشی گُرو[6] ہوں ۔ اِن اوصاف ، خصوصیات یا گُنوں کا تعارف کرانے والا و نیز میرے الیشوری کرتویوں[7] کا تعارف کرانے والا نام ”شِو“ ہے ۔ منُشوں کے اسمِ ذات (سنگیا واچک ناموں) کی بھینبٹ (مقابلے) میں میرا یہ نام اسمِ صفت (گُن واچک) ہے ۔ لہذا میرا نام نیارا ہے لیکن مَیں نام سے نیارا نہیں ہوں ۔

---

[1] بغیر [2] بے ثباتی [3] نرالا ، غیر معمولی [4] فِطرت اور افعال [5] ترکِ دُنیاداری [6] مرشدِ لافانی
[7] کرم ، کارہائے نمایاں ۔

منش آتماؤں کو شو نام سے موسوم کرنا ناجائز ہے

وتسو! منش آتماؤں کی تعداد بہت بڑی ہے اور ایک ہی اسم ذات (ذاتی نام، سنگیا واچک نام) کئی انسان اختیار کر سکتے ہیں لیکن میرا نام (شو) کسی بھی روحِ انسانی کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ میری ذات لاشریک ہے، میری صفات بے مثال ہیں، میری ہستی کارساز و بے نیاز ہے اور میرے افعال باکمال ہیں۔ ظاہر ہے کہ اور کوئی بھی آتما نہ تو گیان، شانتی اور آنند کا ساگر ہے اور نہ ہی کوئی منش آتما دُنیا کی استھاپنا، پالنا یا وناش کر سکتی ہے۔ اِس نقطۂ نگاہ سے یہی کہنا بجا ہے کہ پرماتما کا نام نیارا (لاشریک) اور اونچا ہے۔ لیکن الیشوری[1] گیان سے ناشناس لوگ "شِووہم، شِووہم" (مَیں شِو ہُوں، مَیں شِو ہُوں) رٹتے ہیں۔ اس پر طرّہ یہ کہ ایسے اشخاص کی بھی کمی نہیں جن کا دُنیاوی نام یعنی جسمِ خاکی کا نام بھی شِو ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لوگ نہیں جانتے کہ رُوحِ انسانی کا نام "سالگرام" ہے نہ کہ شِو۔

شِو نام سے پرماتما کا مکمّل تعارف

وتسو! شِو کے معنی ہیں "کلیان[2] کاری یا مکتی داتا"۔ انسانوں کو بندھن میں لانے والی اور اُن کی زندگی کو بے چین اور بے آرام بنانے والی مایا ہے، یا اُن کے کرم بد ہیں یا اُن کی جہالت ہے، یا اُن کی روحانی طاقت کی کمی ہے۔ لہٰذا میرا نام "شِو" ہونے سے یہ راز روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ مَیں (پرماتما) منشوں کو کرم بندھن سے مُکت[3] کرنے والا، اُن کو کرم بد سے یا اُن کے انجام سے نجات دِلانے والا، اُنہیں مایا پر فتح دِلانے والا، اُن کی جہالت کو علمِ معرفت سے ختم کرنے والا سروشکتیمان[4] پرماتما ہوں۔ مَیں ہی اُنہیں کلیان کا مارگ (راستہ) دکھا کر اُن کے دُکھ اور اشانتی کو، اُن کے جنم اور موت کی تکلیف کو ختم کرتا ہوں۔ مَیں ہی اُنہیں مکمل پوترتا، سُکھ اور شانتی کا ورثہ دینے والا پِتا اور داتا ہوں۔ اگر غور کیا جائے تو اِس نام سے یہ بھید بھی کھل جاتا ہے کہ مَیں منش آتماؤں کا اوِناشی پِتا، اوِناشی شِکشک اور اوِناشی گُرو ہوں کیونکہ یہی تینوں رشتہ دار انسان کے لئے خاص طور پر اُس کی فلاح و بہبودی کے یا کلیان اور مُکتی کے خواہاں ہوتے ہیں اور اُس کی خیر و عافیت کے لئے سامان میسّر کرتے یا اُس کی رہنمائی کرتے ہیں۔

شِو نام سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مَیں (پرماتما) اِس منش سرشٹی کا نمت[5] کارن ہُوں، اُپادان کارن[6] نہیں ہوں۔ مَیں تو بنی نوعِ انسان کی یا تمام مخلوقات کی نیکی، شانتی اور خوشحالی کے لئے کچھ خاص کرم کرتا ہوں ورنہ میری ذاتِ لافانی، اِس مادّی دُنیا سے اور مادّہ (پرکرتی) سے الگ ہے۔

پرماتما کا دِویہ رُوپ

بھگوان کہتے ہیں:- "وتسو! جس ہستی کا کوئی نام ہے اور قیام بھی ہے، اُس کی کوئی صورت بھی ضرور ہو گی۔ ہاں یہ بات تو ممکن ہے کہ کسی چیز کی صورت اِتنی لطیف ہو کہ اُسے اِن جسمانی آنکھوں سے نہ دیکھا جا سکے۔ مگر یہ بات تو ناممکن ہے کہ کسی چیز کی ہستی تو ہو لیکن اُس کی لطیف یا کثیف کوئی بھی صورت نہ ہو۔

چنانچہ یاد رہے کہ مَیں جو کہ قائم و دائم ہوں، بے شکل نہیں ہُوں۔ مجھ آنجہانی اور رُوحانی (دِویہ) ہستی کی بھی ایک

[1] جو گیان خود ایشور نے کسی منش پر اُتر کر دیا ہو۔ علمِ حضوری۔ ربّانی [2] فلاح کارِ عالم، ذاتِ بابرکات [3] رہائی دِلانے والا [4] قادرِ مطلق [5] نیک سرشٹی کی بنیاد رکھنے والا اور شیطان فطرت سرشٹی کا وِناش کرانے والا، فاعلِ باشعور [6] علتِ مادّی۔ پرکرتی جس ہی کی یہ دُنیا بنی ہوئی ہے۔

صُورتِ نورانی ہے۔ لیکن وہ صورت غیر مادی یعنی روحانی اور نہایت لطیف (اَویکت) ہونے کے سبب روحانی ہی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے۔ جیسے روحِ انسانی کی لافانی اور غیر مادی (دِویہ) صُورت انگوٹھے کی طرح یا سالگرام سے ملتی جلتی ہے ویسے ہی مجھ پرماتما کی دِویہ صورت ہزاروں سُورجوں سے بھی زیادہ نُورانی "جیوتِر لِنگم" ہے۔ جس کی آتمثول یادگار شِولنگ نام کی مُورتیاں ہیں۔ اِس راز سے ناواقف ہونے کے سبب ایک طرف تو انسانی روحیں مجھے پرم پِتا کے رِشتہ سے یاد کرتی ہیں اور میرا ساکھشاتکار کرنے کی خواہشمند رہتی ہیں و نیز میری اُپاسنا (یعنی میری نزدیکی حاصل کرنے کے لئے سادھنا) کرتی ہیں اور دُکھ کے وقت پُکار کر کہتی ہیں کہ اَے میرے پرمیشور! اگر ہماری امداد کرو۔ لیکن دوسری طرف بُھولے بھٹکے ہوئے منُش یہ بھی کہتے ہیں کہ پرماتما کی کوئی خاص و دائمی صورت ہے ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں عقیدے ایک دوسرے کے متضاد ہیں کیونکہ میرے دیدار کی خواہش، میری نزدیکی کی تمنّا میری آمد کے لئے دُعا اِس بات کا ثبوت ہیں کہ معتقد یہ تسلیم کرتے ہیں کہ میرا کوئی وجود ہے اور میری کوئی صورت بھی ہے۔

پرماتما نِراکار ہے تاہم اُس کی صورت ہے

وتسو! لوگ سمجھتے ہیں پرماتما کو نِراکار اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اُس کی کوئی صورت نہیں اور وہ سَروویاپک یعنی ہرجائی ہے لیکن اُن کا یہ خیال درست نہیں۔ آپ غور کیجئے کہ یُوں تو جسم کی شکل کے مقابلہ میں آتما کو بھی نِراکار کہا جاتا ہے لیکن آتماؤں کو نِراکار کہنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ آتما سَروویاپی ہے اور اُس کی کوئی شکل وصورت نہیں ہے۔ جسم اختیار کرنے والی اور گوناگوں سنسکاروں والی نیز انفرادی ہستی رکھنے والی بے شمار آتمائیں سَروویاپی کیسے ہوسکتی ہیں؟ ظاہر ہے کہ وہ سَروویاپی نہیں ہوسکتیں۔ چنانچہ معلوم رہے کہ جیسے سورج ایک اَستھان پر ہوتے ہوئے بھی ساری دُنیا کو روشنی دیتا ہے۔ ویسے آتما بھی بھرکُٹی میں قیام کرتے ہوئے سارے جسم کو پرکاشت کرتی ہے۔ روحِ اِنسانی کا انگوٹھے کی طرح اَوِناشی رُوپ ہے اور پوِتر منُش آتماؤں کی مُورتیاں مندروں میں سالِگرام نام سے پُوجی بھی جاتی ہیں۔ تو جس طرح "نراکار" کہلانے پر بھی آتما کی نجی شکل وصورت مانندِ انگُشت ہے۔ اِسی طرح اگرچہ مَیں نِراکار ہوں تاہم میری بھی روحانی صورت یعنی اَویکت مورت ہے۔ اُس کا مشہور نام "جیوتِر لِنگم" ہے لفظ نِراکار کا تو صرف اِتنا مطلب ہے کہ میرا رُوپ ویسا نہیں ہے جیسا کہ ہاتھ پاؤں، کان وغیرہ پر مُشتمل جسم خاکی کا ہے۔ میری صورت روحانی ہے، جسے کہ روحانی آنکھ سے ہی دیکھا جاسکتا ہے نہ کہ بصیرتِ جسمانی سے۔

نِراکار کے معنی ہیں "بے جِسم"

لوگ سمجھتے ہیں کہ جو چیز باشکل (ساکار) ہے وہ ضرور آکاش، ہوا، پانی وغیرہ کنہیں تتوؤں سے بنی ہے اور اُس کے کوئی اعضاء (انگ)، یا جُزو وغیرہ ہوتے ہیں۔ اِس طرح وہ سوچتے ہیں کہ "اگر نِراکار" کے معنی 'بے شکل' کے نہیں ہیں تو پرماتما کی شکل کے بھی کوئی جُزو یا اعضا ہُوں گے اور وہ کئی ایک تتوؤں سے بنا ہوگا۔ چنانچہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو چیز کنہیں تتوؤں سے بنتی ہے وہ لازمی طور سے انادی اور اَوِناشی نہیں ہوتی بلکہ اس کے اعضاء کے الگ ہونے سے یا تتوؤں کے منتشر ہونے سے اُس چیز کا بھی ناش ہوجاتا ہے۔ لیکن اِس طرح سوچنے والوں کو یہ تو معلوم ہی نہیں کہ مَیں تو منُش لوک کے پانچ تتوؤں سے مختلف چیتن، خود دَرَوشن، اکھنڈ، انادی، اَوناشی، غیر مادی (دِویہ) آنجہانی (نہ کہ لوکِک) صورت والا ہُوں۔ مَیں بے عُضو یعنی ہاتھ مُنہ اِندریوں وغیرہ کے بغیر ہوں۔ لیکن اگرچہ میرے (جیوتِر لِنگم رُوپ کے) کوئی ہاتھ پاؤں وغیرہ نہیں ہیں، تو بھی مَیں جہاں چاہوں وہاں

---

۱ کثیف ۲ بصیرتِ روحانی سے مشاہدہ حقیقی و یقینی، دیدارِ روحانی ۳ ذہنی عادات و رُجحانات ۴ ذی رُوح کرتی ہے۔ زندگی دیتی ہے ۵ عناصر ۶ باشعور مُدرک

ناقابلِ قیاس وقت میں یکایک اور آناً فاناً پہنچ سکتا ہوں کیونکہ مَیں بے جسم ہوں کرموں اور عناصر کے بندھنوں سے مبّرا ہوں۔

پرماتما کی صورت کی مورت اور اُس میں لوگوں کی عقیدت

ونسو! دُنیا بھر میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جہاں میری ہستی اور صورت کی یادگار "شولنگ" نہ ہو، بھارت میں تو گھر گھر میں شولنگ کی استھاپنا ہے۔ لیکن دیگر ممالک میں بھی لگ بھگ سبھی مذاہب کے لوگ اِسے ارادتاً یا مصلحتاً احترام دیتے ہیں۔ مثلاً مسلمان لوگوں کی مشہور زیارت گاہ مکہ شریف میں خانۂ کعبہ ہی کے رقبہ میں شولنگ جیسا ایک بیضوی پتھر ہے، جسے حج کرنے والے لوگ عقیدت سے چومتے ہیں۔ اُسے بھارت کے لوگ مکیشور نام سے جانتے ہیں۔ یہودی لوگوں میں بھی رواج ہے کہ وہ کوئی خاص حلف لیتے وقت اِس طرح کے پتھر کو چھوتے ہیں۔ عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقہ کی زیارت گاہ روم میں و دیگر مقاموں پر بھی اِس شکل کے پتھر کی کئی طرح سے عزت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ پہلے سبھی اہلِ مذہب غیر واضح طور سے سمجھتے تھے کہ شولنگ ایک پرم پوجیہ[1] ہستی کی مورتی ہے۔ رفتہ رفتہ یہ علم پردۂ وقت کے پیچھے روپوش ہوگیا۔

بھارت کے بیشتر شاستروادی[2] لوگ بھی یہ مانتے ہیں کہ کئی شاستروں میں صاف طور پر یہ ذکر ہے کہ پرم پُرش پرم آتما کا رُوپ انگشٹھ[3] ماتر ہے۔ لیکن اِن لوگوں نے اپنی ہی غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہردیہ (دِل) میں جو خالی جگہ ہے وہ انگشٹھ ماتر ہے اور اِسی وجہ سے پرماتما کو بھی انگشٹھ ماتر کہا گیا ہے۔ ونسو! اب آپ ہی اُن کو سمجھاؤ کہ دِل میں تو میری یاد بستی ہے۔ ورنہ مَیں خود جو کہ انگشٹھ ماتر ہوں، برہم لوک کا نواسی ہوں۔ لہٰذا اگرچہ مَیں نِراکار ہوں تاہم میری صورت بھی لافانی ضرور ہے۔ جیسے لفظ "لمبا" لفظ "چھوٹا" کے مقابلے میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ ویسے ہی لفظ نِراکار لفظ ساکار سے نسبت رکھتا ہے۔ لفظ نِراکار سے مُراد وہ آکار (شکل) ہے جو کہ "ساکار" نہ ہو۔ "ساکار" کا استعمال "جسم کی شکل" کے معنی میں کیا جاتا ہے۔ لہٰذا نِراکار لفظ اُس ہستی کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا رُوپ نہ انسانوں کے استھول جسم جیسا ہو اور نہ ہی دیوتاؤں[4] کے لطیف جسم جیسا ہو۔ پس چونکہ مَیں بے جسم ہوں، اِسی وجہ سے ہی مجھے نِراکار کہا جاتا ہے۔ مگر آج لوگ مغالطہ سے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ نِراکار اُس ہستی کو کہا جاتا ہے جو محیطِ کل (سرو ویاپی) ہو اور جس کی کوئی شکل نہ ہو۔

سالگرام کے بارے میں اصلیت

ونسو! آج کل عام لوگ سمجھتے ہیں کہ سالگرام، وِشنو کی مُورتی ہے۔ اِس بات کے ثبوت میں وہ کئی ایک من گھڑت کتھائیں بھی سُناتے ہیں۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ سالگرام اُن منش آتماؤں کی مُورتیاں ہیں جو کہ گیان کے ذریعہ نَر[5] سے شری نارائن اور ناری سے شری لکشمی یا اُن کے سمان[6] بنتے ہیں یعنی وشنو[7] (نہ کہ وِشنو) بنتے ہیں۔ سبھی منش آتماؤں کا دِویہ روپ تو ایک جیسا انگوٹھے کی طرح ہے لیکن اُن کے گُن مختلف ہیں۔ سالگرام لفظ اُن پوِتر اور پوجیہ منش آتماؤں کا تعارف کراتا ہے جنھوں نے گیان اور یوگ کے ذریعہ دیوتائی درجہ حاصل کیا۔ لہٰذا ندی سے بیضوی شکل کے جو پتھر حاصل ہوتے ہیں اُنہیں سالگرام کے نام سے استھاپن کیا جاتا ہے کیونکہ ندی کا پانی گیان کی نشانی ہے اور بیضوی شکل کا پتھر آتما کی نشانی ہے۔ اگر سالگرام وِشنو چتربھج کی مُورتی ہوتی تب تو صرف ایک ہی سالگرام کی پُوجا ہونی چاہیئے تھی، نہ کہ ایک سے زیادہ کی، کیونکہ وِشنو چتربھج تو ایک ہی ہیں۔ کثیر تعداد میں سالگراموں کی پُوجا سے ظاہر ہے کہ سالگرام وشنو آتماؤں کی یادگار رہیں۔

---

[1] ذاتِ اقدس۔ قابلِ ستائش [2] انگشت نما [3] فرشتوں [4] نَر سے مراد انسان اور نارائن سے مراد دیوتاؤں کا راجہ ہے [5] ہم پایہ، ہم شریک [6] وِشنو دیوتا جیسی صفتوں والے منش۔ [7] شاستروں یا کتابوں کو انتہائی اہمیت دینے والے لوگ۔

پرماتما کا پرم دھام

پرلوکِک پرم پِتا پرماتما کہتے ہیں :-

" پیارے وتسو! جبکہ میں اَوِناشی اور دِوّیہ[1] رُوپ والا ہوں تو ظاہر ہے کہ میرا کوئی دِوّیہ لوک یا دھام بھی ہے جہاں پر کہ مَیں رہتا ہوں لیکن مجھ اَویکت[2]، اکرتا، ابھوگتا اور ایک رَس[3] پرماتما کا وہ لوک بھی اَویکت اور اَوِناشی ہے جسے ہی برہم لوک یا پرم دھام کہتے ہیں۔ میرے اُس پرم دھام کے بارے میں دواپر جگ میں لکھی گئی گیتا میں بھی اِس طرح ذکر ہے۔" اے ارجن! آکاش تتو (آسمان) سے اُوپر ایک اَویکت[4] لوک ہے، اُس سے بھی اوپر ایک اور اَویکت لوک ہے وہ میرا پرم دھام ہے۔ اے وتس! یہ منُش سرشٹی مجھ میں سمائی ہوئی نہیں ہے، نہ ہی مَیں اِس منُش سرشٹی میں ویاپک ہُوں بلکہ اِس سرشٹی نما برِکش کا گیان مجھ میں سمایا ہُوا ہے . . . . اے وتس! یہ منُش سرشٹی ایک برِکش کی مانند ہے۔ مَیں اِس کا اَوِناشی بیج رُوپ ہوں جو کہ سُورج اور سِتاروں کے پرکاش سے بھی بہت اوپر پرم دھام میں رہتا ہوں۔"

پرماتما پرم دھام سے اِس سرشٹی پر تب آتے ہیں جب لوگ دُکھی ہوتے ہیں

وتسو! خیال کیجئے کہ بھلا اس منُش لوک میں میرے رہنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جب کبھی اُستاد نے اسکول میں سبق پڑھانا ہوتا ہے تب ہی تو وہ اپنے گھر کو چھوڑ کر اسکول میں جاتا ہے۔ اِسی طرح جب کسی اداکار کا پارٹ شروع ہونا ہوتا ہے تب ہی وہ اسٹیج پر آتا ہے۔ ٹھیک اِسی طرح یہ دُنیا بھی ایک کُشادہ اسٹیج یا کرم کھشیتر ہے۔ یہ ایک میدانِ عمل ہے۔ یہاں پر جو عالمگیر ناٹک چل رہا ہے، اُس میں بھی جب کسی کا پارٹ شروع ہونا ہوتا ہے، تب ہی وہ آتما رُوپی ایکٹر یہاں آتا ہے۔ جب تک اِس سرشٹی نما اسٹیج پر کسی آتما کا پارٹ نہیں ہوتا تب تک وہ نروان دھام یعنی برہم لوک میں نواس کرتی ہے۔ لہٰذا مَیں، جو کہ جنم مرن کی قید سے ہمیشہ بری ہوں اور کرماتیت ہُوں، اِس عالمِ انسانی میں، اِس پرتھوی نُما کھشیتر پر بس لئے رہوں؟ اِس عظیم سرشٹی لیلا کے انادی پلان اور پروگرام کے مطابق میرا پارٹ (دِوّیہ کرم) تو دھرم گلانی[5] (धर्म ग्लानि) ہی کے وقت کے لئے مقرر ہے۔ چنانچہ تب ہی مَیں آتا ہوں تب ہی مَیں گُم شدہ اور فراموش شدہ اصلی گیان اور یوگ سکھلانے کا کرتویہ پورا کرتا ہُوں اور سبھی آتماؤں کو واپس اپنے پرم دھام میں لے جاتا ہُوں۔

چنانچہ منُش ظاہرہ یا اندرونی طور پر اِس صداقت کا احساس بھی رکھتے ہیں کہ مَیں (پرم پِتا پرماتما) اوپر ہی کے لوک میں نواس کرتا ہوں۔ تب ہی تو بھارت کے سناتن دھرم کے لوگ پرارتھنا کر کے شِو مُورتیوں میں مجھے طلب (آواہن) کرتے ہیں اور آج بھی جب کسی انسان پر مصیبت آتی ہے تو وہ اکثر اوپر ہی نظر اُٹھا کر فریاد کرتا ہے۔ شِو راتری وغیرہ متبرّک تہواروں پر تو لوگ خاص طور سے میرے آوترن کے لئے بھی پرارتھنا کرتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر یہاں کے آدی سناتن دھرم کے لوگوں کا شروع ہی سے یہ یقین پختہ طور سے چلا آیا ہوتا کہ پرماتما سروویاپک ہے تو وہ مجھے پکارتے کیوں؟ وہ پرارتھنا کے وقت ہاتھ یا نگاہیں اوپر کو کیوں اُٹھاتے اور میرا آواہن کیوں کرتے؟ واضح ہے کہ انسانوں کے من پر اِس بات کی چھاپ لگی ہوئی ہے کہ پرم پِتا پرماتما کا کوئی دِوّیہ دھام (جہانِ لافانی اور نورانی) ہے اور وہ دھام اوپر کی طرف ہے اور

[1] روحانی، نورانی اور آنجہانی [2] غیر آشکار [3] ایک حال یکساں کیفیت میں رہنے والا [4] لطیف اور نورانی [5] مذہبی تنزل۔ لوگوں کی اخلاقی گراوٹ۔

وہاں سے ہی وہ دھرم گلانی کے وقت جبکہ ساری دُنیا دُکھی ہوتی ہے، اَوترِت ہوتے ہیں۔ آدی سناتن دھرم والوں کے علاوہ مسلمان اور عیسائی لوگ بھی صاف طور سے مانتے ہیں کہ پرماتما کی ایک نورانی صورت ہے اور کہ پرماتما اوپر رہتے ہیں۔

پرم دھام میں ہی آتماؤں کو پرماتما کی نزدیکی حاصل

پیارے وتسو! مُنش آتمائیں یوگ کا ابھیاس اِس لئے ہی تو کرتی ہیں کہ پوِتر بن کر پرم دھام میں جا سکیں اور مجھ پرم پِتا کی نزدیکی حاصل کر سکیں۔ پرم دھام میں اِس نزدیکی کو وہ سالوکیہ[1] (सालोक्य) اور سامیپیہ (सामीप्य) مُکتی کے نام سے یاد کرتے ہیں تو وچار کیجئے اگر میری ہستی سروویاپی ہوتی یعنی اگر میرا کوئی ذاتی مقام ہی نہ ہوتا تو مُنش آتمائیں میرے لوک میں آنے یا میری نزدیکی حاصل کرنے کے لئے یوگ سادھنا کیوں کرتیں؟

جیسے آتما پنڈ میں ویسے پرماتما برہمانڈ میں

حقیقت تو یہ ہے کہ جیسے مُنش آتمائیں پنڈ[2] میں نواس کرتی ہیں، مَیں برہمانڈ میں نواس کرتا ہوں لیکن لوگ برہمانڈ کے معنی بھی نہیں سمجھتے۔ برہمانڈ اور برہم لوک دراصل ایک ہی دُنیا کے نام ہیں۔ برہم لوک ہی کو برہمانڈ کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں برہم نام کے تتو میں مَیں (پرماتما شِو) اور انسانی آتمائیں بھی جو کہ انڈے کی شکل والی ہیں، رہتی ہیں۔ لہٰذا ایسے نہیں سمجھنا چاہئیے کہ زمین، ستارے وغیرہ بھی برہمانڈ میں شامل ہیں اور مَیں اُن سب میں ویاپک ہُوں بلکہ مجھے برہم لوک کا نواسی جاننا چاہیئے، جس وجہ سے ہی گیتا میں بھی میرے مہاواکیہ ہیں کہ "مَیں ستاروں کی روشنی کی پہنچ سے بھی پار برہم تتو میں نِواس کرتا ہُوں"۔

پرم دھام ہی پرماتما کا دھام ہے

عزیزو! آتماؤں کی اَوستھا اور استھتی[3] پر ہی اُن کے استھان کا دار و مدار ہے۔ جب مُنش آتمائیں برہم لوک میں، نِروان اَوستھا میں رہتی ہیں، تب وہاں بھی اُن کا استھان اپنی اپنی استھتی کے مطابق اوپر یا نیچے ہوتا ہے۔ وہاں ہر ایک مت کے اَستھاپک (جیسے کہ بُدھ، عیسےٰ وغیرہ) کی آتما اپنے دھرم ونش (مِلّت) کی دیگر آتماؤں سے اونچی اَوستھا کے سبب اونچے استھان پر قیام کرتی ہے۔ یہ پُراسرار بات مَیں نے تُمہیں دِویہ[4] درشٹی دے کر دکھائی بھی ہے۔

یہ تو عام سمجھ کی بات ہے کہ نِروان[5] دھام (پرلوک) میں بھی نِواس کرنے کی کوئی تو ترتیب ہوگی اور کوئی تو اصول ہوگا۔ اُسی اصول کے مطابق ہی وہاں سبھی مُنش آتماؤں سے مَیں اوپر نِواس کرتا ہوں کیونکہ میں پرم آتما ہوں، سبھی دھرم اَستھاپکوں کا بھی پرم پِتا ہوں۔ وتسو! جبکہ برہما، وِشنو اور شنکر بھی اِس سرشٹی سے اوپر اپنی اپنی پُری[6] میں نِواس کرتے ہیں تو مَیں جو اُن کا بھی رچیتا (خالق) "اونچے سے اُونچا بھگونت" اور نِراکار (بے جسم) ہُوں بھلا اِس مُنش لوک میں کس لئے رہوں؟ جبکہ مہادیو کی شنکر پُری برہما اور وِشنو کی پُریوں سے اوپر، بہت ہی تیجومیہ[7] اور سُوکھشم پرکاش تتو[8] میں ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مجھ "دیووں کے دیو[9]" کا نِواس استھان دیوتاؤں کی پُریوں سے بھی اوپر ہے، جس کا نام ہی پرم دھام یعنی پرم آتما کا دھام ہے، جو ہی بھارت میں 'شِو پُوری' یا 'شِو لوک' ناموں سے بھی مشہور ہے"۔

وتسو! مجھے نام، رُوپ اور دھام سے نیارا ماننے کی وجہ سے آپ کی بُدھی بے ٹھکانا ہو گئی ہے۔ اب میرے دِویہ نام، دِویہ رُوپ اور دِویہ دھام کو جان کر بُدھی کو میری یاد میں ٹھکانا دو اور پرم دھام کو لوٹنے کا پُرشارتھ کرو۔

---

1 ہم وطنی 2 جسم 3 روحانی معیار اور اوج 4 بصیرتِ روحانی 5 عالمِ ارواح، وہ دُنیا جہاں روحیں حالتِ نجات میں رہتی ہیں۔
6 خطہ 7 تجلی 8 عنصرِ روشنی 9 دیوتاؤں کے بھی خالِق، صدر الملائک۔

منش آتماؤں کے موہ نشٹ کرنے والا

اور انہیں سروپ کی سمرتی دلانے والا

> کلجگی انسان اِس حیرت کُن تماشۂ عالم کا ایک ناقص اور نااہل جیو ہے۔ وہ گیان نیتر سے محروم، یوگ بل کے بنا اپاہج، پانچوں عیبوں سے مغلوب، مایا کو جیتنے میں نہایت کمزور اور سکھ اور شانتی کا بھکاری ہے۔ برعکس اِس کے بھگوان تو سرو سمرتھ ہیں گیان کے ساگر ہیں اور یوگیشور ہیں۔ اُن کی ذات لاشریک ہے۔ صفات بےمثال ہیں ہستی کارساز و بےنیاز ہے اور افعال باکمال ہیں وہ سکھ اور شانتی کے داتا ہیں۔ لہذا آپ ہی بتایئے کہ انسان کو بھگوان ماننا یا روحِ انسانی کو پرماتما سمجھنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے اور خود کو شو ماننے والے لوگ ہرنیہ کشیپ نہیں تو کیا ہیں ؟

پرماتما منش آتماؤں سے الگ ہے

بھگوان کہتے ہیں :۔

"اے وتسو! دراصل منش آتماؤں کے گنوں اور کرموں وغیرہ کا مجھ پرماتما کے گنوں اور کرموں سے بہت ہی فرق ہے۔ اِسی وجہ سے کروڑوں اِنسان میری بھگتی کرتے اور مجھ سے وردان بھی مانگتے ہیں۔ منش آتماؤں اور مجھ میں جو بہت بھاری امتیاز ہے اُسے جاننا بھی بہت ضروری ہے، کیونکہ اُسے جاننے کے بغیر نہ تو انسان کا دوسری آتماؤں سے موہ نشٹ[1] ہو سکتا ہے نہ ہی اُسے میری اننیہ[2] سمرتی ہی ہو سکتی ہے۔ عزیزو! آتماؤں اور پرماتما میں جو فرق ہے اُسے نہ جاننے کے سبب ہی منشوں کا یوگ، بھگتی، دھرم، کرم سبھی نشٹ ہو گئے ہیں۔

پرماتما منشوں کی طرح جنم مرن میں نہیں آتا

وتسو! ہر ایک آتما جنم مرن کے چکّر اور آواگون میں ضرور آتی ہے۔ لیکن مَیں (جیوتر لنگم شو) ہمیشہ ہی آواگون سے آزاد اور جنم مرن سے نیارا ہوں۔ میں کال کے پنجہ میں نہیں آتا۔ مجھے "اکال مورت[3]" اور "اجونی" کہا جاتا ہے۔ میرا دویہ اور الوکک جنم کرم بندھن کی بِنا پر نہیں ہوتا یعنی میرا جنم منشوں کے جنموں سے بالکل ہی مختلف ہے۔ لیکن "آتما ہی پرماتما ہے" ایسا کہنے کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ پرماتما بھی جنم مرن کے چکّر میں آتا ہے۔ عزیزو! منشوں کا یہ عقیدہ سچّائی سے بالکل ہی دُور ہے۔ آپ ایسے عقیدہ والے لوگوں سے پوچھیں کہ "اگر آتما ہی پرماتما ہے تو پھر منش آتماؤں کو جنم مرن کے چکّر سے چھڑانے والا کون ہے؟" جنم مرن سے چھڑانے والا خود تو جنم مرن سے ہمیشہ مکت ہونا چاہیئے نا؟

پرماتما اِس سرشٹی رُوپی برکھش کا اوناشی بیج رُوپ ہے

عزیزو! آپ نباتات کا غور سے معائنہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر ایک برکھش کا ایک ہی بیج ہوتا ہے۔ اب اگر ستجگ سے لیکر کلجگ تک، کلپ بھر کی، منش آتماؤں کی اِس عظیم (وِراٹ) سرشٹی کو ایک بڑ کا برکھش یا ببیل کا برکھش مان لیں۔ (دیکھئے صفحہ ۱۷ پر) تو اس کا انادی اور اوناشی بیج مَیں ہی ہوں۔

شاخوں، پتّوں وغیرہ کو، اِس برکھش کا بیج نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ان میں برکھش کی شکل میں ارتقا پانے کے امکانات یا تو ہیں نہیں یا پائی جاتیں۔ ٹھیک اِسی طرح اِس سرشٹی روپی برکھش میں، جسم لینے والی کسی بھی روحِ انسانی کو اِس کا بیج یا اِس کا پیدا کرنے والا یا اِس کائنات کا رن نہیں کہا جا سکتا۔ کسی بھی انسان میں ستجگ سے لے کر کلجگ تک کے اِس سرشٹی روپی برکھش کی ارتقا کے آغاز، وسطی زمانہ اور انجام، یعنی تینوں زمانوں کا ستیہ اور مکمّل گیان نہیں ہے۔ اِس سرشٹی کے مکمّل اتہاس، حالات

---

[1] اگیان، لگاؤ، وابستگی وغیرہ کا مٹنا [2] بے شرک، بلاشریک یاد [3] وہ ہستی جو موت کے زیر اثر نہ ہوتی ہو۔ جو لوگک طرح سے جنم نہ لیتی ہو۔ بے جسم ہو۔

اور محلِ وقوع کو صرف مَیں ہی جانتا ہوں۔

ظاہر ہے کہ مَیں اِس سرشٹی نما برکھش سے الگ ہُوں۔ اِس کے آغاز، وسطی زمانہ اور آخرش کو جاننے والا ہُوں اور اس کی پود لگانے والا لعینی نمت کارن ہوں لیعنی بیج رُوپ ہُوں۔ لہٰذا آتما کو پرماتما ماننا تو گویا بیج کی ہستی کو برکھش سے الگ ماننے سے انکار کرنا ہے۔ اسے جہالت ہی کہنا ہوگا۔

پرماتما استھاپنا، وِناش اور پالنا کرنے والا، دھرم راج اور ساکھشی ہے

عزیزو! کیا جنم مرن میں آنے والا کوئی منش اِس بااصول، باضابطہ، باترتیب، باحکمت، بانظم، باتسلسل اور حیرت آمیز سرشٹی لیلا کا پروڈیوسر (مہتمم)، ڈائرکٹر اور سٹروگیا[^] ہو سکتا ہے؟ نہیں کبھی نہیں ہو سکتا۔ دراصل مَیں ہی اِس انادی اور اوِناشی اور لگاتار جاری رہنے والے وِراٹ کھیل کا عالمِ کُل[1] حاکم اور دھرم راج ہوں۔ منش آتمائیں بیچاری اِس حیرت کُن لیلا کا ایک اسمرتھ[2] جیو ہیں۔ گیان نیتر سے محروم، یوگ بل کے بنا اپاہج، پانچوں عیبوں کے سبب بدکار، مایا کو جیتنے کے کام میں خود کو کمزور اور نااہل محسوس کرنے والی منش آتماؤں کو پرماتما ماننا تو اگیان اور جہالت کی انتہا ہے۔ مَیں پرماتما تو گیان کا ساگر، یوگیشور، پاک نین، مایا سے ہمیشہ مُبرّا اور سروشکتیمان ہستی مشہور ہوں۔ مایا سے جیت اور مایا سے ہار اِس موضوع پر بنی ہوئی اِس سرشٹی رُوپی لیلا میں مَیں ہی تو منش آتماؤں کو مایا پر فتح حاصل کرنے کے قابل بناتا ہوں۔ تب بھلا سوچو تو آتما ہی کو پرماتما بیان کرنے والے نتھیا گیانیوں نے کتنا انرتھ[3] کیا ہے۔ اُنہوں نے منش آتماؤں کو مجھ سے *وِمکھ کرکے پوترتا، شکتی اور شانتی نام کے میرے ورثہ سے محروم کرکے اپنے سر پر بھاری پاپ مول لیا ہے۔

پرماتما ہی گیان کا آدی[4] کارن، ترکال درشی، ادیکھشت[5] گورُو اور دِویہ درِشٹی کا داتا ہے

عزیزو! اِس سرشٹی رُوپی برکھش (تصویر صفحہ ۱۱ پر) کا اوِناشی بیج رُوپ یا اِس سرشٹی چکر کا مُشاہد ہونے کے سبب، میری گیان درشٹی زماں اور مکاں کی حدوں سے مُبرّا ہے۔ مجھ گیان ساگر پرماتما کی بھینٹ میں منش آتماؤں کا گیان تو ایسا ہے جیسے کہ ساگر کی بھینٹ میں چُلّو بھر پانی۔ منش آتماؤں کو مجھ ہی سے گیان حاصل ہوتا ہے۔ جب میرا دیا ہُوا گیان پراےلوپ[6] ہو جاتا ہے تو پھر بھی وہ گیان دینے کے لئے مجھے خود ہی اوترت ہونا پڑتا ہے۔ منش آتماؤں میں سے تو کوئی خود کو میرا پیغمبر بیان کرتا ہے اور کوئی میرے ہی دئے گئے گیان پر بنے ہوئے شاستروں کا عالِم، فاضل، وِدوان یا آچاریہ کہلاتا ہے، اور یا وہ اِسی گیان کو عملدرآمد کرنے کی وجہ سے مہاتما نام سے عزّت پاتا ہے۔ گیان کا ساگر یا سرچشمہ، جہاں سے ہی گیان اِس دُنیا کے لوگوں کو ملتا ہے، مَیں ہی ہوں۔ صرف مجھ ہی میں سمپورن[7] پرتیکھش، ساکھشات اور نت کشف[+] گیان ہے۔ میرا کوئی گورو نہیں، نہ ہی مَیں کال[8] سے اثر پذیر ہوتا ہوں۔ لہٰذا مَیں ہی اوِناشی اور پارلوک شکھشک[9] ہوں اور مَیں ہی ادیکھشت[5] کسی سے بھی شکھشا نہ لینے والا گُرو ہوں۔

لہٰذا اپنے اِس سوبھاو، اپنی شکتی اور اوصاف کے سبب مَیں ہی دِویہ درِشٹی کا داتا بھی ہوں۔ مَیں ہی چشمِ معرفت (دِویہ نیتر) کا وردان دے کر اِس سرشٹی رُوپی لیلا میں ہوئے کسی واقعہ کا، کسی گھٹنا[10] کا یا کسی دھرم استھاپک (جیسے کہ بُدھ، عیسیٰ، نانک وغیرہ) کا یا وِشنو وغیرہ دیوتاؤں یا دیوتاؤں کی پُریوں کا، پرلوک کا، استھاپنا یا مہاوِناش کے کارج کا اور سورگ کا ساکھشاتکار

[1] عالِمِ کُل [2] کمزور ذی رُوح [3] نقصان [4] اوّلین سرچشمہ [5] جس کا کوئی گورو نہیں [6] نادر۔ اوجھل [7] مکمل کشف [8] معلم

[9] قوّتِ باصرہ، آتما پرماتما کو دیکھنے والی نگاہ [10] واقعہ [11] زمانہ یا موت۔ * بے تعلق + فی الفور

کراتا ہوں جیسا کہ اب بھی مَیں نے کئی بار آپ وتسوں کو کرایا ہے۔

دویہ بدھی کا داتا پرماتما ہی ہے

تینوں زمانوں، تینوں لوکوں اور اپنے سروپ کا اصلی اور انوبھوتیک[1] گیان بھی مَیں ہی دیتا ہوں۔ لہٰذا مَیں ہی دِویہ بدھی کا داتا بھی گایا گیا ہوں۔ جب تک مَیں خود یہ دونوں وردان منش آتماؤں کو نہ دوں تب تک وہ اندھیرے میں ہی رہتی ہیں۔ لہٰذا انسان مجھ ہی سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ "اے ہستیٔ نورانی! ہمیں اندھکار سے روشنی کی طرف لے چلیئے۔ ہم کو موت سے امرتو کی طرف لے چلیئے اور استیہ سے سچائی کی طرف گامزن کیجئے"۔ لیکن پھر بھی کچھ گمراہ کُن لوگوں نے یہ اُلٹا سدھانت مروّج کر رکھا ہے کہ آتمائیں پرماتما سے مختلف نہیں ہیں۔ وہ اِتنا بھی نہیں سوچ سکتے کہ پرماتما تو گیان کا ساگر اور ترکال درشی ہے۔ عزیزو! میری یہ اُپادھیاں[2] منش آتماؤں کی کم سنی (کم علمی) ہی کی وجہ سے تو ہیں، تب بھلا آتما کو پرماتما ماننا کیسے مناسب ہے؟

پرماتما ہی اَبھل[3]، نشپاپ[4]، کرماتیت اور آنند سروپ ہے

عزیزو! ہمیشہ مکمل طور سے گیان وان ہونے کے سبب مجھ سے بھولیں نہیں ہوتیں اور پاپ بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ مَیں تو سنسار کو شریشٹھ کرموں کا مارگ دکھاتا ہوں۔ منش آتمائیں دیہہ ابھیمان اور منو وکاروں کے تابع ہو کر پاپ کرم کر بیٹھتی ہیں۔ مَیں تو منش آتماؤں کی بھولوں یعنی پاپوں کا پھل دینے کے ہمت ہوں۔ جیسے سورج میں شکتی ہے اور اُس شکتی سے وہ اپنی تپش اور پرکاش سے بے شمار جراثیموں کو راکھ کر دیتا ہے، ویسے ہی مجھ ایک پرم پوتر آتما ہی میں پاپ ناشک[5] اور پاون کاری شکتی ہے۔ اس لئے ایک مجھے ہی پتت پاون اور اوگن[6] ہاری کہا جاتا ہے۔ مجھ سے ہی لوگ پرارتھنا کرتے ہیں کہ "وِشے وکار مٹاؤ، پاپ ہرو دیوا" اِس صورت میں آتما کو پرماتما ماننا نتہیامت ہی تو ہے۔

وتسو! میرے ہی کرم دِویہ، سمپورن[7] نسوارتھ اور آسکتی[8] رہت ہیں لہٰذا مَیں کرم کرتے ہوئے بھی اکرتا[9] ہوں۔ اور اپنے کارج کا پھل خود نہ بھوگنے کے سبب سدا ابھوگتا[10] ہوں۔ مجھے کرم کبھی بھی سپرش نہیں کرتے۔ لیکن منش آتمائیں کرم سے لپایمان[11] ہوتی ہیں اور اپنے کرموں کا پھل بھی بھوگتی ہیں۔ گویا منش آتمائیں تو ایسے پرندے ہیں جو کہ اِس سرشٹی روپی برکش کا پھل کھاتے ہیں لیکن مَیں اُن کا درشٹا[12] ہوں (تماشائی ہوں)۔ لہٰذا نشپاپ، ایک رس، اور کرماتیت اَوستھا کے سبب میرے آنند میں کبھی بھی خلل نہیں پڑتا۔ مَیں ہمیشہ شُدھ، پریم کا ساگر اور تیجومیہ ہوں۔ مجھے اپنے گیان سروپ، شانتی سروپ یا آنند سروپ میں استھت ہونے کے لئے کبھی کوئی کوشش نہیں کرنی پڑتی چنانچہ مجھے سدا شو، پرم پوتر اور پرم بدھیمان بھی کہا جاتا ہے۔ میرے ہی بارے میں یہ مشہور ہے کہ پرماتما تیت پاون[13] کھویا، سُکھ، شانتی اور آنند کا داتا ہے۔ لیکن آج جبکہ منش مات نے "آتما ہی پرماتما ہے" مان لیا ہے تو انہیں پوترتا، شانتی اور آنند ملیں کہاں سے؟

پرماتما ہی سدگتی داتا، سروہتکاری اور پرم دانی ہے

عزیزو! منش آتمائیں تو شُدھ[14]، مدھیم[15] اور ادھم[16] کرموں کے بندھن میں ہیں۔ محض ایک مَیں ہی کرم بندھن سے مُکت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ آتما ہی کو پرماتما ماننے والے لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ اگر آتما ہی پرماتما ہے تو کیا پرماتما بھی کرم بندھن میں آتا ہے؟ اگر ہاں، تو پھر منش آتماؤں کو کرم بندھن سے چھڑاتا کون ہے؟ ظاہر ہے کہ چھڑانے والا کوئی الگ ہی چاہیئے۔ اگر پرماتما کرم بندھن میں نہیں آتا تو پھر منش آتما کو پرماتما نہیں کہا جا سکتا۔

---

[1] تجربہ میں آیا ہوا علم [2] خصوصیات [3] بے خطا [4] بے داغ [5] گناہوں کو مٹانے والی [6] پاکیزہ بنانے والی [7] بُرائیوں کو رفع کرنے والا [8] بے غرضانہ [9] بے لگاؤ [10] کرم کے اثر سے بے نیاز [11] کرم کے پھل سے بے نیاز [12] متاثر [13] پار لگانے والا [14] پاک [15] اوسط درجہ تک پاک [16] نیچ گناہوں سے آلودہ

تین لوکوں کے گہرے راز

سورج، چاند اور ستاروں سے بھی پار کے بھید

پرلوکِک پرم پتا پرماتما کہتے ہیں:-

"وِتسو ا لوک تعداد میں کُل تین ہی ہیں۔ ایک تو انسانی دُنیا ہے، جس میں آپ اِس وقت رہ رہے ہیں۔ یہ مُنش لوک آکاش، وائیو، جل، پرتھوی اور اگنی اِن پانچ تتّوؤں پر مشتمل ہے۔ اِس لوک کو کرم کھشیتر بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ مُنش یہاں کرم کرتے ہیں اور جیسا کرم کرتے ہیں ویسا ہی بھوگتے بھی ضرور ہیں۔ اِس لوک میں رہنے والوں کا جسم ہڈی، ماس وغیرہ کا بنا ہوُا استھول ہوتا ہے۔ اِسی استھول لوک میں ہی جنم مرن، سُکھ اور دُکھ کا عظیم ناٹک چلتا ہے۔ اِسی وجہ سے اِس مُنش لوک کو وِراٹ ڈرامہ اسٹیج، لیلا دھام یا تماشا گاہِ عالم بھی کہا جاتا ہے۔ سُورج، چاند وغیرہ اِس وِراٹ ناٹک شالہ کی مانو عظیم (وِراٹ) بتّیاں ہیں۔ اِس سرشٹی میں سنکلپ، وچن اور کرم تینوں ہی ہیں۔ یہ سرِشٹی آکاش تتّو کے انش ماتر میں ہے۔ استھاپنا، پالنا اور وِناش نام کے جو تین دِویہ کارج مَیں خود کرتا یا کراتا ہوں وہ اِسی لوک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِسی لوک کو اُلٹے برکھش کی مانند کہا گیا ہے کیونکہ مَیں جو کہ اِس کا اوِناشی بیج ہوں، سُوریہ، چاند وغیرہ کے پرکاش سے بھی اوپر رہتا ہوں۔ برہما اور سرسوتی جنہیں دوسرے مذاہب کے ایڈم (Adam) اور ایو (Eve) یا آدم اور ہوّا نام سے یاد کرتے ہیں، اِس وِراٹ برکھش کا مُول (تنا) ہیں۔ اِس سرشٹی رُوپی برکھش کو کلپ برِکھش بھی کہتے ہیں کیونکہ آغاز سے آخر تک یعنی ستجگ سے لے کر کلجگ اور سنگم جُگ تک کے زمانہ یا وقت کو "کلپ" کہتے ہیں۔

اِس استھول لوک یا مُنش لوک کی مشابہت چکّر سے بھی کی جاتی ہے۔ کیونکہ ستجگ سے لے کر کلجگ تک یہ سرِشٹی ایک چکّر کی مانند گھومتی ہے۔ اِس کا کبھی مکمّل انت نہیں ہوتا بلکہ کلجگ کے ختم ہوتے ہی پھر ستجگ سے اِس کا انادی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے (تصویر صفحہ ۷ پر دیکھیے)۔

سُوکھشم لوک

عزیزو! سورج اور چاند سے پار، اِس مُنش لوک کے آکاش تتّو سے بھی اوپر، ایک بہت سُوکھشم (اَو یکت) لوک ہے۔ اُس میں پہلے تو سفید رنگ کے پرکاش تتّو میں برہما پُری ہے، اُس سے اوپر سنہرے لال (Golden-red) رنگ کے پرکاش میں چترُبھج وشنو کی پُری ہے اور اُس کے اوپر مہادیو شنکر کی پُری ہے۔ اِن تینوں دیوتاؤں کی پُریوں کو مِلا کر سُوکھشم لوک بھی کہتے ہیں، کیونکہ اِن دیوتاؤں کے جسم، لباس وغیرہ مُنش لوک کے جسموں، لباسوں وغیرہ کی طرح استھول نہیں ہوتے بلکہ سُوکھشم ہوتے ہیں۔ وہ پانچ تتّوؤں سے نہیں بنے ہوتے بلکہ پرکاش تتّو کے ہوتے ہیں۔ سُوکھشم لوک کو اور اُس میں رہنے والے دیوتاؤں کو اِن مادّی آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ دِویہ درِشٹی (بصیرتِ رُوحانی) سے دیکھا جا سکتا ہے۔ وہاں سنکلپ (خیال، ارادہ وغیرہ) اور جسمانی حرکات تو ہوتے ہیں اور بولنا، چلنا بھی ہوتا ہے، لیکن آواز نہیں ہوتی۔ وہاں ہونٹوں کی جُنبش وغیرہ سے

---

۱ عظیم ۲ سوچ وِچار ۳ آواز ۴ چھوٹے سے حصّہ میں ۵ لطیف ۶ فرشتوں کی دُنیا۔ ۷ گوشت

ہی بات چیت ہوتی ہے۔ وہاں موت، دُکھ، وِکاروں وغیرہ کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔ دھرم راج کی پُری بھی سُوکھشم لوک ہی میں ہوتی ہے۔

پرلوک یا برہم لوک

وتسو! دیوتاؤں کے سُوکھشم لوک سے بھی اوپر ایک اور اَویکت لوک ہے۔ اُس لوک میں نہ تو سنکلپ ہیں نہ کرم۔ اِس لئے وہاں نہ سُکھ ہے نہ دُکھ بلکہ اِن دونوں سے نیاری[1] اوستھا (کیفیت) ہے۔ اُس پوِتر لوک میں کوئی بھی ناپاک یا کرم بندھن والی آتما نہیں جا سکتی۔ اُس لوک کو برہم لوک، پرلوک، پرم دھام، نِروان دھام، مُکتی دھام، شوپُوری، عالمِ ارواح وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ نِروان، مُکتی یا نجات حاصل کر لینے پر آتما وہاں رہتی ہے۔ وہاں نہ استھول جسم ہوتا ہے نہ سُوکھشم بلکہ سالِگرام رُوپ والی یعنی انگُشٹھا کار آتمائیں مُکت اوستھا میں ہوتی ہیں۔ وہاں وہ اکرتا[2]، نِرلیپ[3] اور شانت حالت میں ہی رہتی ہیں۔ اُس لوک میں ہر ایک مُنش آتما کا من لین[4] (Merged) یعنی بیج اوستھا میں ہوتا ہے۔

اِس لوک میں ایک بہت ہی سُوکھشم گہرے سُنہرے لال رنگ کا پرکاش ویاپک[5] ہوتا ہے۔ وہ پرکاش مُنش لوک کے سُورج، چاند، ستاروں کے پرکاش سے مختلف ہوتا ہے۔ وہ ایک نیارا ہی تتّوٗ (عنصر) ہوتا ہے جسے چھٹا تتّوٗ یا برہم مہا تتّوٗ بھی کہا جاتا ہے۔ اکھنڈ جیوتی تتّوٗ بھی اِسی کا نام ہے۔ یہ تتّوٗ اچیتن[6] ہی ہوتا ہے۔ جیسے مُنش لوک میں مُنش آکاش تتّوٗ کے انش ماتر میں رہتے ہیں، ویسے ہی نِروان اَوستھا میں اِنسانی رُوحیں مجھ پرماتما شو کے ساتھ پرلوک (برہم لوک) میں برہم تتّوٗ کے انش ماتر میں رہتی ہیں۔

برہم تتّوٗ اور پرماتما میں فرق

ظاہر ہے کہ برہم تتّوٗ ایک چھٹا تتّوٗ ہے جو کہ مجھ ست، چِت، آنند سرُوپ پرماتما شو سے بالکل الگ ہی چیز ہے۔ لیکن آج کئی مِتھیا گیانی لوگ کہتے ہیں کہ پرماتما اور برہم ایک ہی چیز ہیں۔ بات یہ ہے کہ دوَاپر جُگ میں جب کئی رِشی مُنی برہم کی اُپاسنا کرتے تھے تو اُن کی ساکھشاتکار[7] کرنے کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مَیں اُنہیں دِویہ درشٹی دے کر برہم کا ساکھشاتکار کراتا تھا، تاکہ دھرم اور نیکی میں جو اُن کی بھاونا[8] ہے وہ ٹُوٹ نہ جائے۔ لیکن برہم تتّوٗ کا گیان نہ ہونے کے سبب ان تتّوٗ درشی[9] رِشیوں نے برہم نام کے پرکاش کو پرماتما مان لیا۔ اُن رِشیوں کے ویاکھیانوں (بیانوں) کے آدھار پر آج تک مُنش یہ سمجھتے آئے ہیں کہ آتما برہم ہی کا انش[10] ہے اور آخر کار برہم ہی میں لین[11] ہو جاوے گی اور کہ برہم ہی پرماتما ہے۔ لیکن جیسے کہ مَیں نے آپ وتسوں کو ساکھشاتکار کرایا ہے، آتمائیں انادی، اوِناشی اور بے شمار ہیں۔ وہ انگوٹھے کی شکل کی اَویکت چیتن ہستی والی ہیں اور مَیں پرماتما بھی جیوتر لِنگم رُوپ والا ہوں۔ برہم مجھ پرماتما کا تو اِستھان ہی ہے جِس میں کہ آتماؤں کے لین یعنی مدغم ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لہٰذا "اہم برہم اسمی"[13] کا عقیدہ یا "سروم کھلوِدم برہم"[14] کا فلسفہ بھی غلط ہے۔

وتسو! اس راز کو جان کر آپ برہم کے نِواسی مجھ پر برہم پرمیشور کی یاد میں رہو۔ اِس پُرشارتھ سے ہی آپ واپس برہم لوک کو لوٹ سکیں گے۔

---

۱ مختلف ۲ بے حرکت ۳ بےلوث ۴ مخفی حالت میں ۵ ہرجائی ۶ غیر مُدرک، بے شعور، بے حس۔ ۷ دیدار ۸ اعتقاد ۹ برہم تتّوٗ کا دیدار کرنے والے ۱۰ جُزو ۱۱ مدغم ۱۲ دیدارِ حقیقی، علم الیقین، مشاہدہ عینی ۱۳ مسئلہ ہمہ اوست ۱۴ یہ عقیدہ کہ کُل موجودات عالم دراصل وجودِ واحد ہیں یا برہم کے متفرق ظہورات ہیں۔

یہ منش سرشٹی ایک دھارمک اور راج نیتک ناٹک ہے

سُوریہ ونش اور چندر ونش کے حالات سے ہی اس ناٹک کے اہم سین بنتے ہیں

بھگوان کہتے ہیں :-

"پیارے وتسو! اپنے اپنے انادی سنسکاروں[1] کی وجہ سے ہر ایک انسان کا کسی نہ کسی مت یا دھرم کی طرف خاص جھکاؤ رہتا ہے۔ اِسی جھکاؤ کی بنا پر انادی کال سے انسانی آتماؤں کے الگ الگ دھارمک[2] ونش ہیں۔ پرلوک میں بھی ہر ایک ونش کا مخصوص ٹھکانہ ہے۔ چنانچہ جیسے منش لوک کو ایک ٹہنی دار برکھش کی شکل میں واضح کیا گیا ہے (صفحہ نمبر ۷۱) ویسے ہی تین لوک کے خاکہ میں (صفحہ نمبر ۷۱) جو برہم لوک دکھایا گیا ہے اُس میں بھی روحیں ایک درخت کی شکل میں دکھائی گئی ہیں۔ پرلوک سے ہر مذہبی خاندان[3] کا بانی مبانی یا رسُول اُس مذہب کی باقی سب آتماؤں کی نسبت پہلے ہی اِس دُنیا میں آکر اپنے دھرم کی بُنیاد ڈالنے کا کام شروع کرتا ہے۔ پھر بعد میں وہ بار بار جنم لے کر اُسی دھرم کی پرورش کرتا رہتا ہے اور اُسے فروغ دینے یا پھیلانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ ہر دھرم میں نئی نئی آتماؤں کے ظہور پذیر ہونے کی وجہ سے ہر ایک دھرم کے لوگوں کی تعداد متواتر بڑھتی ہی جاتی ہے۔ اِس طرح یہ منش سرشٹی نما برکھش بڑا ہوتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔ پس واضح رہے کہ یہ انسانی دُنیا حقیقت میں مختلف سنسکاروں والے دھرموں پر مشتمل ایک وسیع درخت ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ واقعاتِ عالم ایک وراٹ ناٹک، لیلا یا ڈرامہ کے مختلف مناظر کی مانند ہیں اور یہ تختۂ زمین گویا ایک وسیع اسٹیج ہے۔ دُنیا کو کئی مذہبوں کے ایک انادی برکھش سے مُشابہت دے کر یہ جتلانا مقصود ہے کہ اِس سنسار کی اصلیت کو سمجھنے کے لئے اِن مذاہب کے آد[4]، مدھیہ[5] اور انت[6] کو جاننا ضروری ہے۔ اِن مذاہب کی آغاز تا انجام تاریخ کو جاننے سے منش آتماؤں کے آواگمن کے چکر کا علم ہو جاتا ہے۔

سنسار کی تاریخ کو اور رُوحوں کے آواگون کو اِس طریقہ سے جاننے سے ہی اِس دُنیا میں سُکھ دُکھ، شانتی اشانتی وغیرہ کے بُنیادی سبب کو جانا جا سکتا ہے اور دُکھ سے نجات حاصل کرنے اور سُکھ حاصل کرنے کا پُرشارتھ کیا جا سکتا ہے۔ اِس سے منش کو اپنے سروپ کی پہچان و جیون کے معراج، بیوہار اور کرموں کے متعلق اصلیت اور مختلف مذاہب کی استھتی کا علم ہو جاتا ہے۔

سرشٹی رُوپی ناٹک کا بڑا پلاٹ اور چھوٹا پلاٹ

وتسو! جب کوئی چیز بہت ہی زیادہ تعداد یا مقدار میں ہوتی ہے تو اُسے جاننے کے لئے اُس کے کچھ نمونوں کا ہی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اِسی طرح اِس وراٹ سرشٹی میں ہر ایک دھرم کی ہر ایک آتما کے حالات کے، آدی، مدھیہ اور انت کو جاننا تو منش کے لئے ناممکن بھی ہے اور غیر ضروری بھی ہے۔ چنانچہ نمونہ کے طور چار ہی بڑے بڑے دھرم ونشوں کو جاننا کافی ہے بلکہ ہر ایک دھرم ونش کے بھی باقی کے بارے میں جان لینا کافی ہے کیونکہ اِن بانی مبانیوں کا اتہاس جاننے سے اُن کے دھرم ونشوں کا بھی اتہاس جانا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اگر اِس طریقہ سے ساری دُنیا کا مطالعہ کیا جائے تو آدی سناتن سُوریہ ونش و چندر ونش نام کے دیوتائی دھرم ونشوں (جنہیں آریہ ونش بھی کہا جاتا ہے) کا حال ہی اِس سنسار

[1] ازلی عادتِ ذہنی، رجحاناتِ ضمیری خصوصیاتِ روحانی [2] مذہبی خاندان [3] زمانہ آغاز [4] وسطی زمانہ [5] آخری زمانہ

رُوپی بڑے ڈرامہ کا صدر (Main plot) ہے۔ اِن دونوں ونشوں پر مشتمل آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم والوں نے ست یُگی راج کیسے پایا، اِس سوَراج میں کسقدر سُکھ اور شانتی تھی اور بعد میں اُنھوں نے وہ سوَراج کیسے گنوایا، یعنی بھارت ورش پاون سے پتت کیسے ہُوا" اِنہی نقاط پر اِس ڈرامہ کا سارا مضمون بنا ہُوا ہے۔ باقی چھوٹے پلاٹوں میں سے حضرت ابراہیم کا اِسلام دھرم، مہاتما بُدھ کے بُدھ دھرم اور حضرت عیسٰی کے عیسائی دھرم کا چکر سمجھنا بہت کافی ہے۔

کونسی انسانی روحیں اِس ڈرامہ سٹیج پر کب آتی ہیں

عزیزو! اِس ڈرامہ اسٹیج پر مختلف دھرم ونشوں کی آتمائیں ایک انادی اور دائمی سلسلہ کے تحت ہی آتی ہیں۔ تماشۂ دُنیا کا باقاعدہ ایک نظام ہے۔ یہ کوئی بے ڈھنگا کھیل نہیں ہے۔ اِس زمین نُما اسٹیج پر آنے کا وقت روحِ انسانی کے درجۂ پوترتا پر منحصر ہے سب سے پہلے آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کی ۱۶ کلا سمپورن پوتر، ستو پردھان اور دیوتائی اوصاف سے بھرپور ہی آتمائیں (جنہیں کہ سورج ونش کی آتمائیں کہنا چاہیئے) اِس سرشٹی پر آتی ہیں۔ اِن میں سے بھی درجہ وار، زیادہ پوتر آتمائیں پہلے آتی ہیں۔ چنانچہ سُوریہ ونش کے عہدِ حکومت کو "ست یُگ" کہتے ہیں کیونکہ وہ ستوگُن کی پردھانتا والی ہی آتماؤں کا یُگ ہے۔ پھر تریتا یُگ میں ۱۴ کلا (Degree) پوترتا والی آتمائیں اُترتی ہیں اور اُسے کہتے ہیں "چندر ونشی راج"۔

اِن دونوں حکومتوں کے عہد میں ایک ہی دھرم یعنی آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم ہی ہوتا ہے۔ یعنی صرف ستوگُنی ہی آتمائیں ہوتی ہیں۔

رجوگُنی سنسکار والی آتمائیں دوآپر یُگ سے آنا شروع ہوتی ہیں اور کلجگ میں تموگُنی سنسکار والی آتمائیں اِس اسٹیج پر اُترتی ہیں۔

سوستک کا راز

عزیزو! بھارت میں جس سوستک کو بہت شُبھ اور مبارک سمجھا جاتا ہے، وہ بھی سرشٹی چکر کی اِس چال کی علامت ہے۔ سوستک سرشٹی چکر کو چار برابر حصوں میں بانٹتا ہے۔ پہلا حصہ ست یُگ، دوسرا تریتا یُگ، تیسرا دوآپر یُگ اور چوتھا کلجگ کو ظاہر کرتا ہے۔ (صفحہ نمبر ۲۰ پر دیکھیئے) سوستک کا پہلا بازو ٹھیک دائیں ہاتھ کی طرف جاتا ہے یعنی ستوگُن کی پردھانتا کو اور راہِ راست کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسرا بازو جو نیچے کی طرف جاتا ہے، تریتا میں ستوگُن کے ۱۶ کلا سے ۱۴ چودہ کلا ہو جانے کے عمل کو یعنی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ پھر تیسرا بازو بائیں ہاتھ کی طرف یعنی اُلٹے رُخ پر جا کر وِکاروں و دُکھوں کے آغاز کی علامت پیش کرتا ہے۔ اِس طرح اوپر کی سمت کو جاتا ہُوا چوتھا بازو دُکھ، وِکار اور تموگُن کی انتہا یا زیادتی کو ظاہر کرتا ہے۔

جب یہ سب کچھ ہو چکتا ہے تب مَیں (پرماتما) کلجگ کے آخر میں یعنی سنگم یُگ میں اَوترت ہوتا ہوں، سرشٹی کو تمو پردھان سے ستو پردھان بناتا ہوں، آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کی پھر سے استھاپنا کرتا ہوں اور دیگر بھی روحوں کو واپس پرلوک میں لے جاتا ہوں۔ چنانچہ ست یُگ میں اِس سرشٹی اسٹیج پر آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کے سوائے اور کوئی دھرم نہیں ہوتا۔

اِس طرح سے یہ دُنیا کا ناٹک یا آواگون کا چکر انادی کال سے انت کال تک چلتا ہی رہتا ہے۔ مگر میرے سوا کوئی بھی اِس یُگ چکر، گُن چکر و سوستک وغیرہ کے بھید نہیں جانتا کیونکہ ایک مَیں ہی جنم مرن سے نیارا، سدا مُکت، ساکھشی، ترلوکی ناتھ و ترکال درشی ہوں اور میرے ہی اہتمام میں یہ چکر گھومتا ہے۔ ان سب رازوں کو جاننا ہر انسان کے لئے اِس لئے ضروری ہے کہ ہر کوئی مُکتی جیون مُکتی چاہتا ہے یعنی دُکھ، درد اور اشانتی کی حالت سے چھٹکارا پا کر کے اپنی اصلی (Original) پوترتا، سُکھ اور شانتی کی حالت پراپت کرنا چاہتا ہے۔

لے اکیلا یہ علامت لے ناظر و شاہد۔

سرِشٹی چکر کیسے گھومتا ہے، کلپ برکھش کیسے بڑھتا ہے؟

سرِشٹی رُوپی ناٹک کا پہلا منظر

کلپ برکھش کا گیان دے کر، سبھی خواہشاتِ نیک کو پورا کرنے والے بھگوان بولے :-

"پیارے وتسو! کیا آپ جانتے ہیں کہ ستجگ کے شروع میں کس کا راج تھا اور اُس وقت دُنیا کی حالت کیا تھی؟"

وتسوں نے کہا "نہیں"

بھگوان بولے : "ستجگ کے شروع میں شری لکشمی اور شری نارائن نام کے ایک مہارانی و مہاراجہ اسی بھارت میں راج کرتے تھے۔ اُس وقت مُلک میں دیگر چھوٹے بڑے راجیہ بھی تھے تو سہی مگر وہ سبھی شری لکشمی و شری نارائن کو خراجِ عقیدت دیتے تھے اور اُنہیں سمراٹ یا راجیشور مانتے تھے۔

اُس وقت کے بھارت کی مالی حالت، نظام، انصاف وغیرہ

مہاراجیشوری شری لکشمی اور مہاراجیشور شری نارائن کے راج کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اُن کے عہدِ حکومت میں ہر فردو بشر سُکھی تھا۔ وہ امن و آشتی کا زمانہ تھا۔ اناج کے ذخیرے کبھی خالی نہیں ہوتے تھے۔ دُودھ تو پانی کی طرح باِفراط دستیاب تھا۔ شاہی خزانے میں ہیرے جواہرات بے شمار تھے اور سونا چاندی لاانتہا تھا۔ سونے کے سکّے کا رواج تھا۔ اتنی زیادہ دولت کا اندازہ تو اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اُس زمانے کے عالی شان محلات کی دیواریں سونے کی چادروں سے ڈھکی ہوئی ہوتی تھیں اور اُن چادروں میں بھی ہیرے و جواہرات جڑے ہوتے تھے۔

تب عدالت اور جیل وغیرہ تو تھے ہی نہیں کیونکہ تب چوری چکاری اور لڑائی جھگڑوں کا علم ہی نہ تھا۔ پرجا میں باہمی محبت کا تو کہنا ہی کیا تب تو شیر اور بکری جیسے جانور بھی ایک گھاٹ پر ہی بلا خوف و خطر پانی پیتے تھے کیونکہ تب شیر جیسے جانور بھی نہ خونخوار ہوتے تھے، نہ گوشت خور۔ اُس ستجگی دُنیا میں ہر گھر حقیقی معنوں میں جنّت تھا، کیونکہ تب مت بھید نہ تھے۔ مذہبی تفریق بھی نہ تھی بلکہ واحد دیوتائی مت تھا تبھی تو اُس یُگ کا نام ستجگ تھا۔ ستجگ میں ہرنیہ کشیپ وغیرہ راکشس نہیں تھے۔ شری نارائن کے اٹل[1]، اکھنڈ[2]، نِروِگھن اور دیوتائی راج میں راکشس یا اسُر بھلا ہو ہی کیسے سکتے تھے؟ اُس زمانہ میں سبھی انسان ستو پردھان یعنی دیوتا فطرت اور دیوتا خصلت تھے۔ ہرنیہ کشیپ وغیرہ کی کہانی تو ایک روحانی قصّہ ہے، جس کا تعلق ستجگ سے پہلے کے وقت سے یعنی سنگم جگ سے ہے۔

نئی دُنیا ہونے کی وجہ سے لوگوں کی صحت بہت عمدہ ہُوا کرتی تھی، بیماری کا کبھی کسی نے نام بھی نہ سُنا تھا۔ اُس زمانہ کے لوگوں کے گورے چہرے اور سڈول اور خوبصورت جسم اپنی مثال آپ تھے۔ تب بچے پیدائش کے وقت روتے نہ تھے اور نہ ہی کسی کے جسم چھوڑنے پر ماتم یا آہ و زاری ہوتی تھی کیونکہ اُن دِنوں جنم اور دیہہ تیاگ دونوں ہی بلا تکلیف ہُوا کرتے تھے۔ دیہی ابھیمانی اور نیک اعمال والوں کو جنم مرن کا دُکھ کیونکر؟ یہ مشہور مثل اُنہیں لوگوں کے متعلق تو ہے کہ "اُن کا مرنا

[1] شہنشاہِ عالم [2] مستحکم [3] ثابت و سالم [4] بری از حادثات [5] وفات، جسم چھوڑنا [6] "میں روح ہوں۔" اس عقیدہ پر قائم۔

مرنا نہیں تھا بلکہ پُرانا چولا چھوڑ کر نیا لباس پہننا تھا۔"

ستجگی دُنیا میں پھلوں کی لذّت، پھُولوں کی خوشبو، چشموں کے نظارے، پرندوں کے رُوپ رنگ، اُن کے گیتوں میں مٹھاس سبھی انوکھے، الوکک[1] اور سکھ دینے والے تھے۔ اُس وقت کی دُنیا کے سکھ، شانتی، صحت، آرام، حُسن اور شرافت کے مقابلہ میں آج کل کی دُنیا تو سچ مچ "کاک[2] وشٹھا" کی طرح یعنی نرک ہے۔

سائنس و ادب

عمارتیں بنانے اور سجاوٹ کرنے میں تو آج تک اُن کی کوئی نقل بھی نہیں کر سکا۔ چھوٹے بڑے ومان* جن کے نام پشپک وغیرہ تھے، عام استعمال ہوتے تھے۔ یہ ومان فُول پرُوف (Fool-proof) تھے یعنی اُن کے بنانے میں وہ کمال تھا کہ انجان شخص اُنہیں بے دھڑک ہو کر چلا سکتا تھا۔ اُن سے کبھی حادثہ کا امکان ہی نہ تھا، بجلی عام تھی، مگر اس ڈھنگ سے لگی ہوئی ہوتی تھی کہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ روشنی کہاں سے اور کدھر سے آرہی ہے۔ تب کی دُنیا میں کسی بھی طرح کے واقعاتِ ناگہانی کبھی ہوتے ہی نہیں تھے۔ ہیروں اور جواہرات سے جڑے ہوئے سونے کے زیورات کی تو بات مت پوچھیے معمولی حیثیت کے لوگ بھی بے فکر اور مالا مال تھے۔

تعلیمی انتظامات اور دیگر حالات

ستجگ میں سبھی بچّوں کو پڑھانے کے لئے، سرکار ہی کی طرف سے اسکول تھے۔ بھاشا، حساب، جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی تھی جو کہ بہت ہی آسان تھی۔ تب دھرم شکھشا کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ خصلتاً ہی سبھی لوگ پوتر، شانت، نیک، اعلیٰ چلن والے اور دیوتائی اوصاف سے بھرپور تھے، وہ دیوی دیوتا جو ٹھہرے۔ لہٰذا اُس زمانہ میں نہ مندر تھے نہ پُوجا ہی ہوتی تھی کیونکہ اُس زمانہ میں ہر گھر جیتے جاگتے دیوتاؤں کا اصلی مندر تھا۔ تب نہ گُرو تھے نہ سنیاسی، نہ ڈاکٹر تھے نہ ہسپتال اور نہ وکیل تھے نہ مؤکل۔

رسمِ سوئمبر اور گھریلو زندگی

اُس زمانہ میں سوئمبر کا رواج تھا۔ خاوند اور بیوی بالکل پاک زندگی بسر کرتے تھے۔ خواہشات پر اُن کو خصلتاً اور فطرتاً مکمل کنٹرول حاصل تھا۔ شہوانی اور نفسانی جذبات (کام وکار) کا وہاں علم ہی نہ تھا۔ اولاد یوگ بل یعنی روحانی طاقت سے ہوتی تھی۔ آج کل کا گندہ اور وکاری طریقہ اُس وقت نہ تھا۔ چنانچہ دھرم پتی اور دھرم پتنی کے کہلانے کے حق دار تو دراصل وہی لوگ تھے کیونکہ وہ ایک دوسرے پر نفسیات کا مجرمانہ تشدّد و حملہ (Criminal assault) نہیں کرتے تھے۔

برہمچریہ اور مکمّل پوترتا کے سبب اُن لوگوں کو دیوتا کہنا واجب ہے۔ اُن لوگوں کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُنہیں موت پر فتح حاصل تھی کیونکہ اُن کی عمریں لمبی (اوسطاً ۱۵۰ برس) ہوتی تھیں، بے وقت موت کبھی نہ ہوتی تھی اور وہ خود ہی اپنی مرضی سے جسم چھوڑ دیتے تھے جیسے کہ سانپ اپنی کینچلی کو اُتار پھینکتا ہے۔ عورتیں کبھی بیوہ نہ ہوتی تھیں اور اُن کی بڑی عزت تھی۔ گھر میں جھگڑے کا کبھی بھی امکان نہ تھا۔ زندگی میں ایک ہی بیوی کا نیم تھا۔ اِس طرح "عمر دراز ہو"، "دھنوان ہو"، "ہمیشہ تندرست ہو"، "سوبھاگیہ[4] شالی ہو"، "پُتروان[5] ہو"، یہ سبھی ور[6] دان ایک ہی وقت میں ہر مرد و عورت کو حاصل تھے کیونکہ اُس وقت کی دُنیا بہشت تھی۔

---

[1] موجودہ دُنیا سے نرالے اور عمدہ [2] کوّے کی بیٹ یعنی ناپاک اور ہیچ [3] مذہبی یا روحانی تعلیم [4] خوش نصیب ہو [5] با اولاد [6] برکتیں، نعمتیں * ہوائی جہاز

وتسو! کیا آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ اِتنا سُکھ سبھی کو ایک ساتھ کیسے ہو سکتا ہے؟ او ہو آج آپ اپنے بزرگوں کے جیون چرتر کو بالکل ہی بھول گئے ہیں! بھلا یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ اب سے کچھ ہی سال پہلے اناج بہت سستا اور طاقت بخش تھا۔ دودھ اور گھی خالص اور بافراط دستیاب ہوتے تھے۔ آج کی طرح بڑے پیمانہ پر اور بے شمار جھگڑے نہ تھے۔ جنگیں اِس نوعیت کی نہ ہوتی تھیں، جس نوعیت کی آج کل ہوتی ہیں۔ اگر اُس سے بھی سابقہ زمانے پر نظر ڈالیں تو آپ اِس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ تب دیش کی حالت بہت بہتر تھی۔ اسی حساب سے بہت ہی پہلے جبکہ یُگ بھی ستجگ تھا، دُنیا بھی نئی تھی، لوگ بھی پوتر زندگی بسر کرتے تھے تو کیوں نہ یہ دُنیا تب سو فیصدی سُکھ اور شانتی سے بھرپور ہوگی؟ اُس یُگ کی بات کوئی بہت پُرانی بات تھوڑے ہی ہے؟ صرف پانچ ہزار سال ہوئے ہیں، جب ستجگ کا آغاز تھا گویا کل کا واقعہ ہے۔ یہاں ہی جمنا کے کنارے پر شری لکشمی اور شری نارائن کی راجدھانی تھی۔ اُن شری لکشمی اور شری نارائن ہی کو سوئمبر سے پہلے شری رادھے اور شری کرشن کے نام سے مخاطب کیا جاتا تھا (اسے صفحجات ۱، تا ۷۵ میں واضح کیا گیا ہے کہ شری کرشن کا جنم دواپر میں نہیں ہُوا اور ۵۰۰۰ برس پہلے کا زمانہ ستجگ تھا۔ ایڈیٹر)

اِنفرادی زندگی، عادات و اطوار

شری[7] لکشمی اور شری نارائن وہی ہیں جن کا بھارت کے مندروں میں آج تک بھی پُوجن ہوتا ہے کیونکہ وہ سولہ (۱۶) کلا سمپُورن یعنی مکمل پوتر، مکمل اہنسک، مریادا[1] پرشوتم اور دیوتائی اوصاف سے بھرپور تھے "جیسا راجہ ویسی پرجا" کی ضرب المثل کے مطابق اُس وقت کی پرجا میں پوترتا کا معیار بلند تھا اور دیوتائی اوصاف نمایاں تھے۔ اُس زمانے کی دنیا میں بُرے فعل، بُرے خیال، بُری نظر، بُری باتیں، بُرے واقعات تو ہوتے ہی نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُس جُگ کے دیوتائی فطرت کے لوگوں کے مختلف اعضاء کو کمل مُکھ، کمل نین، کمل ہست وغیرہ مُبارک الفاظ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اُس وقت کے بھارت کو دیو بھومی[2] یا سورگ کہنا بالکل ہی موزوں ہے۔

نظامِ حکومت اور راجا پرجا کے باہمی تعلقات

ستجگ میں شری لکشمی اور شری نارائن کا بے خطر چکرورتی راج تھا۔ اُس راج کو اصلی معنوں میں "اٹل، اکھنڈ[3]، نروگھن، اتی سُکھ کاری[4] اور چکرورتی[5]" راجیہ کہا جا سکتا ہے۔ سیاسی دُشمنی (Political-rivalary) کا بھی وہاں نام و نشان نہ تھا۔ راجا اور پرجا[6] سبھی سُکھ کی نیند سوتے تھے۔ فوجوں اور ہتھیاروں وغیرہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اِس لئے ہر راجہ کا ایک ہی وزیر ہوتا تھا کیونکہ نہ وہاں بیماریاں تھیں اور نہ صحتِ عامہ کے محکمہ کی ضرورت تھی۔ وہاں نہ اناج کی کمی تھی اور نہ محکمۂ خوراک کی گنجائش۔ نہ تب مُجرم ہوتے تھے اور نہ ہی وہاں محکمہ جاتِ قانون یا قانون ساز یا اِنصاف یا سزا ہی تھے۔ وہاں آمد و رفت کے مسائل آج کل کی طرح درپیش ہی نہ تھے۔ لہٰذا محکمۂ رسل و رسائل بھی نہ تھا۔ اُس وقت آبادی بھی بہت کم تھی۔ اِس لئے ایک ہی وزیر عملداروں کی مدد سے راج چلاتا تھا۔

اُس زمانے میں رانی کو بھی بہت اختیارات و عزّت حاصل تھی۔ یہ کہاوت اُس وقت کی ہے کہ "حکم راجہ کا اور راج رانی کا"۔ ستجگ کے راجہ سورج ونشی کہلاتے تھے۔ راجہ کی گدّی کا حق دار اُس کا اِکلوتا لڑکا ہوتا تھا۔ شری لکشمی اور شری نارائن کے بعد اُن کی گدّی کے جانشینوں کا نام بھی شری لکشمی اور شری نارائن پڑ گیا تھا۔ لہٰذا یکے بعد دیگرے جانشین ہونے والے رانی

[1] جس کا دستورِ زندگی معراج پر ہو یعنی طرزِ عمل نہایت اعلیٰ ہو [2] وہ مُلک جہاں دیوتا فطرت کے لوگ رہتے ہوں [3] بے حد [4] نہایت آرام دہ [5] تمام تختۂ زمین، بحر و بر پر بھی جس کی حکمرانی ہو۔ [6] رعیت۔ [7] آگے چل کر واضح کیا گیا ہے کہ شری نارائن اِس دُنیا کے راجہ تھے۔

اور راجہ شری لکشمی وشری نارائن دوئم، سوئم، چہارم وغیرہ کہلاتے تھے۔ اِس طرح شری لکشمی وشری نارائن ہشتم تک آٹھ حکومتیں چلیں۔ اِسی وجہ سے مشہور ہے کہ بیکُنٹھ میں "شری لکشمی وشری نارائن کا راج تھا" مگر یہ کوئی نہیں جانتا کہ اصل میں شری لکشمی اور شری نارائن کے ساتھ وارث بھی اِسی نام سے تاجپوش ہوئے۔ آج یہ اصلیت بھی بُھولی جا چکی ہے کہ بیکُنٹھ کہیں اوپر نہیں ہے بلکہ ستجگ کے وقت کا بھارت ہی بیکُنٹھ، سوَرگ، بہشت، جنّت یا فردوس تھا۔

ستجگ میں رسمِ تاجپوشی بھی نہایت عمدہ تھی۔ جب راجہ بوڑھا ہوتا تھا تو وہ اپنی مرضی سے ہی اپنا راج دربار بُلا کر، اپنے بیٹے کے پاؤں دُودھ سے دھو کر، اپنے ہاتھوں سے اُس کا راج تِلک کرتا تھا۔ وہ نظارہ بھی بہت انوکھا، قابلِ دید اور دلچسپ ہوتا تھا۔ اُن دِنوں جانشینی کے لئے جھگڑے نہ ہوتے تھے بلکہ راجہ کا ایک ہی وارث یعنی ایک ہی راج کمار ہوتا تھا۔

چونکہ چاروں طرف سُکھ اور شانتی کا راج تھا لہذا راجہ اور رانی تمام عمر بے فکر راج کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مُصوّر لوگ اپنی تصویروں میں شری لکشمی اور شری نارائن کو کھیر ساگر[1] (क्षीर सागर) میں نہایت پُرسکون حالت میں دِکھاتے ہیں کیونکہ کھیر (دودھ) پوتر چیز ہے اور کھیر کی افراط (ساگر) خوشحالی کی بھی نشانی ہے۔

جوں جوں وقت گذرتا گیا اور آبادی بڑھتی گئی توں توں ستوگُن (सतोगुण) کی پردھانتا کی کلاؤں[2] میں بھی کمی واقع ہوتی گئی۔ تاہم اُس زمانہ میں رجوگُن یا تموگُن کی کوئی بھی علامت موجود نہ تھی۔

تریتا جُگ کے شروع میں شری سیتا اور شری رام کا راج تھا

وتسو! ستجگ کے بعد تریتا جُگ آیا۔ اُس یُگ کے شروع میں شری سیتا اور شری رام کے چندر ونش کا راج شروع ہُوا۔ اُن کے وقت میں ستوگُن ستجگ کی طرح سولہ[16] کلا نہ تھا بلکہ چودہ[14] کلا تھا۔ اُس زمانہ میں بھی تن، من یا دھن کسی بھی قسم کا دُکھ نہ تھا۔ "رام راجہ، رام پرجا" کی کہاوت کے مُطابق پرجا میں بھی دیوتائی گُن خُوب تھے۔ پرجا امن و امان اور مریادا[3] میں رہتی تھی۔ آبادی کافی بڑھ گئی تھی۔ اُس زمانہ میں بھی ایک مرد ایک ہی عورت سے شادی کرتا تھا۔ دشرتھ کی چار رانیوں کی بات اصلیت پر مبنی نہیں ہے۔ عورتوں کی تب بھی بہت عزّت تھی۔ بھگتی پُوجا وغیرہ کا رواج نہ تھا کیونکہ سبھی لوگ دیوتائی گُنوں والے تھے۔ شادی یا سوئمبر کے بعد صرف عورت کا نام بدلا جاتا تھا جیسے کہ شری جانکی جی کا نام شادی کے بعد شری سیتا جی ہُوا۔ تریتا یُگ کے آخر تک پوِترتا کی کلائیں اور بھی کم ہو گئیں حتیٰ کہ تریتا کے اختتام پر ۲۵۰۰ برسوں کا پوِترتا، سُکھ اور شانتی کا سین ڈراپ[4] ہُوا۔ اُس منظر پر پردہ پڑ گیا۔ دُنیا کے وسیع ناٹک کا ہاف ٹائم (Half-time) پورا ہُوا اور کلپ برِکش کے تنے سے شاخیں نکلنے کا وقت آیا۔"

ایک عجیب پہیلی ۰۰۰۰؟

ترکال درشی[5] پِتا پرماتما کہتے ہیں: "وتسو! مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ یہی بھارت ستجگ اور تریتا جُگ میں سونے کی چڑیا تھی۔ تب یہاں سُکھ، شانتی اپنے عروج پر تھی اور لوگ بھی پارسا تھے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد میں وہ سُکھ کہاں چلا گیا؟ ایک مت کی جگہ پر بہت دھرم کیونکر ہو گئے؟ دیوی دیوتا دھرم کے لوگ ہندو کیوں کہلانے لگے؟ دیوتائی سوَراج کیسے ختم ہو گیا؟

[1] دودھ کے سمندر میں [2] کلا سے مُراد درجہ ہے، مطلب یہ ہے کہ ستوگُن میں کمی واقع ہوتی گئی [3] ضبط [4] تماشہ ختم ہُوا۔ [5] تینوں زمانوں کے رازدان

بہشت کی جگہ پر دوزخ کیسے قائم ہوا؟ یہ سبھی دُکھ اور جھگڑے کہاں سے آگئے؟ اِن اور دیگر متعلقہ پہیلیوں کا جواب میرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا کیونکہ مَیں ہی قیودِ جسمانی اور زمانی سے بَری ہُوں۔

وتسو! دراصل بات یہ ہے کہ شری لکشمی اور شری نارائن وشری سیتا اور شری رام کے خاندان کے سبھی لوگ جنم مرن میں آتے آتے رفتہ رفتہ ستوگُن کے بلند ترین درجہ سے اُترتے گئے۔ جوں جوں تریتا یُگ کے دِن گذرتے گئے توں توں دیوتائی ونشوں کے لوگ دیوتائی معیار سے گرتے گئے حتیٰ کہ دوا پر جُگ میں اُن کا دھرم پرایہ لوپ ہوگیا۔ چنانچہ اب اُترتی کلا کا زمانہ شروع ہُوا۔ اُن لوگوں کی ستجگی اور تریتا جگی پرالبدھ بھی ختم ہوگئی۔ دوا پر جگ میں لکھی گئی گیتا میں بھی اِس واقعہ کے متعلق میرے مہا واکیہ ہیں کہ "سوَرگ کے سُکھ بھوگ لینے کے بعد دیوتا لوگ پھر سے نرک واسی ہوجاتے ہیں"۔ روایت بھی مشہور ہے کہ دوا پر یُگ میں دیوتا وام مارگ پر چلے گئے۔ لہذا ایک آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم میں بَدی اور بدنُمائی آنے پر کئی نئے مذہب اور مت قائم ہونے لگے۔ کلپ برِکھش کے تنے سے کئی نئی شاخیں نکلنے لگیں یعنی حضرت ابراہیمؑ، مہاتما بُدھ وغیرہ بانیوں و پیشواؤں کے گھرانے باری باری قائم ہوئے۔ دوا پر یُگ سے ہی بھگتی پُوجا، سنیاس، تیرتھ یاترا، شاستر، یگیہ، مندر، جپ تپ اور مختلف قسم کے یوگ شروع ہوئے۔ اِنسانوں پر اور کائنات پر رجوگُن غالب ہُوا۔ شیطانیت آہستہ آہستہ انسانی زندگی میں سرایت کرنے لگی۔ ممالکِ غیر کے لوگوں نے دَیوی دھرم والوں کو ہندو نام سے منسوب کیا۔ اپنے اصلی اور ازلی مذہب کو، بانی مبانی کو اور مذہبی روایات کو بھولنے کی وجہ سے لوگ سنیاسی خاندان کے بانی شنکر آچاریہ کے پیروکار بننے لگے اور کرم سنیاسیوں کو اپنا گُرو بنانے لگے۔ اِس طرح وہ اِنسانی آتمائیں جو تھوڑے ہی عرصہ پہلے تک پوتر اور پوجیہ تھیں اب پتت اور پُجاری بن گئیں۔ وہی بھارت جو ستجگ میں سَو فیصدی خوشحال اور مالا مال تھا اب کلجگ میں سَو فیصدی کنگال اور محتاج ہوگیا۔

چاروں یُگوں کے آخر میں بنی نوعِ اِنسان کی قابلِ رحم حالت

ستجگ میں ستو پردھان، تریتا میں ستو سامانیہ دوا پر میں رجو پردھان اور کلجگ میں اِنسان تمو پردھان ہوتے ہیں۔ دوا پر جگ میں قائم شُدہ سبھی مت بھی اِسی طرح چار درجوں سے گذرتے ہیں۔ حتیٰ کہ کلجگ کے آخر میں سبھی دھرم تمو پردھانتا کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہر ایک دھرم کو اور ہر ایک آتما کو اِن چار درجوں اور حالتوں سے گذرنا لازمی ہے۔ اِس طرح سب اِنسانی روحیں بتدریج سُکھ سے دُکھ کی حالت میں تبدیل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن ہر ایک آتما کے سُکھ کا عرصہ اس کے دُکھ کے عرصہ کے برابر ہوتا ہے۔ اِس طرح کلجگ کے آخر میں سب لوگ تمو پردھان، دُکھی، اشانت، آسُری، دھرم بھرشٹ، کرم بھرشٹ اور یوگ بھرشٹ ہوجاتے ہیں اور تشدّد کا بول بالا ہوتا ہے، جیسے کہ آج کل یہ سبھی صفتیں موجود ہیں۔

وتسو! کلجگ کے آخر اور ست یُگ کے شروع کے مبیچ کے وقت کو سنگم یُگ کہتے ہیں۔ تب سبھی دھرموں کی گلانی (ग्लानि) کا وقت ہوتا ہے۔ تب مَیں برہما کے اِنسانی جسم میں اوتار لے کر پھر سے دیوی دیوتا دھرم کی بنیاد رکھواتا ہوں اور شنکر دیوتا کے ذریعہ شیطانی دُنیا کا وِناش کرواتا ہوں۔ اِس طرح سے اِنسانی روحوں کا ایک چکّر ختم اور نیا چکّر شروع ہوتا ہے۔ اور میرا بھی پارٹ پورا ہوتا ہے۔"

---

۱ برگشتہ، فراموش کنندہ، زوال پذیر وشکستہ حال ۲ اُلٹے راستے پر ۳ زاہدوں، تارک الدنیا، کرم چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرنے والے ۴ ناپاک، تنزّل پذیر ۵ کمال درجہ تک راستی اور آشتی ۶ متوسط درجہ کی راستی اور امن وامان ۷ نفسانیت، اشانتی، جوش ۸ شہوانی، نفسانی، حیوانی وشیطانی عادات کا غلبہ مادۂ فاسد کا زلزلہ، کثرت بدی وبدنمائی ۹ شرارت آمیز ۱۰ تارک الدّین، مذہبی دستور پر عمل نہ کرنے والے، بے ایمان ۱۱ بداعمال والے ۱۲ پرماتما سے قطع تعلق ۱۳ زمانہ اتصال ۱۴ انتہائی گراوٹ۔

بُزدِل مت بنو۔ یہ دُنیا سپنا نہیں میدانِ عمل ہے

جگت کے پِتا پرماتما کہتے ہیں :-

" پیارے وتسو! آج بے شُمار لوگ اِس دُنیا کو جھوٹا مان کر اور یہ مان کر کہ صرف برہم ہی حقیقت ہے اور سب بھرانتی[1] یا پرتیتی ہے، بُزدلوں کی طرح گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں چلے جاتے ہیں مگر دراصل اِس جگت کا وجود وہم یا خواب پر مبنی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ گیان حاصل کرنے کیلئے بھی گھر بار، کاروبار چھوڑنے کی ضرورت نہیں، بلکہ گیان کا تو مقصد یہی ہے کہ گھر بار کو چلاتے ہوئے سُکھ اور شانتی سے کیسے رہا جائے۔

وتسو! آج بھی ایسے فلاسفر موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ جگت بنا ہی نہیں ہے۔ ہم تو محض ایک سپنا[2] دیکھ رہے ہیں۔ وہ لوگ دُنیا کے متعلق اپنے نظریہ کو گیان کا نظریہ سمجھتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ دراصل اِس نظریہ سے اپنی زندگی کو بیکار گنواتے ہیں اور دوسروں کو بھی بزدل بننے کی ترغیب دیتے ہیں۔ بھلا کوئی اُن سے پوچھے کہ اگر جگت بنا ہی نہیں تو سنیاس کس کا کر کے جاتے ہو؟ وتسو! جس جگت میں یہ لوگ خود بھی جنم لیتے اور کرم کرتے ہیں اور سُکھ دُکھ بھوگتے ہیں، اُس جگت کو ایک سپنا مان لینا بھول ہی تو ہے، ایک عمل طفلانہ ہی تو ہے۔ چنانچہ آپ ہی اِن لوگوں سے اِعلانیہ کہیئے کہ یہ عالمِ موجودات یا دُنیائے اِنسانی ایک انادی اور اوِناشی حقیقت ہے۔ اِس سرشٹی رُوپی برکھش کو فریبِ نظر یا مانندِ سراب یا متھیا[3] ماننا تو گویا اِس کے اوِناشی بیج (مجھ پرماتما) کو بھی متھیا ماننا ہے یہ تو انتہائی درجہ کا ناستِک[4] پن ہے۔ وتسو! مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ اِس جگت رُوپی ناٹک کی تو ایک باقاعدہ تاریخ ہے۔ اِس کے واقعات میں ایک ترتیب اور اِس کا ایک حدود اربع اور جغرافیہ بھی ہے۔ اِس دُنیا کی تاریخ کو اور اُس کے محلِ وقوع کو جاننے کے سبب ہی تو مجھے "ترکال درشی" اور "تر نیتری" بھی کہا جاتا ہے لہٰذا جو لوگ اِس دُنیا ہی کو وہم مانتے ہیں مانو کہ وہ مجھے بھی ترکال درشی اور ترلوکی ناتھ یا جگت پِتا نہیں مانتے۔ تب تو پھر جگت کے پِتا ایشور کی یاد، یوگ، وِکار، بندھن، موکش، یُگ میں تبدیلی جنم مرن وغیرہ سبھی کی چرچا ہی بے بنیاد ہو جاتی ہے یعنی سارا گیان ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔

پس ثابت ہُوا کہ دُنیا کی ہستی کو متھیا ماننا ہی متھیا گیان ہے۔ ایسے ہی پرچار سے بھارت کا بیڑا غرق ہُوا ہے چنانچہ ایسے لوگوں سے کہو کہ پرماتما نے "من منا بھو[5]" کا منتر دے کر دھرم کرم قائم کر کے بھارت کا بیڑا پار لگانا ہے، جس وجہ سے ہی اُسے کھیون ہار[6] کہتے ہیں۔ اور ایک آپ ہو کہ دُنیا کو جھوٹ بنا کر، اِنسانوں سے نیک کرم چھڑا کر (یعنی جگت پِتا پرماتما سے یوگ تُڑوا کر) بیڑا ڈبونے کا کام کرتے ہو۔ آپ کو دُنیا کے آدی، مدھیہ اور انت[7] کا گیان نہیں تو کم سے کم خاموش رہو لیکن یہ غلط گیان تو نہ دو کہ "جگت بنا ہی نہیں ہے"۔

یہ دُنیا حقیقت ہے، اِس پر مزید دلیلیں

وتسوں نے پوچھا " لوگ اِس دُنیا کو سپنے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جیسے سپنے میں نظر آنے والے نظارے جاگنے پر نہیں رہتے، ویسے ہی آتما کے جاگنے پر یہ نظارے بھی غائب ہو جاتے ہیں۔

بھگوان بولے " اُنہیں صاف کہو کہ آپ کی اِس دلیل میں صداقت نہیں ہے۔ اگر یہ جسم اور دُنیا سچ نہ ہوتے تو دیہہ ابھیمان، جنم مرن، آواگون، سُکھ دُکھ، ہار جیت کچھ بھی نہ ہوتے۔ پھر گیان اور اگیان کا سوال بھی نہ اُٹھتا۔ جس سُپن[8] اوستھا اور جاگرت[9] اوستھا کی یہ لوگ مثال دیتے ہیں، وہ اوستھائیں بھی نہ ہوتیں، اوستھا بھید بھی نہ ہوتا اور سپنا بھی نہ آ سکتا کیونکہ سپنے میں بھی اِنسان کو

۱ ہستی موہومہ، دھوکہ ۲ فریب نظر، خواب ۳ جھوٹا ۴ کفر ۵ من کو یاد میں محو کرو ۶ پار لگانے والا ۷ آغاز تا انجام ۸ حالتِ نیند ۹ حالتِ بیداری

عام طور پر دُنیاوی چیزیں دِکھائی دیتیں یا محسوس ہوتی ہیں اور بہت سے سؤپن تو سُو کھشم شکل میں سُکھ اور دُکھ کے بھوگ ہی کے لئے آتے ہیں۔ اِس لئے سؤپن، جاگرت اور نیند وغیرہ کی اَوستھا میں بھید کا ہونا اور سؤپن میں بھی اِسی جگت ہی کی چیزوں کا نظر آنا تو اِسی صداقت کو تقویت بخشتا ہے کہ دُنیا کا وجود واقعی ہے اور اِس سچائی میں شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

"برہم ہی واحد سچ ہے اور دُنیا وہم ہے"
یہ عقیدہ غلط ہے

وتس بولے" وہ لوگ کہتے ہیں کہ صرف برہم ہی کا وجود اصلی ہے اور یہ دنیا بھی برہم ہی ہے"۔

بھگوان بولے:" وہ لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں کہ" نہ صرف یہ دُنیا بلکہ آتما اور پرماتما بھی برہم ہیں، برہم کے سِوا دوسرا کچھ ہے ہی نہیں"۔ مگر میں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ برہم اچیتن اکھنڈ جیوتی تتو ہے جو کہ اِس اِنسانی دُنیا میں ہے ہی نہیں بلکہ برہم لوک میں ہر جائی ہے۔ لہٰذا یہ دُنیا برہم نہیں ہے، نہ ہی آتما برہم ہے۔

وتسو! اُن لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر صرف برہم ہی ستیہ ہے اور دُنیا ہے ہی نہیں تب تو یہ لوگ جس "بھرم"[1] کا نام لیتے ہیں وہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ بھرم ہونے کے لئے بھی تو دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ سانپ اور رسّی کی مثال جو وہ دیتے ہیں اُس پر بھی غور کرنے پر آپ اِسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ بھرم کے لئے ضروری ہے کہ سانپ اور رسّی دونوں ہی کا وجود اِس دنیا میں ہو۔ اگر سانپ نام کی کوئی چیز ہو ہی نہ تو رسّی کو دیکھ کر کبھی سانپ کا خیال ہی نہیں آ سکتا۔ سانپ ایک حقیقی چیز ہے اور اُسے اِنسان نے دیکھا یا سُنا بھی ہے۔ تبھی رسّی دیکھنے پر وہ اُس کو سانپ سمجھنے کی بھول کر سکتا ہے۔ اِسی طرح رسّی کا بھی وجود ہے ورنہ کبھی کوئی انسان سانپ کو رسّی سمجھنے کی بھول ہی نہ کر سکتا۔

لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ دُنیا اور برہم دو[2] الگ الگ حقیقتیں ہیں۔ اگر اِنسان ایک کو دوسرے کے ساتھ خلط ملط کرتا ہے تو یہ امکان ہی ثبوت ہے کہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

اور پھر برہم بے شکل، بے اوصاف، کبھی نہ بدلنے والا جیوتی تتو ہے جب کہ جگت پانچ تتوؤں پر مشتمل شکل بدلنے والا یعنی ست، رج، تم کے ماتحت ہے"۔

"سَروم کھلوِ ادم برہم" یہ اِعتقاد سراسر غلط ہے

وتس بولے:" کئی لوگ ایسا مانتے ہیں کہ جیسے پانی ہی برف، بھاپ اور بادلوں وغیرہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے ویسے ہی برہم نے بھی پانچوں تتوؤں کی شکل لے رکھی ہے۔ اِس اِعتقاد والے لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے کہ یہ جگت برہم ہی کا گوناگوں ظہور نہیں ہے؟"

بھگوان بولے:" پانی بھی بھاپ یا بادل تبھی بنتا ہے جب اُس کے ساتھ اگنی نام کا دوسرا تتو ملے۔ اگر دُنیا میں محض پانی ہی ایک تتو ہو تو بھاپ بن ہی نہیں سکتی۔ اگر بھاپ کے ساتھ ہوا نہ ملے تو بادل بھی نہیں بن سکتا۔ لہٰذا اگر ایک برہم تتو ہی ستیہ ہے تو جگت بنا کیسے؟ جگت تو دوسرے تتوؤں جل، وایو، اگنی وغیرہ سے بنا ہے اور برہم الگ مہا تتو ہے، اکھنڈ جیوتی ہے اور روحوں کے رہنے کے لئے ست سناتن دھام کا کام دیتا ہے۔

وتسو! برہم تو سبھی مادی تتوؤں سے یہاں تک کہ آکاش سے بھی پار برہم لوک میں ہے جہاں کہ اِس دُنیا کے تتو پہنچ ہی نہیں سکتے اور سورج کی روشنی بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اِس لئے غلط فہمی پھیلانے والوں کو سمجھانا چاہیئے کہ برہم کی تو دُنیا ہی اِنسانی دنیا سے الگ ہے۔

---

[1] گمان، دھوکہ

منش آتما لیپ اور وِکھشیپ سے نیاری نہیں ہے

وہ اکرتا اور ابھوگتا بھی نہیں ہے

پرم پوتر پرم پِتا پرماتما کہتے ہیں :-

لاڈلے وتسو! میرے ساتھ (یعنی پرم پوتر پرماتما کے ساتھ) یوگ میں استھتی حاصل کرنے کے لئے بھوجن، چال چلن، ویوہار اور وچار وغیرہ کی پاکیزگی بالکل ضروری ہے کیونکہ وِکار ہی منش آتما کو مجھ سے دُور ہٹاتے ہیں اور انسانی روح کے یوگ میں خلل ڈالتے ہیں۔ اب نِروِکار نا یعنی کام، کرودھ، لوبھ، موہ وغیرہ سے نجات تبھی مل سکتی ہے جبکہ منش کو یہ دھیان رہے کہ وِکار آتما کے دشمن ہیں یعنی آتما اِس میں پھنس، لپت ہو گئی تو اسے دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔ لیکن آج سنسار میں اِس اُلٹے مت کا پرچار ہے کہ "انسانی رُوح لیپ اور وِکھشیپ سے نیاری ہے اور اکرتا اور ابھوگتا بھی ہے"۔ اِس جھوٹے مت کے نتیجے کے طور پر منش آتمائیں اپنے بھوجن وغیرہ کی ساتوِکتا سے ہٹ کر میری حصولیت سے بھی کوسوں دُور چلی گئی ہیں۔

انسانی رُوح خود ہی "کرتا" اور خود ہی "بھوگتا" ہے

پیارے وتسو! یہ تو میں نے آپ کو پہلے ہی سمجھایا ہے کہ مَن اور بُدھی آتما سے الگ نہیں ہے بلکہ آتما کے اپنے سارے پارٹ کے انادی سنسکاروں، سمرتیوں، سنکلپوں، صفتوں کا ہی نام ہیں۔ لیکن انسانی رُوحوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ (۱) یہ سرشٹی ایک وِراٹ ناٹک سٹیج ہے۔ (۲) آتما خود ہی ایکٹر یعنی کرتا ہے اور (۳) مَن اور بُدھی خود آتما میں سمائے ہوئے (Merged) پارٹ کی سمرِتی کا نام ہے اور (۴) کہ آتما خود ہی "بھوگتا ہے۔

وتسو! جب آتما پرلوک میں ہوتی ہے تب وہ کرم کے بغیر (Actionless) یعنی "اکرتا" ہوتی ہے کیونکہ انسانی دُنیا سے دُور پرلوک میں تو وہ جِسم سے یعنی اعضاء سے مُبرّا ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ انسانی دُنیا میں آتی ہے تب وہ "کرتا" ہوتی ہے۔ جیسے کوئی گراموفون ریکارڈ تھالی سے اُتار دیا جانے پر آواز نہیں دیتا لیکن تھالی پر چڑھائے جاتے پر اور سوئی لگانے پر گانے کی آواز دیتا ہے، ویسے ہی آتما پرلوک میں تو آواز اور کرموں سے نیاری ہے لیکن زمین پر آکر کرموں کو وِیکت کرتی ہے۔ جس طرح بیج بوئے جانے سے پہلے نِش کریہ (Actionless, निष्क्रिय) ہوتا ہے لیکن جب اُسے زمین میں بویا جاتا ہے تب وہ وِیکت ہوتا ہے۔ اِس طرح آتما کے بھی اپنے پارٹ کے سارے سنسکار پرلوک میں اَوِیکت اوستھا میں ہیں۔ لیکن جب آتما اِس دُنیا میں جسمانی اعضاء دھارن کر لیتی ہے تبھی اُس کے سنسکار وِیکت ہوتے ہیں اور آتما "کرتا" ہوتی ہے۔

بچّو! جو "کرتا" ہے وہ اپنے کرموں کی پرالبدھ کا "بھوگتا بھی ضرور ہی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی انسان یہ کہتا ہے کہ کرموں کا "کرتا" اور سُکھ دُکھ کا "بھوگتا" جسم ہے یا مادّہ کا بنا ہُوا من (لوگ من کو پانچ تتوّ کا بنا ہُوا مانتے ہیں۔ لیکن اصل میں

۱؎ آلودگی، کرموں کا اثر ۲؎ خلل، کام، کرودھ، لوبھ، موہ وغیرہ کی طرف سے من کی شانتی اور پاکیزگی میں رُکاوٹیں ۳؎ برتر، بری ۴؎ ساکن اور قائم ۵؎ عیب و ثواب سے و دُکھ سُکھ سے بری ۶؎ قیام استحکام ۷؎ من کے عیب ۸؎ پاکیزگی ۹؎ پوترتا، راستی ۱۰؎ متحرک۔ عامل ۱۱؎ اثر انداز ۱۲؎ بے حرکت ۱۳؎ ظہور پذیر

من کوئی مادہ کی چیز نہیں ہے) ہے تو وہ بھول کرتا ہے۔ دراصل سُکھ دُکھ کا احساس آتما کو ہوتا ہے اور خود آتما ہی دُکھ سے نجات یعنی موکھش کی خواہش رکھتی ہے۔ سدا کال کے لئے اکرتا اور ابھوگتا تو صرف مَیں پرماتما ہی ہُوں۔

لیپ اور وِکھشیپ آتما کو لگتا ہے

عزیزو! جبکہ آتما خود ہی "کرتا" ہے تو صاف ظاہر ہے کہ کرموں کی اچھائی یا بُرائی کا لیپ بھی آتما پر ہی لگتا ہے۔ آتماؤں کے ہی لِپت[1] ہوجانے کی وجہ سے کسی کو پاپ آتما، دُر آتما، "آسُری آتما" اور دوسرے کسی کو مہاتما، پُنیہ آتما[2] یا دھرماتما کہا جاتا ہے۔

سنشیہ[3] یا نشچیہ[4] بھی آتما ہی کو ہوتا ہے، سمرِتی لبدھا[5]، سمرِتی بھرشٹ[6] بھی آتما ہی ہو جاتی ہے۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ سمرِتی کی صفت اور نشچیہ کا گُن یعنی بُدّھی خود آتما کا ہی خاصہ ہے "دیہہ ابھیمانی" اور "دیہی ابھیمانی" رُوح ہی ہے نہ کہ کوئی پانچ تتوّوں سے بنا ہُوا مَن۔ لہٰذا "دیہہ ابھیمانی" اور "سنشیہ بُدّھی" ہوکر بُرے کرم کرنے والی بھی آتما خود ہی ہے اور "دیہی ابھیمانی" ہوکر اور نشچیہ بُدّھی ہوکر اچھّا کرم کرنے والی بھی آتما ہی خود ہے۔ اِس وجہ سے ہی کہا گیا ہے کہ "آتما اپنا دُشمن بھی خود اور اپنا دوست بھی خود ہے"۔ ظاہر ہے کہ "بھوگتا" بھی آتما خود ہی ہے اور "کرتا" بھی خود ہی ہے اور جو "کرتا" اور "بھوگتا" ہے لیپ اور وِکھشیپ بھی اُس کو ہی لگتا ہے یہ راز نواز خود ثابت ہے۔

وِتسوا یئں نے دِویہ درشٹی کا عطیہ دے کر کئی بار انسانی رُوحوں کا جو دیدار کرایا ہے اُس کے ذریعہ آپ نے دیکھا بھی ہے کہ کئی انسانی رُوحیں اپنے پاپ کرموں کے نتیجہ کے طور پر زیادہ میلی اور کالی، کئی اُن سبھی سے زیادہ کالی اور دھندلی اور کئی تو چمک دار روشنی والی، صاف اور پُرکشش اور مُدھر ہوتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پاپ اور پُنیہ کا لیپ اور چھاپ آتما ہی کو لگتا ہے، مَن آورن اور وِکھشیپ، ان تینوں سے آتما خود ہی اثر انداز ہوتی ہے۔

آج ساری دُنیا ناپاک ہے، نام نہاد جگت گورو بھی پتِت ہیں پرماتما ہی صرف سچّا گورو ہے

موجودہ زمانہ کو کلجگ کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں سبھی منُش آتمائیں اپوتر یعنی ناپاک ہیں۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ جنہیں مہاتما کہا جاتا ہے وہ بھی مکمل پوتر نہیں ہیں۔ خود مہاتما لوگوں کو بھی اس حقیقت کا احساس ہے کہ اُن پر پچھلے بہت جنموں کے وِکرموں کا بوجھ (میل) ہے تبھی تو وہ کُمبھ کے موقع پر گنگا یا ترویَنی پر اس خیال سے جاتے ہیں کہ "پوتر اشنان[7]" کر کے وہ اپنے پاپوں کی غلاظت کو دھو سکیں۔ اِس وضاحت کے پیشِ نظر، اب خیال کیجیئے کہ کیا اُن لوگوں کا "جگت گورو، مہا منڈلیشور یا مہاتما" وغیرہ لقب اختیار کرنا ایک بہت بڑا ڈھونگ نہیں؟ نیز اُن کا ایک طرف یہ کہنا کہ آتما لیپ اور وِکھشیپ سے نیاری ہے اور دوسری طرف گنگا وغیرہ میں اس غرض سے اشنان کرنا کہ رُوحانی پاکیزگی حاصل ہوجائے۔ یہ بقول "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" نہیں ہے؟ کیا یہ بات سو فیصدی سچّی نہیں کہ اصل میں جگت گورو یا مہا منڈلیشور ایک پرماتما ہی ہیں جو کہ جگت کے پِتا اور اس منڈل کے مالک ہیں؟ کیا یہ بات درست نہیں کہ ست جُگ اور تریتا جُگ کے ستو پردھان منُش جنہیں مکمل پوترتا کی وجہ سے دیوتا کہا جاتا ہے اور جن ہی کی مورتیوں کی مندروں میں استھاپنا بھی ہوئی ہے۔ وہ ہی درحقیقت مہاتما تھے؟

نیز کیا پانی کی گنگا سے رُوحانی پاکیزگی حاصل ہونا ممکن ہے؟ کیا وہ گنگا گیان گنگا ہی نہیں تھی جو کہ پرماتما شو نے برہما کے ذریعہ اس عالم میں بہائی تاکہ منش آتمائیں گیان اشنان کر کے پوتر ہوں؟ کیا اصلی کُمبھ وہ گیان کُنبھ نہیں جو کہ سنگم یُگ میں پرماتما نے سرسوتی وغیرہ ماتاؤں کو دیا تھا۔

[1] اثر پذیر، مغلوب العیب [2] پاک رُوح [3] شک و شبہ [4] یقین، پہچان [5] حق شناس، پرماتما کی یاد میں قائم [6] پرماتما کو بھولا ہُوا۔ [7] غسل

من، بُدّھی اور چِت منُش آتما سے الگ نہیں ہیں

گیتا کے بھگوان کہتے ہیں :-

"وتسو! اِس سرِشٹی رُوپی ناٹک میں من اور بُدّھی کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ جیسا من ہوتا ہے ویسے ہی منُش کی اَوستھا ہوتی ہے، ویسے ہی وہ کرم کرتا ہے اور اُن کرموں کے مطابق ہی وہ پھل بھوگتا ہے۔ لہٰذا من اور بُدّھی کو جاننا بھی لازمی ہے، کیونکہ گیان کا مقصد ہی بُدّھی کو شکتیمان بنا کر من کو پوتر کرنا ہے اور یوگ کا مُدّعا ہی بُدّھی کی لگن پرماتما سے لگا کر، آتما کو دویہ گُنوں سے سجاتا ہے۔

من اور بُدّھی کیا ہیں

وتسو! اصل میں من اور بُدّھی آتما سے الگ کوئی سُوکھشم آلات (اندریاں) نہیں ہیں، بلکہ خود آتما ہی کی مختلف قوتیں یا قابلیتیں ہیں۔ آتما کی ارادہ، خواہش، تصوّر، سنکلپ وغیرہ کی جو قابلیتیں ہیں اُنہیں "من" کہتے ہیں۔ اِسی طرح آتما کی جو سوچنے بچارنے، سمجھنے بُوجھنے، جھوٹ اور سچ میں اِمتیاز کرنے وغیرہ کی جو قابلیتیں یا قوتیں ہیں اُنہیں بُدّھی کہتے ہیں۔ لیکن اِس حقیقت سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے بیشتر لوگ سمجھتے ہیں کہ من اور بُدّھی آتما سے الگ، پرکرتی کے بنے ہوئے کوئی سُوکھشم آلۂ کار ہیں۔ مگر اصلیت یہ ہے کہ من، بُدّھی، سنسکار وغیرہ خود آتما ہی کی انادی قابلیتیں ہیں جن ہی کے ذریعہ آتما اِس سرِشٹی رُوپی سٹیج پر اپنا پارٹ ادا کرتی ہے۔ اِس سچائی کی وضاحت کے لئے منُش کے جنم مرن کے سلسلہ پر غور کیجئے۔

انادی آتما کے سنسکار انادی ہونے سے ثابت ہے کہ من آتما سے الگ نہیں ہے

منُش کا ہر ایک جنم پچھلے کئی جنموں کے سنسکاروں ہی کے آدھار پر ہوتا ہے۔ کہاوت مشہور ہے کہ مرتے وقت منُش کی جیسی ورِتی[1] یا متی[2] ہوتی ہے یعنی جیسے اُس کے گذشتہ جنموں کے سنسکاروں سے بنے ہوئے رُجحانات ہوتے ہیں ویسا ہی اُس کا جنم ہوتا ہے: ویسے ہی اُس کی گتی[3] ہوتی ہے۔ اِس طرح ہر ایک جنم پچھلے کئی جنموں کے سنسکاروں کے آدھار پر ہوا ہونے سے اگر آپ پچھلے، اُس سے بھی پچھلے اور اِس طرح پچھلے پچھلے جنموں پر غور کرتے جائیں تو اِس سلسلے کا کوئی انت نہ ہوگا۔ بلکہ بالآخر آپ آتما کے پرم دھام سے اِس سرِشٹی اسٹیج پر اُترنے کے وقت تک پہنچیں گے کیونکہ آتما پہلے پہل اویکت[4] اَوستھا میں آکاش تتو کے پار، پرلوک کی نِواسی ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آتما جب پرلوک سے (پہلی بار) آکر کوئی جسم لیتی ہے، تو وہ کس آدھار پر لیتی ہے؟ اِس بارے میں واضح رہے کہ منُش آتمائیں پرلوک سے بھی اپنے سُوبھاو کے مطابق آکر پہلا جسم لیتی ہیں کیونکہ کلپ کے آخر میں اگرچہ وہ وِکرموں کے بندھن سے مُکت ہو جاتی ہیں اور پرم دھام میں نِرسنکلپ اَوستھا میں رہتی ہیں تاہم اُن کا اپنا اپنا الگ الگ سُوبھاو[5] رہتا ہی ہے۔ لہٰذا یاد رہے کہ ہر ایک آتما کا اپنا انادی سُوبھاو، سنسکار، سمجھ وغیرہ بھی انادی کال سے انادی آتمائیں ہی ہیں جو کہ سرِشٹی اسٹیج پر آنے کے وقت سے لے کر ہر جنم میں پچھلے جنم کے مقابلے میں بدلتے رہتے ہیں اور کلپ کے آخر میں پھر ہُوبہو کلپ کے آغاز کے سنسکاروں کے مطابق اور منطبق ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا وہ انادی ہیں اور اوِناشی بھی ہیں۔ اِس سے ثابت ہے کہ اگرچہ نِروان اَوستھا میں من بُدّھی وغیرہ بے شک لین تو ہوتے ہیں لیکن اُن کی ہستی کا نہ تو کبھی وِناش ہوتا ہے اور نہ ہی وہ اوِناشی آتما سے کوئی الگ چیز ہیں۔

---

[1] من کا بہاؤ یا جھکاؤ [2] بُدّھی، عقیدہ، خیالات [3] بے جسم حالت [4] اپنے سنسکار، ذہنی میلانات [5] حصولی نتیجہ

من اور بدّھی آتما کے پارٹ ہی کی یادداشت (سمرتی) ہیں

ونسو! منش جو ناٹک بناتے ہیں، اُن کی مثال لیجئے۔ اُس ناٹک میں اسٹیج پر آنے سے پہلے ہی ہر ایک ایکٹر میں اپنے پارٹ کی سمرتی، لین[1] اوستھا میں ہوتی ہے۔ جب وہ ایکٹر اسٹیج پر جاتا ہے تب سے لے کر اُس کی وہ سمرتی[2]، سلسلہ وار پارٹ کی نوندھ[3] کے مطابق ویکت (Emerge) ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح منش آتما روپی ایکٹر میں بھی، اِس سرشٹی روپی اسٹیج پر کے اپنے پارٹ کی سنبھاؤنائیں[4] یوگتائیں[5]، سنسکار یا سنکلپ لین اوستھا میں (Merged) ہوتے ہی ہیں۔ زمین روپی اسٹیج پر جسم روپی کپڑے پہن کر آتما وقت کے مطابق اُنہیں ایکٹ میں لاتی جاتی ہے۔ اُنہی سنکلپوں اور سنسکاروں کا نام من ہے چنانچہ من کو آتما سے الگ ماننا بھول ہے۔ اِس راز کو ایک دوسری مثال سے بھی واضح کیا جا سکتا ہے:-

جیسے ہر ایک بیج میں اپنی ساری اِرتقا کی قوتیں پہلے سے ہی مخفی ہوتی ہیں اور زمین میں بوئے جانے کے وقت سے لے کر واتاورن[6] اور پرستھتیوں[7] کے مطابق بیدار ہو کر ویکت ہوتی رہتی ہیں، ویسے ہی ہر ایک آتما روپی بیج میں بھی اِس سرشٹی میں اپنے اپنے جنم جنم روپی وِکاس[8] کے سارے سنکلپ، سنسکار اور صفتیں جاگتے جاتے ہیں اور کرموں کے روپ میں ویکت ہوتے جاتے ہیں۔ اوپر کے درِشٹانتوں سے ثابت ہے کہ من، بدّھی وغیرہ آتما سے کوئی الگ آلہ نہیں ہیں بلکہ اُس کے سارے پارٹ کے انادی سنسکاروں ہی کے نام ہیں لیکن جو لوگ آتما کے اِس طرح کے آواگمن اور لوک پرلوک گمن کے راز کو نہیں جانتے اُنہیں اِس حقیقت کا علم نہیں ہے۔"

من اور بدّھی آتما سے کوئی الگ اعضاء نہیں ہیں

ونس بولے: "بہت لوگ کہتے ہیں کہ من اور بدّھی کوئی سوکھشم اور مادی آلہ جات ہیں اور آتما کے نِروان چلے جانے پر آتما سے جدا ہو جاتے ہیں۔"

بھگوان بولے: "غور کیجئے کہ اگر سنکلپ، وچار، سمرتی، دھارنا وغیرہ سوکھشم پانچ تتّوؤں سے بنے ہوئے سوکھشم اندرونی آلہ جات ہیں تو پھر آتما کی چیتنا کیا چیز ہے؟ جڑ پرکرتی میں وچار کرنے اور سوچنے کی طاقت کیسے آ سکتی ہے؟ لہٰذا جیسے مجھ سرو شکتیمان کی شکتی مجھ سے الگ، کوئی مادی چیز نہیں ہے، اُسی طرح مجھ بدّھیمان کی بدّھی بھی مجھ سے کوئی الگ، مادی شئے نہیں ہے۔ جیسے مجھ گیان کے ساگر کی بدّھی مجھ سے جدا نہیں ہے، ویسے ہی آتماؤں کی بدّھی بھی آتماؤں سے جدا نہیں ہے یعنی پانچ تتّوؤں کی بنی ہوئی چیز نہیں ہے۔ من اور بدّھی ہی تو آتما کی آتمیتا[9] ہیں۔ اِن ہی کی بدولت تو آتما کی ہستی جڑ چیزوں سے جداگانہ ظاہر ہوتی ہے۔ خود آتما ہی میں تو اپنی ذات کا شعور اور اپنی سمرتی یا انوبھوتی[10] یا اہنکار[11] ہے۔ وہ دیہہ اہنکار ہو یا دیہی ابھیمان ہو یعنی آتما جہالت کی وجہ سے خود کو جسم تصور کرے یا آتما ہی، وہ بات الگ ہے۔

دِوّیہ[12] بدّھی کوئی دِوّیہ پرکرتی کی چیز نہیں ہے

ونسو! سبھی آستک لوگ مانتے ہیں کہ مَیں (پرماتما) دِوّیہ بدّھی کا داتا ہوں۔ بھگت لوگ مجھ سے دِوّیہ بدّھی کا وردان بھی مانگتے ہیں۔ اب اگر بدّھی کو پرکرتی کی چیز مانا جائے تو اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مجھ سے کوئی دِوّیہ پرکرتی مانگتے ہیں۔ یہ بات یوں تو ہے ہی نہیں۔ لیکن اصلیت تو یہ ہے کہ بدّھی "سمجھ" یا "گیان" ہی کا دوسرا نام ہے۔ مَیں خود گیان کا ساگر یا گیان سروپ یا پرم بدّھیمان ہوں۔ لہٰذا مَیں دِوّیہ بدّھی کا داتا اِس لئے کہا جاتا ہوں کہ مَیں سروتم گیان دیتا اور سمجھنے کی طاقت بخشتا ہوں اور غلط و درست میں امتیاز کرنے کی شکتی عطا کرتا ہوں۔ اگر بدّھی پرکرتی کی کوئی چیز ہوتی تو مجھے "بدّھی والوں کی بدّھی" نہ کہا جاتا۔ اصل میں بدّھی تو گیان اور سمجھ ہی کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ بدّھیمانوں کی بدّھی کا مطلب یہ ہے کہ میں بدّھی کو پریر سکتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ بدّھی یا من آتما سے الگ نہیں ہیں بلکہ من اور بدّھی کے دِوّیہ ہونے سے ہی منش آتما دیو آتما بن جاتا ہے اور اُن کے آسُری بننے سے ہی اسُر آتما بن جاتا ہے۔"

---

[1] مخفی حالت میں [2] یادداشت [3] تعین [4] ممکنات [5] قابلیتیں [6] آب و ہوا [7] حالات [8] اِرتقا [9] روح کی روحانیت [10] اِحساس [11] "میں ہوں" کا اِحساس [12] عقلِ سلیم

پرماتما کے اَوترن کی ضرورت

پرم پتا پرماتما کہتے ہیں :-

"عزیزو! کلجگ کے آخر میں سبھی انسان اگیانی ، دیہہ ابھیمانی اور بھوگی ہوتے ہیں۔ اِس لئے اُن کے سبھی کرم وِکرم[1] ہوجاتے ہیں۔ تب اُن کو دیہی نشچہ[2] بنانے کے لئے کوئی دیہہ بھان[3] سے نیاری اور سمپورن[4] گیان وان ہی آتما چاہیئے جو کہ پرتھوی پر آکر جسم دھارن کر کے عمدہ ترین کرم کرنا سِکھائے تاکہ انسان اُسے دیکھ کر ویسے ہی دیہی نشچہ ساکھشی[5] اور ایک رس[6] بن سکیں ۔

پیارے بچّو! ایسی حالت میں کرموں کی پُراسرار گتی کو جاننے والے مجھ دھرم راج پرماتما کو آکر جسم انسانی اختیار کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ دوَاپر یُگ میں لکھی گئی بھگوت گیتا میں بھی میرے مہاواکیہ ہیں کہ " اگرچہ تینوں لوکوں میں مجھے کچھ بھی غیر میسّر نہیں ہے تاہم مفادِ عامہ کے پیشِ نظر اعلیٰ کرموں کا نمونہ پیش کرنے کے لئے نیز مثال قائم کرنے کے لئے مجھے جنم لینا پڑتا ہے اور کرم بھی کرنے پڑتے ہیں ۔"

کلجگ کو بدل کر ست یُگ لانے کے لئے پرماتما کا آنا ضروری

وتسو ! یُگوں کے چکّر پر غور کرنے سے میرے اَوترن کی ضرورت صاف اور واضح ہوجائے گی (چکّر کی تصویر صفحہ نمبر ۷ پر دیکھیئے) چکّر سے ظاہر ہے کہ کلجگ کے انت میں سبھی منش آتمائیں مایا کے بس میں ہوجاتی ہیں ۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ اگر میں کلجگ کے آخیر میں گیان ، یوگ اور اعلیٰ کرم نہ سکھلاؤں تو ست یُگ کی بنیاد یعنی ستوگنی سرشٹی کا آغاز کون کرے ؟ لہٰذا سچّا گیان ، سچّا یوگ اور سچّا کرم سکھلانے کے لئے آسُری دُنیا کو دیوتائی بنانے کے لئے اور سچّا آدی سناتن دھرم قائم کرنے کے لئے مجھ ستیہ سروپ[7] پرماتما کو خود ہی آنا پڑتا ہے تبھی میرے وسیلے سے قائم شدہ یُگ کا نام "ست یُگ" پڑتا ہے ۔

وتسو ! یہ تو مشہور ہے کہ ایشوری گیان کے ذریعہ اِنسان نر سے نارائن بنتا ہے مگر گیان دینے والا تو نر اور نارائن دونوں سے بلند پایہ ہی ہونا چاہیئے نا ؟ اِن دونوں سے اونچا و نیز گیان کا ساگر تو صرف مَیں ہی ہوں ۔ کسی نر کو ڈاکٹر یا بیرسٹر بنا سکنے والے اِنسان تو دُنیا بھر میں ہیں مگر نر کو شری نارائن یا تریتی رام بنانے والا تو ایک مَیں آنجہانی ہستی ہی ہوں ۔ اِس لئے ایشوری گرتویہ[8] کرنے کے واسطے خود مجھے رالیشور ہی کو اِس دُنیا میں آنا پڑتا ہے ۔

گیان دینے اور عملی زندگی کے ذریعہ اعلیٰ کرم سِکھانے کے لئے جنم لینا ضروری ہے

وتسو ! کئی لوگ کہتے ہیں کہ پرماتما کو آنے کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ تو پریرنا[9] سے تمام دُنیا کو نیک و پاک بنا سکتا ہے ؟ آپ ایسے لوگوں کو سمجھائیں کہ دھرم گلانی کے وقت سبھی اِنسان یوگ بھرشٹ یعنی بھوگی ہوتے ہیں ۔ چنانچہ جب اُن کی یوگ رُوپی تار ہی ٹوٹی ہوئی ہوتی ہے تب بھلا پریرنا سے تمام گیان کیسے سمجھایا جاسکتا ہے ؟

وتسو ! اِنسانوں کے یوگ بھرشٹ اور دیہہ ابھیمانی ہوجانے کی وجہ سے ہی تو گیان اور یوگ سکھلانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

---

[1] پاپ ، گناہ [2] "میں آتما ہوں" یہ یقین اور یاد ، خود آگاہی کی حالت ، شناسئی ذاتِ حق [3] احساسِ جسم [4] مرشدِ کامل ، عالمِ کامل [5] تماشائی ، غیر وابستہ [6] کیفیتِ یکسانیت میں قائم ہونا [7] کرموں اور اُن کے نتائج کا گیان ۔ [8] ذاتِ حق [9] فرضِ منصبی ادا کرنے کیلئے [10] الہام ، وحی ۔

اگر یوگ کی تاٹر برقرار ہو اور مُنش میری پریرنا کو پکڑ سکیں تو اُن کے اعمال ہی دیہہ ابھیمان پر کیوں مبنی ہوں؟ ظاہر ہے کہ وہ میری پریرنا کو نہیں پکڑ سکتے۔ چنانچہ جب تک مَیں اوتار نہ لوں تب تک وہ صحیح معنوں میں روح شناس یوگی اور پاک اعمال والے نہیں بن سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے اِس میدانِ عمل میں آنا پڑتا ہے، جسم لینا پڑتا ہے اور کرم اِندریاں اپنانی پڑتی ہیں۔

پرماتما کے ساکار ہونے کی ضرورت کے ثبوت

بچو! مَیں گیان کا ساگر، شانتی کا ساگر، آنند کا ساگر، پریم کا ساگر ہوں۔ میرے اِن اوصاف کا انسانوں کو تب ہی انوبھو اور فائدہ ہو سکتا ہے جب مَیں پرم دھام سے آکر ساکار بنوں اور اِن اوصاف کا استعمال کروں۔ لہٰذا جب اشانتی ہو تو شانتی استھاپن کرنے کے لئے اور جب اگیان ہو تو گیان دینے کے لئے یا جب سبھی کی عقل پتھر کی مانند ہو جائے تو اُسے پارس بنانے کے لئے مجھ پارس ناتھ کو ساکار ہونا پڑتا ہے۔ جب دیوتا دھرم تقریباً غائب ہو جاتا ہے تو گُناہگار انسانوں کو دیوتا بنانے کے لئے، جب سارا سنسار وِشے ساگر بن جاتا ہے، تب گیان امرت پلانے کے لئے اور امردھام میں لے جانے کے لئے مجھ "امر ناتھ" "پارس ناتھ" گیان کے ساگر، شانتی کے ساگر، سرو شکتیمان" دیوں کے دیو کو اِنسانی جسم لینا پڑتا ہے۔ تبھی تو میرے سبھی گُن واچک اور کرتویہ واچک نام بامعنی ہوتے ہیں۔ میرے یہ اتنے گُن واچک نام ہی اِس بات کا ثبوت ہیں کہ مَیں روحِ اِنسانی کو امر، پارس، شانت، شکتی شالی اور دیوتا بنانے کے لئے ہی جسم دھارن کرتا ہوں اور کرم بھی کرتا ہوں۔"

پرماتما کا دِویہ جنم

بھگوان کہتے ہیں:-

"پیارے بچو! دُکھ کے وقت "اے میرے پربھو" "اے پتا پرمیشور"، "اے مولا"، "او سویٹ گاڈ فادر (O Sweet God-Father!)" یہ الفاظ ہر ایک انسان کے مُنہ سے بے ساختہ طور سے نکلتے ہیں کیونکہ ظاہرہ یا باطن طور پر ہر فرد و بشر کے دِل پر اِس سچائی کی چھاپ لگی ہوئی ہے کہ جب اِنسان پریشانی اور آہ و زاری کی حالت میں ہوتے ہیں تب مَیں پرلوکِک پتا اُن کی بھلائی کے لئے خود "اوترت" ہوتا ہوں۔

میرا جنم نرالا ہے

عزیزو! جیسے سبھی اِنسانی آتمائیں پرم دھام سے اپنے اپنے مقررہ وقت پر، اِس دُنیا کی اسٹیج پر اپنا اپنا پارٹ ادا کرنے آتی ہیں، ویسے ہی مَیں بھی ایک خاص وقت پر اِس لیلا دھام میں آتا ہوں اور اپنے الہٰی فرائض سرانجام دیتا ہوں۔ مگر چونکہ مَیں سبھی آتماؤں سے نرالا ہوں اِس لئے میرا جنم بھی الوکِک اور دِویہ ہے۔ مَیں عام انسانوں کی طرح جنم نہیں لیتا۔ اِنسانی آتمائیں تو اپنے اچھے یا بُرے کرموں کے بندھن کے مطابق ہی کسی خاص خاندان اور سماج میں جنم لیتی ہیں مگر چونکہ مَیں کرموں کے بندھن سے آزاد ہوں اور سبھی اِنسانی آتماؤں کا پرلوکِک پرم پتا بھی ہوں، اِس لئے مَیں اِنسانوں کے بیج سے پیدا نہیں ہوتا۔ اِنسانوں کو تو پیدا ہونے کے بعد پرورش اور تعلیم بھی لینی پڑتی ہے مگر چونکہ میں تو ساری دُنیا کا پتا اور شکشک ہوں اِس لئے

---

۱ رشتہ، تعلق، وصل ۲ متصرف ۳ آلات ہونا پڑتا ہے یعنی بر ہما کے مکھ کو استعمال کرنا پڑتا ہے ۳ احساس ۴ باجسم ۵ پاپیوں کی دُنیا ۶ وصفی نام ۷ ایسا نام جس سے موسوم کے کرموں کا پتہ چلے ۸ طاقت ور ۹ غیر معمولی، نرالا، اعلیٰ اور انسان کے جنم سے بالاتر

میرا جنم کسی ماتا کے گربھ[1] سے نہیں ہوتا، نہ ہی میرا کوئی شکھشک گرو اور پتا ہوتا ہے۔ اِس طرح سے میرا جنم سبھی انسانوں سے نرالا ہے۔

برہما کے تن میں پرویشتا ہی میرا دِویہ جنم ہے

وتسو! میں پرکرتی کے ماتحت نہیں ہوتا۔ میں یوگیشور تو کلجگ کے آخر میں اپنے پرم دھام سے اَوترت ہو کر ایک بزرگ اور دیرینہ سال مَنُش کے تن میں داخل ہوتا ہوں جب کہ وہ مَنُش اپنے چوراسیویں جنم کو گذار رہا ہوتا ہے۔ میری اِس قسم کی پرویشتا[2] کو پرکایا پرویش[3] کہا جاتا ہے۔ آپ نے سُنا ہوگا کہ کسی مرے ہوئے شخص کی آتما آواہن[4] ہونے پر کسی برہمن یا کسی اور شخص کے تن میں پرویش کرتی ہے۔ کبھی کبھی ناپاک آتما (بھُوت) بھی کسی دوسرے انسان کے تن میں پرویش ہو کر اُسے اپنے بس میں کر لیتی ہے۔ دُواپر یُگ میں میں نے کسی کسی یوگی کو بھی یہ سِدھی[5] پردان کی تھی جس سے کہ اُس کی آتما کسی دوسرے شخص کے تن میں پرویش ہو سکتی تھی۔ اُسی طرح سے میں گیان سروپ پرماتما بھی ساکار انسانوں کو "رچتا اور رچنا کا گیان" سُنانے کے لئے ایک بوڑھے انسان کے تن میں پرویش کرتا ہوں۔ تب جیسے لوکک گرو اپنے سنیاس[6] گُنندہ شاگردوں کا لوکک[7] نام بدل کر اُسے مرجیوا جنم کا نام دیتے ہیں، ویسے ہی میں اوناشی گرو پرماتما بھی اُس بزرگ انسان کا جسمانی جنم کے وقت کا نام بدل کر اب مرجیوا[8] جنم کا نام "برہما" رکھتا ہوں۔ اِسی لئے مشہور ہے کہ "برہما کے ذریعہ سے پرماتما نے گیان یگیہ استھاپت کیا، نئی دُنیا رچی اور کرم وِدھان[9] سکھایا"۔

ساکار برہما اور برہمنوں کے بارے میں گہرے راز

پیارے وتسو! میرا دِویہ جنم اُس سچّے گیان اور یوگ کی تعلیم دینے کے لئے ہی ہوتا ہے جو کہ بھُولا جا چکا ہوتا ہے۔ اِس لئے برہما کے مُکھ کمل کے ذریعہ میں جنہیں گیان دیتا ہوں اُنہیں بھی یہ ترغیب دیتا ہوں کہ وہ خاص طور سے میرے بھگتوں کو اور عام طور پر بنی نوعِ انسان کو میرا گیان سُناویں اور خود بھی اپنی روزانہ زندگی میں اِس گیان اور یوگ کو عمل میں لاویں۔ جو مرد و عورتیں میرے اِس حکم پر عمل کرتے ہیں یعنی جو لوگ خود برہمچریہ ورت[10] میں رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اِس ورت میں رہنے کے قابل بناتے ہیں نیز خود گیان یگیہ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور اُن سے کرواتے بھی ہیں، جو خود وکاروں کا دان[11] کرتے ہیں اور دیگر لوگوں سے بھی یہ دان کرواتے ہیں، وہ ہی سچّے براہمن اور براہمنیاں کہلانے کے حق دار ہوتے ہیں۔

عزیزو! آپ کو معلوم ہوگا کہ سنیاسی لوگ سنیاس لینے پر اپنے جسمانی رشتہ داروں کی یاد دِل سے نکال کر اپنی زندگی کو روحانی بناتے ہیں اور لوکک گرو سے دوسرا نام بھی حاصل کرتے ہیں۔ اِسی طرح سچّے براہمن و براہمنیاں بھی اپنے سبھی جسمانی رشتہ داروں و تعلقاتیوں کو نیز کلجگی کُل[12] کی وکاری مریادا[13] کو مِتھیا ابھیمان[14] کو بُدھی سے نکال کر ایک میری ہی یاد میں رہتے ہیں۔ چنانچہ میں ایسے سچّے براہمنوں کو فرماں بردار روحانی بچّوں کے طور پر اختیار کرتا ہوں۔ روحانی نقطۂ نگاہ سے اُنہیں میرے "دھرم کے بچّے" کہا جا سکتا ہے۔ برہما کے ذریعہ مرجیوا جنم لینے کی بنا پر اور برہما کے وسیلہ سے دھرم کے بچّے (God-children) بننے کی وجہ سے میں اِن سچّے "براہمنوں" اور "براہمنیوں" کو "برہما کمار" و "برہما کماریاں" نام بھی دیتا ہوں۔ وتسو! اگرچہ اِن براہمنوں اور برہمنیوں

[1] بطن سے [2] داخلہ [3] دوسرے شخص کے جسم میں داخل ہونے کا سدھانت [4] طلبی، بلاوا [5] طاقت [6] گھر بار چھوڑنے والے [7] جسمانی پیدائش کے وقت رکھا ہوا نام [8] مرنے کے بعد جب آتما دوسرا جنم لیتی ہے تو اُسے پرانے جنم کی باتیں اکثر یاد نہیں ہوتیں۔ اسطرح گیان لینے کے بعد بھی آدمی جہالت کے دنوں کے طور و اطوار کو بھلا دیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے۔ اِس نقطۂ نگاہ سے وہ جیتے ہوئے مرتا ہے۔ اِس مرے ہوئے پونر جیون کو مرجیوا جیون کہتے ہیں روایت کے مطابق گیان لینے پر نام دوبارہ رکھا جاتا ہے [9] کرم کا فلسفہ [10] پاکیزہ رہنے کا عہد [11] بُری عادتوں کی قربانی کرتے ہیں [12] خاندان کی [13] بُری روایات [14] جھوٹا ناتہ

میں کچھ ایسے بھی لوگ شامل ہوتے ہیں جو گیان لینے سے پہلے شادی شدہ ہونے کی وجہ سے کام واسنا[۱] کا بھوگ کرتے رہے ہوتے ہیں۔ تاہم برہما کی گود کے روحانی بچّے بننے کے وقت سے لے کر تا زندگی وہ لوگ بھی برہمچریہ ورَت میں رہتے ہیں۔

وتسو! لفظ "کُمار" پوِترتا سے وابستہ ہے۔ لہذا "برہما کُماریاں اور برہما کُمار" نہایت ہی میٹھے و اسمِ بامسمّیٰ ہیں، جنہیں دھارن کرنے سے ہر لمحہ پوِترتا کی یاد و رُوحانی ذمہ داری کا احساس بنا رہ سکتا ہے۔ کُمار لفظ کی یاد سے ہی گویا زندگی میں پاکیزگی کی لہر دوڑ جاتی ہے کیونکہ کُمار اوستھا[۲] میں اِنسان دُنیاوی چالبازیوں و تفرقات سے مُبرّا ہوتا ہے۔

وتسو! جس بزرگ انسان میں میں پرویش کرتا ہوں، وہ خود بھی مجھ سے گیان سُن کر اُسے بخوبی دھارن کرتا ہے اور پھر دوسروں کو بھی سُناتا ہے۔ اِس ناطے سے وہ خود بھی براہمن ہے۔ مگر اُس کے مُکھ[۳] دوارا ابھی براہمنوں کی رچنا ہونے کے باعث اور اُس کی اپنی ہستی سبھی براہمنوں کی نسبت جہان ہونے کی وجہ سے وہ "براہمن ادھی پتی[۴]" یا یگیہ پتا برہما بھی کہلاتا ہے۔ ویسے تو آج بھی مشہور ہے کہ براہمن برہما کے مُکھ سے نکلے، مگر آج اِس راز کے معنے کسی کو بھی پتہ نہیں ہیں۔ آج تو یہ گیان بھی پرایہ لوپ ہے کہ برہما کے مُکھ سے براہمن و براہمنیوں کو جس بزرگ کار پرماتما نے پیدا کیا اُس کا نجی نام اور رُوپ کیا ہے۔

یگیہ پتا برہما اور "برہما دیوتا" میں فرق

پیارے وتسو! جس انسان کے تن میں، مَیں دِویہ پرویش کرتا ہوں، وہ انسان جنم مرن میں آنے والے انسانوں میں سے ہی ایک ہوتا ہے۔ بلکہ اُس انسان نے تو جنم مرن کا پورا چکر بھوگا ہوتا ہے۔ وہ انسانی روح، سرشٹی چکر کے بالکل شروع میں ہی پرلوک سے آکر انسانی چولا لیتی ہے۔ آواگون کے چکر میں وہ سب سے پہلے مکمل پوِترتا، سکھ اور شانتی سے بھرپور پُوجیہ "دیوتا پد" کے اکیس[۲۱] جنم سوریہ ونشی و چندر ونشی شاہی خاندان میں لیتی ہے۔ بعد میں وہ پُجاری راج کُل یا اچھی پرجا میں ۶۳ جنم مُکھ کے لیتی ہے۔

بھگتی کال[۵] کے ۶۳ جنموں میں وہ ہی منش سب سے پہلے مجھ شو کی بھگتی شروع کرتا ہے۔ بعد میں وہی منش جنم جنمانتر شنکر، وشنو، شری لکشمی و شری نارائن، شری سیتا و شری رام وغیرہ کی بھی بڑی شردھا[۶] اور بھاونا سے بھگتی کرتا ہے اور گیتا وغیرہ شاستروں کا روزانہ پاٹھ کرتا ہے اور لوکِک گُروؤں سے بھی شِکھشا لیتا ہے۔ اِس طرح جب اُس کے ۸۴ جنموں کے چکر کا انت آتا ہے اور وہ وشنو کے نمائندہ شری لکشمی و شری نارائن کی بھگتی میں مست رہتا ہے تو مَیں اُسے وِشنو چتربُھج سُروپ کا، بیکنٹھ کا، کلجگی دُنیا کے مہا وناش کا اور اپنے ہزاروں سُورجوں سے بھی زیادہ تیجومیہ جیوتر لنگم رُوپ کا ساکھشاتکار کراتا ہوں اور نر سے نارائن بننے کا وردان[۷] بھی دیتا ہوں۔

آنے والے وِناش اور وِشنو چتربُھج کا ساکھشاتکار پا کر یہ انسان کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور اہنکار کو مکمل طور سے جیتنے کا، نیز کمل کے پھول کی مانند بے لوث اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا اور یوگ تپسیا کرنے کا ورَت[۸] لیتا ہے۔ اِس وجہ سے ہی شاستروادی لوگ کہتے ہیں کہ "برہما کا جنم وِشنو کی کمل نابھی[۹] سے ہُوا، اور برہما نے تپ کیا"۔ وشنو جی کی کمل نابھی سے برہما کے جنم کا کیا مطلب ہے؟ یہ راز ابھی کوئی نہیں جانتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وِشنو کا ساکھشاتکار کرا کے مَیں نے اِس انسان کو کمل پھول کی مانند پوِتر رہنے کی پریرنا دی اور اُس انسان نے اِس پریرنا کو دھارن کیا اور اِس طرح اُس کا نیا روحانی جیون شروع ہُوا۔

---

۱ لذتِ شہوانی ۲ عہدِ تجرد، کنوارہ پنے کی عمر ۳ زبانِ مبارک ۴ براہمنوں کا پیشوا، آقا و رہنما ۵ بھگتی کے دور یا زمانے میں یعنی دواپر یگ کے شروع سے کلجگ کے آخر تک ۶ عقیدت ۷ برکت یعنی علمی قابلیت کا عطیہ ۸ بیڑا اٹھاتا ہے ۹ پوِتر ناف۔

”کمل نابھی سے برہما کے جنم کا یہی مطلب ہے۔
وتسو! اِس ساکار برہما کو برہمن ادھی پتی اور پرجاپتی تو کہا جاسکتا ہے (کیونکہ اُس کے ذریعہ ہی برہمنوں کی اور ستیگی سرشٹی کی رچنا اور استھاپنا ہوئی) مگر اِس کو برہما دیوتا نہیں کہا جاسکتا کیونکہ برہما دیوتا دراصل سُوکھشم شریردھاری ہیں سُوکھشم لوک کے نواسی ہیں اور سُکھ دُکھ وجنم مرن سے نیارے ہیں ہاں سُوکھشم برہما ساکار برہما کے پُرشارتھ کے لکشیہ ہیں یعنی ساکار برہما گیان اور یوگ کے ذریعہ برہما دیوتا جیسا ہی پوتر بننے کی کوشش کرتا ہے۔
وتسو! پرجاپتی برہما یا گیہ پتا برہما پُوجے جانے کے یوگیہ بھی نہیں ہیں کیونکہ پوجنے یوگیہ تو صرف دیوتا ہی ہیں بلکہ مَیں پرماتما ہی ہوں۔ ہاں پرجاپتی برہما گائن یوگیہ ہیں کیونکہ وہ بنی نوعِ انسان کو گیان دینے کے لئے لاکھوں روپے کی ذاتی ملکیت و نقد دولت اور تن من، دھن وغیرہ میرے ارپن کرتے ہیں اور کلجگی پتِت اور دُکھی آتماؤں کو پوتر بناکر ستوگُنی نیز سُکھ شانتی سے بھرپور بنانے کی اعلیٰ ترین خدمت بھی سرانجام دیتے ہیں۔ جس سے کروڑوں آتمائیں جیون مُکتی کو پراپت کرلیتی ہیں۔ سبھی اِنسانوں کے مقابلہ میں انہیں سب سے بڑا دانی ماننا مبالغہ نہ ہوگا۔ اُنہیں دُنیا کی ناراضگی، مخالفت، بدنامی، ظلم وغیرہ بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں کیونکہ اُن کے ذریعہ بے شمار بھارت ماتاؤں کے اُتھان کا جو کام مَیں کراتا ہوں اُس کے راز کو کروڑوں سادھارن لوگ نہیں سمجھ سکتے اور اسی لئے وہ اُنہیں یعنی پرجاپتی برہما کو حقیر سمجھتے ہیں۔
وتسو! ساکار برہما کے ذریعہ مَیں جو رُدر گیان یگیہ یا اوناشی یگیہ قائم کراتا ہوں اُس میں ہی سبھی براہمن اپنے منو وِکاروں کی اور تن، من، دھن کی آہوتی دیتے ہیں۔ ساکار برہما بھی مجھ سے سبھی ویدوں، شاستروں دھرموں، پیغمبروں، گروؤں وغیرہ کے آد، مدھیہ اور انت کے راز سمجھتا ہے اور بالآخر اپنی تپسیا سے برہما دیوتا کے بلند معیار کے نزدیک پہنچ ہی جاتا ہے۔ اِس لئے دونوں برہماؤں کی شکل کافی حد تک ملتی جلتی ہے۔
چنانچہ بھارت میں دو برہما مشہور ہیں۔ ایک وہ جن کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے بھارت کے مختلف مقاموں پر گیان یگیہ رچا اور براہمنوں کو پیدا کیا (مرجیوا جنم دیا) دوسرا برہما وہ جن کا پُوجن ہوتا ہے اور جن کی مورتی کے آگے ہی بھگت لوگ عزت سے سجدہ کرکے ”برہما دیوتائے نمہ“ الفاظ بولتے ہیں۔
عزیزو! برہما کے بوڑھے تن میں اَوترِت ہونے کی وجہ سے ہی ستیہ نارائن وغیرہ ناموں سے میرے اِس بوڑھے رُوپ کا بھی گائن ہے۔ سناتن دھرم کے لوگ ستیہ نارائن کی کتھا بھی کرتے ہیں اور اِسی بنا پر یہ کہاوت بھی مشہور ہے کہ نہ جانے بھگوان کس سادھارن رُوپ میں مِل جائیں۔“
مگر آج کی ستیہ نارائن کی کتھا کا اور اِن ضرب المثلوں کے راز لوگوں کی یادداشت سے اوجھل ہوچکے ہیں۔ آج نہ تو کسی کو برہما کے چوراسی جنموں کی کہانی معلوم ہے اور نہ ہی اِن سب انمول رازوں کو تب تک جاننا ممکن ہے جب تک کہ مَیں اُنہیں نہ کھولوں۔ تبھی تو شریمد بھگوت گیتا میں میرے مہاواکیہ بھی ہیں کہ ”اے ارجن! تُو اپنے انیک جنموں کو نہیں جانتا مگر مَیں جانتا ہوں“ اور . . . ”اے ارجن! اِس سادھارن تن میں اَوترِت ہوئے مجھ پرماتما کو موٹی عقل والے لوگ حقیر سمجھتے ہیں۔“

۱؎ معراج تمنا یعنی منزلِ مقصود ۲؎ قابلِ ستائش ۳؎ حوالے ۴؎ روحانی ترقی ۵؎ عوام الناس
۶؎ اندرونی عیبوں اور علتوں ۷؎ نذرانہ۔ قربانی۔ تیاگ ۸؎ براہمنوں کے پتا

بھاگیرتھ کا واستوکِ پرچے[1]

بھگوان شو کہتے ہیں :-

لفظ "بھگ" اور "بھگوان" دونوں کے ایک ہی معنی ہیں ۔ اِس لئے "بھگیرتھ" کے معنی ہیں بھگوان کا رتھ، یعنی وہ جسم جس میں بھگوان اَوترِت ہوئے ہوں ۔ صاف ظاہر ہے کہ بھگیرتھ نام برہما کا ہے کیونکہ برہما کے تن میں بھگوان (شو) کا دِویہ پرویش[2] ہوتا ہے ۔

پیارے بچّو! یہ تو آپ جان چکے ہیں کہ مَیں برہما ہی کے مُکھ کمل[3] (کمنڈل) سے گیان گنگا بہاتا ہوں ۔ اِس لئے عام مشہور ہے کہ بھاگیرتھ نے جب آواہن کیا تو شو کے مستک (بدھی) سے برہما کے کمنڈل (مکھ کمل) سے گنگا نکلی یعنی گیان آشکارا ہُوا ۔

اِس نقطۂ نگاہ سے ساکار برہما بہت بھاگیہ شالی[4] ٹھہرے کیونکہ اُن ہی کے تن میں مجھ ساگر کا آواہن اور اَوترن ہُوا اور اُن کے مکھ سے گیان دھارا بہہ نکلی ۔ چنانچہ برہما کو بھاگیرتھ کہنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ برہما بھاگیہ شالی رتھ (جسم) والے ہیں ۔

عزیزو! یہی برہما میرے گیان کے ذریعہ مستقبل میں سُوریہ ونشی نارائن کا رُتبہ پاتے ہیں مگر لوگوں نے برہما کے مرجیوا جنم اور اُنہی کے مستقبل کے راجیہ[5] ونشی جنم کے واقعات کو مِلا جُلا سا[6] دیا ہے ۔ اِس کا نتیجہ ہُوا ہے کہ آج لوگوں کو غلط طور پر صرف اِتنا ہی معلوم ہے کہ بھاگیرتھ ایک سوریہ ونشی راجہ تھے ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مایا سے بے ہوش ہوئی ہوئی بہت سی آتماؤں کو ازسرِنو زندگی دینے کے نیک الیشوری کام میں آلۂ کار بننے کے نتیجہ کے طور پر برہما یعنی بھاگیرتھ نے اگلے جنم میں سوریہ ونشی راجہ (شری نارائن) کے رُتبہ کو حاصل کیا تھا ۔

شو کا نندی گن بھی برہما ہی ہے

بھگوان کہتے ہیں :-

" عزیز بچّو! ساکار برہما ہی مجھ شو کے نندی گن بھی ہیں ۔ مُصوّروں اور سنگ تراشوں نے تو نندی گن کو بیل کی شکل میں دکھایا ہے اور مجھ شو کی بجائے تصویروں اور مُورتیوں میں شنکر کو دکھایا ہے کیونکہ وہ شو اور شنکر میں فرق تو جانتے ہی نہیں ۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ برہما (نر) تن پر آواہن ہونے کی وجہ سے مجھ شو کو بیل پر سوار دکھایا ہے ۔

"ارجُن" برہما کا ہی دوسرا نام ہے اور "سارتھی" سے مراد ہے بھگوان شو"

بھگوان شو کہتے ہیں :- " وتسو! یہ عام مشہور ہے کہ ارجُن کے رتھ میں بھگوان سوار تھے ۔ شریمد بھگوت گیتا کے شروع میں اکثر ایسی تصویر بھی دی ہوتی ہے جس میں ارجُن کا رتھ دکھایا گیا ہوتا ہے ۔ " ارجُن کے رتھ میں بھگوان " ایک روحانی اور شاعرانہ تشبیہ ہے ۔ آج کل کے لوگ دیہہ ابھیمانی ہونے کی وجہ سے اِس راز کو نہیں سمجھ پاتے ۔ اِس تشبیہ کا اصلی مطلب یہ ہے کہ جسمِ اِنسانی آتما کا رتھ ہے، من اِس کے گھوڑے ہیں کیونکہ من گھوڑوں کی طرح تیز دوڑتا ہے اور طاقتور ہوتا ہے ۔ بُدھی اِس گھوڑے کی لگامیں ہیں کیونکہ من کو بُدھی کنٹرول کر سکتی ہے ۔ دھرم گلانی کے وقت، جِس اِنسانی آتما کے رتھ (جسم) میں سوار ہو کر اُس کی بُدھی رُوپی لگاموں کو اپنے ہاتھ میں لے کر، اُس کے من رُوپی گھوڑوں کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے، مَیں جس کے رتھ (جسم) کو سرشٹی رُوپی کُورُوکشیتر میں چلاتا

---

[1] حقیقی تعارف [2] روحانی داخلہ [3] زبانِ مبارک، برہما کے مکھ کمنڈل سے تشبیہ دی گئی ہے [4] خوش نصیب [5] شاہی خاندان [6] غلط ملط کر دیا ہے ۔

ہوں، وہ انسانی آتما ہی ارجن ہے۔ "سارتھی" کے معنی ہیں "ایک ہی رتھ میں دوسرا سوار" چنانچہ برہما ہی ارجن ہیں کیونکہ مَیں برہما کے جسم رُوپی رتھ میں سوار ہوتا ہوں یعنی سارتھی بنتا ہوں۔ اِس روحانی راز کو نہ جاننے کے سبب دیہہ ابھیمانی لوگ سمجھتے ہیں کہ گیتا کے بھگوان نے ارجن کا رتھ ہانکا تھا اور ارجن کو لڑائی کے میدان میں لوگوں کے گلے کاٹنے کی ترغیب دی تھی۔ کیتنی بے تکی بات ہے!

رُوحانی نقطۂ نگاہ سے "ارجن" لفظ سے مراد ہے مکمّل پوترتا کے بلند معیار کی طرف بڑھتا ہُوا روحانی سپاہی۔ لہٰذا سفید وستر دھاری، گیان بانوں کے ذریعہ مایا سے یدّھ کرنے میں ماہر، برہما کو ہی ارجن کہنا صداقت ہے۔ ایک ہی شریر رُوپی رتھ میں برہما کی آتما کو اور پرماتما کو یعنی دونوں کو تصویر کے ذریعہ ظاہر کرنے کا اور کوئی طریقہ مصوّر کے پاس نہ تھا۔ لہٰذا اُس نے شریر کو رتھ، من کو گھوڑے اور بدّھی کو لگاموں کی شکل دے کر اپنا کمال دکھایا۔ لیکن غلطی یہ کی کہ نِراکار پرماتما کی بجائے دیوتا شری کرشن کی تصویر بنادی!!"

پرماتما کا دِویہ جنم

سادھارن اور بوڑھے تن میں کیوں؟

بھگوان کہتے ہیں:-

"پیارے بچو! کلجگ کے انت میں اِنسانی جسم کوئی دیوتائی، دِلکش اور دِویہ یعنی مکمّل تندرست اور ستو پردھان تو ہوتے ہی نہیں ہیں کلجگ میں اِنسانوں کا جیون بھی دِویہ اور الولِک[1] نہیں ہوتا۔ اِس لئے جس منش کے تن میں، مَیں داخل ہوتا ہوں، اُس کے سادھارن ہونے کی وجہ سے تقریباً تمام اِنسان مجھے اُس اِنسانی شکل میں پہچان نہیں سکتے۔ دیہہ ابھیمانی[2] ہونے کی وجہ سے کلجگ کے لوگ ظاہر[3] شکل دیکھتے ہیں۔ اُن کے پاس گیان کی وہ آنکھ[4] جو کہ مَیں خود آ کر ترت ہو کر بخشتا ہوں، نہیں ہوتی۔ اِس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مَیں اُن کے سامنے کوئی چمتکار[5] کر دکھاؤں تاکہ وہ میرے اَوترن کے واقعہ کو صحیح مان سکیں۔ مگر جیسے رِدھی سِدھی والے سادھو یا سنت لوگ کچھ کرامات دِکھاتے ہیں ویسی کرامات کی مجھے کیا درکار ہے؟ مجھے سادھوؤں اور رشیوں منیوں کی طرح رِدھی[6] سِدھی کی شکل میں کسی سادھنا کی پرالبدھ[7] تھوڑے ہی بھوگنی ہوتی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ مَیں تو ابھوگتا ہوں۔ اِس لئے مَیں سادھارن منش تن کے ذریعہ مخفی طور پر اپنا فرضِ منصبی پورا کر جاتا ہوں۔ ہاں گیان کی نظر سے اگر کوئی دیکھے تو منش آتماؤں کو سدگتی اور جیون[8] مُکت دنیا کی یعنی بیکنٹھ کی استھاپنا کرنا اور گنہگار اِنسانوں کو بُرائیوں یا گناہوں پر مکمّل فتح دلانا کوئی کم چمتکار نہیں ہے! شیطان فِطرت منشوں کو دیوتا بنانا کوئی چھوٹی کرامت نہیں ہے۔

پرماتما کے کاریہ کرنے کا طریقہ سادھارن کیوں ہے؟

وتسو! عام لوگ جن کاموں کو تعجب آمیز یا چمتکارپورن مانتے ہیں، اگر مَیں بھی کوئی ویسا ہی کام کر دکھاؤں تو مَیں نِام

---

[1] ستجگ کے دیوتاؤں جیسا پاک [2] متوسط درجہ کا [3] "مَیں جسم ہوں" کا پندار یا یقین [4] چشمِ حقیقت [5] کرشمہ [6] کسی دُنیاوی کام کو منتر کی طاقت سے اور غیر قدرتی طریقہ سے سرانجام دینے کی قوت [7] حصولیت [8] تعجب آمیز

بنی نوعِ اِنسان کے آگے پرتیکھش (ظاہر) ہو جاؤں گا۔ تب تو گیان اور یوگ سکھانے کا میرا اصلی کام جس سے اِنسان دیوتائی سنسکار دھارن کر سکتے ہیں، ناممکن ہو جائے گا۔ اِنسان اپنا گھر بار چھوڑ کر مجھ سے چمٹ جائیں گے اور ہمیشہ کے لئے میرے ہی پاس بیٹھ جائیں گے جس سے کہ دُنیا کا سارا کام دھندا رُک جائے گا اور درشنوں کے لئے ہی بھیڑ لگ جائے گی۔ لیکن صرف درشنوں سے تو کوئی منش مایا پر فتح حاصل نہیں کر سکتا، مایا سے لڑائی کرنے کے لئے تو گیان اور یوگ کی ضرورت ہے۔ اور گیان سیکھنے کیلئے موافق ماحول کی ضرورت ہے نہ کہ ہنگامہ کی۔ نیز اِنسانوں کو کرم سے ہٹانے کا کام بھی تو مجھے نہیں کرنا ہوتا بلکہ مجھے تو انہیں نیک کرم، اعلیٰ کرم اور کرم یوگ سکھانا ہوتا ہے۔ چنانچہ مَیں سادھارن منش تن میں آتا ہوں تاکہ سچے متلاشیانِ حق ہی کوشش کر کے مجھ سے گیان لیں، اپنے جیون کو اونچا اُٹھائیں اور اپنا نصیب بنائیں۔ علاوہ ازیں چمتکار دکھانے کی خواہش کرنا اور قاعدۂ ازلی کو توڑنا تو مجھ گیان سروپ پرماتما کی فطرت کے خلاف ہے کیونکہ مَیں قاعدہ دان ہوں اور دُنیا کو قاعدہ سکھانے والا ہوں۔ مَیں کوئی اکرنویہ[1] کر کے دُنیا کے سامنے غلط مثال پیش کرنے کا ذریعہ نہیں بنتا۔ نیز اگر مَیں خود ہی اصولوں پر نہ چلوں تو قدرت بھی میرے قابو میں نہیں رہے گی۔ اِس لئے سادھارن تن میں اوترت ہو کر بھی مَیں اِنسانوں میں کشش پیدا کرنے کے لئے اصولوں کے خلاف صرف چمتکار دکھانے کے لئے کوئی کاریہ نہیں کرتا۔

پیارے بچو! اگر مَیں کوئی کرامات دِکھاؤں تو تمام اِنسان مجھ میں یکساں نشچے[2] بدھی ہو جائیں گے۔ نتیجہ کے طور پر تمام انسان جیون مُکتی کے لئے ایک جیسا ہی پُرشارتھ کرنے لگ پڑیں گے۔ مگر ایسا تو ہونا ہی نہیں ہے کیونکہ یہ دُنیا تو حقیقت میں رنگا رنگی اور بے اندازہ اور لا انتہا تغیر کا کھیل ہے جس میں سبھی آتماؤں رُوپی ایکٹروں[3] کے گوناگوں اور الگ الگ کرم ہیں اور الگ الگ پرالبدھ (تقدیر) ہے۔ اِس لئے اُن میں سے ہر ایک نے مجھ کو پہچاننا بھی اپنے پُرشارتھ[4]، بدھی یوگ بل اور چال چلن کے مطابق ہے۔ چنانچہ سادھارن تن میں اوترت ہو کر گُپت[5] رُوپ میں کاریہ کرنا بڑا ہی "یُکتی یُکت[6]" اور رہسیہ[7] پورن ہے۔

پرماتما سروشکتیمان ہوتے ہوئے بھی سب کو نشچے بدھی کیوں نہیں بنا دیتے؟

وتسو! اگر مَیں اپنی شکتی سے تمام اِنسانوں کو اپنے میں شردھاوان بنا دوں تو انسان کے لئے پُرشارتھ کا کوئی امتحان اور کوئی ضرورت ہی نہ رہے اور اگر انسان اپنا فرداً فرداً پُرشارتھ نہ کریں تو ہر ایک کو جیون مُکتی رُوپی پرالبدھ کس آدھار پر ملے؟ اگر میں اپنے سمپورن پُرشارتھ سے اِنسانوں کو دیوتا بنا دوں تو دیوتاؤں میں بھی ہر ایک الگ الگ مرتبہ (کوئی راجہ کا مرتبہ کوئی پرجا کا مرتبہ) کیسے پا سکے؟ علاوہ اِس کے منش میرے ہی کرم کی پرالبدھ بھی نہیں بھوگ سکتے کیونکہ کرم فلاسفی یہ ہے کہ ہر آتما اپنے اپنے کرموں کا پھل پاتی ہے۔ اِس لئے اصول بھی یہی رکھا ہُوا ہے کہ تمام اِنسان اپنے اپنے بدھی بل سے مجھے پہچانیں۔

اِس طرح سادھارن منش تن میں اوترت ہونے کے بہت ہی گہرے راز اور فائدے ہیں۔ ہاں، سادھارن تن میں اوترت ہونے کی وجہ سے بہت لوگ مجھے تُچھ[8] سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ صاف اور عام فہم بات ہے کہ اگر مَیں کسی دیوتا کے تن میں اوترت ہوؤں تو تمام لوگ بھاگ کر میرے ہی پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور اِس بھاگ دوڑ اور گڑبڑ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نہ تو مَیں گیان دے سکوں گا اور نہ ہی یوگ سکھا سکوں گا۔

اوترن بوڑھے تن میں کیوں؟

لاڈلے بچو! مَیں ساری منش سرشٹی کا پرم پتا ہوں چنانچہ مجھے تن بھی بوڑھا ہی لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اُس بوڑھے

[1] غلط کام [2] عین الیقین [3] اداکاروں [4] کوشش سعی [5] مخفی طور پر، چھپا ہوا [6] باسلیقہ [7] پُرراز [8] حقیر، ناچیز۔

تن کے ذریعہ ہی مجھے منُش آتماؤں کو پرم پتا سروپ کی بھاسنا[1]، پیار، لالن و پالن تنکھشا اور ساودھانی دینی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں، گیان دینے کے لئے اور منُشوں کو اعلیٰ کرم کر کے دِکھانے کے لئے مجھے ایسے منُش کے جسم کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ آزمودہ، تجربہ کار اور کہنہ مشق ہو اور جس نے زندگی کے نشیب و فراز دیکھے ہوئے ہوں۔ وتسو! مجھے کسی ماتا پِتا کا لالن پالن وغیرہ تو لینا ہی نہیں ہوتا ہے۔ مجھے تو تقریباً پچاس[2] برسوں میں اپنا کام پورا کرنا ہوتا ہے۔ اِس لئے میں بان پرستھ آشرم[3] میں داخل ہوتے ہوئے ایک سادھارن اِنسان کے جسم میں داخل ہو کر اُس کا تن، الیشوری فرائض نبھانے کے لئے آلہ کار بناتا ہوں۔ گویا اُس کا جسم اُدھار پر لیتا ہوں۔

اُس ہی منُش کے تن میں کیوں؟ دوسرے کسی کے تن میں کیوں نہیں؟

پیارے بچّو! یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مجھے گیان بھی ایسا دینا ہوتا ہے جس سے اِنسانوں کی پرورِتّی[4] سُدھرے یعنی مجھے تو یہاں تعلیم ہی یہ دینی ہوتی ہے کہ حسبِ معمول گھر بار سنبھالتے ہوئے، فرائض زندگی نبھاتے ہوئے اور کرم کرتے ہوئے بھی کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اور اہنکار وغیرہ سے من۔ وچن اور کرم سبھی کیسے پاک رہیں۔ اِس لئے میں کسی کرم سنیاسی کا یا گھر بار چھوڑ کر کنارہ کش ہوئے کسی مہاتما کا، عورت کو ناگن ماننے والے اور سنسار کو متھیا سمجھنے والے کسی بیراگی کا تن نہیں لیتا بلکہ گھر اور گرہستھ والے کسی ایسے ہی اِنسان کا جسم مجھے لینا پڑتا ہے جو کہ میرے حکم کے مطابق پہلے خود گھر میں رہتے ہوئے مکمل برہمچریہ ورت کا پالن کر کے دوسروں کے آگے مثال پیش کرے اور تن، من، دھن میرے ارپن کر کے رُدر یگیہ یعنی گیان یگیہ کی استھاپنا کے لئے آلہ کار بنے۔ مجھے ایسے ہی منُش کے تن میں داخل ہونا پڑتا ہے جو کہ لوک لاج[5] اور کلجگی خاندان کی مریادا کو تلانجلی دے کر سمپورن درویہ بننے کی ہمت والا ہو اور نندا، استُتی، ہار جیت وغیرہ میں ایک رس (یکساں) اور استھاپن رہنے کے پُرشارتھ میں ماہر بن سکنے والا ہو۔

عزیزو! مجھے ایسے منُش آتما کے تن میں اَوترت ہونا پڑتا ہے کہ جس منُش آتما نے دوسری سب منُش آتماؤں کے مقابلہ میں ست یگ کے آغاز سے لے کر کلجگ کے آخر تک جنم مرن لے کر سُکھ دُکھ، پوِترتا اور اپوِترتا کے گیان اور بھگتی کے راجہ اور پرجا کے تمام اطوارِ زندگی کا خوب انوبھو کیا ہو اور جو موجودہ جنم میں بھی نہ بہت اونچے اور نہ ہی بالکل ادنیٰ خاندان کا ہو بلکہ جس نے سُکھ دُکھ، گرہستھ، بیوہار۔ عزت و مرتبہ یعنی راجہ پرجا، بھگت۔ اور ویدانتی، گیتا پاٹھی اور سادھک وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے جیون کا اِس آخری جنم میں بھی خوب تجربہ کیا ہو۔

عزیز بچّو! اِس طرح میں جس منُش تن کا آدھار لیتا ہوں اُس ہی منُش کے جسم لینے میں بہت ہی گہرے راز ہیں جسے صرف میں ہی جانتا ہوں اور بتا سکتا ہوں۔ موڑھ مَتی[6] لوگ تو اُس منُش کے پہلے جنموں کو نہ جاننے کی وجہ سے اُسے تُچھ[7] سمجھتے ہیں اور اُسے گالی بھی دیتے ہیں مگر اِس میں شک نہیں کہ آخر میں جب میں اِس دھرم بھرشٹ[8] کلجگی دُنیا کا وِناش کراتا ہوں تب ایسے ہی لوگ خون کے آنسو روتے ہیں۔ تب تو اُن کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں "اے پربھو آپ آئے بھی سہی اور پوِترتا کی استھاپنا کا کام بھی کرتے رہے، مگر ہماری بدقسمتی کہ ہم آپ کو پہچان نہ سکے"۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہاوت مشہور ہے کہ "اگر برہما خود بھی آجائے تب بھی یہ لوگ نہیں مانیں گے"۔ مگر اِس میں اُن لوگوں کا بھی قصور نہیں ہے۔ ہاں ایسا ہی کہنا چاہیئے کیونکہ دراصل سرشٹی کی بھاوی[9] ہی ایسی بنی ہوئی ہے کہ وِکاری درِشٹی[10] ہونے کی وجہ سے یہ لوگ مجھے پہچان نہیں سکتے۔ اِسی وجہ سے دواپر یگ میں لکھی ہوئی گیتا میں بھی میرے اِن مہاواکیوں کا ذکر ہے کہ جب میں یوگ بل سے ایسا روپ (برہما روپ) رچتا ہوں تو مایا کی وجہ سے بہت سے لوگ مجھ پرماتما کو (سادھارن تن میں اَوترت ہوا ہونے کی وجہ سے جنم مرن میں آنے والا ایک سادھارن ہی وِکتی[11] مانتے ہیں اور معمولی اور عام انسان سمجھتے ہیں جیسے بہت گرد و غبار کی وجہ سے یا کالے بادلوں کے آجانے سے سورج دکھائی نہیں دیتا ویسے ہی مایا کی گرد و غبار، آنکھوں میں پڑ جانے کی وجہ سے یا اگیان کے کالے بادلوں کے چھا جانے سے منُش مجھے بھی نہیں دیکھ سکتے۔

۱؎ احساس ۲؎ انوبھو ... ناقص العقل ... جس کی نگاہ میں برائی بھری ہو، شخص

ست یُگی دیوتائی سرِشٹی کی ستھاپنا

کب کیسے اور کون کرتا ہے؟

بھگوان کہتے ہیں:-

"وتسو! نئی دُنیا کی ستھاپنا کے لئے میں ساکار برہما کے بوڑھے منش تن میں کاشی میں اوترت ہوتا ہوں۔ اِس لئے کاشی مجھ شو کے اور برہما کے جنم استھان کے طور پر مشہور ہے۔

وتسو! میں برہما کے جِسم میں مستقِل طور پر اوترت نہیں ہوتا یعنی میں ہر وقت اور ہمیشہ اُس کے جِسم میں نہیں رہتا بلکہ صبح سویرے اور دیگر اوقات میں بھی ضرورت ہونے پر خود برہما کو اور اُس کے ذریعہ سرسوتی کو اور دوسری اِنسانی روحوں کو دِویہ گیان دینے، دِویہ یوگ سکھانے، دِویہ مریادا بتانے، نیک کام کرکے دکھانے اور ماتا پِتا کے ناطے سے دِویہ پیار دینے کے لئے آیا کرتا ہوں۔

راجسُویہ اشومیدھ اوناشی گیان یگیہ، ست سنگ یا وِشو ودیالیہ

وتسو! میں ساکار برہما کی ساری ملکیت یعنی تن، من اور دھن ایک گیان یگیہ یعنی یونیورسٹی قائم کرنے کے کام میں لگواتا ہوں۔ اِس یگیہ کو راجسُویہ اشومیدھ[1] اوِناشی گیان یگیہ بھی کہتے ہیں، کیونکہ اِس گیان کے ذریعہ جو منُش مَن رُوپی اشو[2] کی بُری ورتیوں[3] پر فتح حاصل کرتا ہے اور گیان رُوپی اگنی میں (یگیہ میں)، اپنے پانچوں وِکاروں کی آہُوتی دیتا ہے وہ مستقبل میں ست یُگی دُنیا میں چکرورتی اور دیوتائی سوراج حاصل کرتا ہے۔ اِسی گیان یگیہ کو اصلی ست سنگ بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ "ست سنگ[4]" کے معنی ہیں مجھ ست سروپ پرماتما کے ساتھ سنگ[5] یعنی یوگ۔ اِنسانی روحوں کے ذریعہ قائم کئے ہوئے جتنے بھی یگیہ وغیرہ ہیں اُنہیں ست سنگ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ایک تو وہ مَیں ست سروپ[6] پرماتما نے قائم نہیں کئے، دوسرے اُن میں منُش، من رُوپی گھوڑے کی چنچلتا پر قابو نہیں پاتے، جس سے کہ اُن کا میرے ساتھ سنگ (یوگ) ہو سکے۔ تیسرا وہاں میرے سروپ کا سچّا گیان کبھی نہیں دیا جاتا جو گیان کہ "ست سنگ" کے لئے ضروری ہے۔ اگر اِنسانی روحوں کے ذریعہ قائم کئے ہوئے ست سنگ سچے معنوں میں ست سنگ ہوتے تو گیان اور یوگ سکھانے کے لئے مجھے اوترت ہی کیوں ہونا پڑتا؟

لاڈلے بچّو! اِسی راجسُویہ اشومیدھ اوِناشی گیان یگیہ کو "الیشوری وِشو وِدیالیہ[7]" بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اُس کے ذریعہ میں سارے سنسار کی آتماؤں کو منُش سرِشٹی کے آدی[9]، مدھیہ اور انت کی تعلیم دیتا ہوں یعنی دُنیا کی تواریخ بتاتا ہوں اور اُس تعلیم کے ذریعہ سارے وِشو کے مہاراجہ[8] اور مہارانی کا مرتبہ حاصل کراتا ہوں۔ دراصل دُنیا میں دوسری جتنی بھی تعلیم گاہیں ہیں اُنہیں وِشو وِدیالیہ، یا الیشوری وِشو ودیالیہ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ وہاں وِشو یعنی دُنیا کی آغاز تا انجام، تمام تواریخ نہیں بتائی جاتی اور نہ ہی ایسی تعلیم دی جاتی ہے کہ جس سے اِنسان وِشو کا مہاراجہ بن سکے۔

[1] وہ یگیہ جس میں گیان روپی اگنی جلا کر من روپی گھوڑے کو سواہا کیا جائے [2] یہاں من کو گھوڑے سے تشبیہ دی گئی ہے اور من کی برتیوں کو گھوڑے کی دوڑ یا چنچلتا
[3] بُرے میلانات - من کی غلط اُدھیڑ بُن [4] ہم آہنگ، رشتہ، تعلق [5] وصل، روحانی ناطہ [6] ذاتِ حق [7] الیشوری یونیورسٹی
[8] شہنشاہِ عالم [9] ازل تا ابد

گیان کے ذریعہ انسانوں کو دیوتا بنانے کا طریقہ

وتسو! جب ایشوری وِشو وِدیالیہ یا راجسوئیہ اشومیدھ اوِناشی گیان یگیہ میں مَیں ساکار برہما کے ذریعہ گیان اور پوترتا کی تعلیم دیتا ہوں، تو بہت سے انسان اِس گیان روپی امرت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی گیان سے مَیں نر کو نارائن اور انسانوں کو دیوتا کا مرتبہ حاصل کراتا ہوں۔ اِس گیان کے ذریعہ مَیں کلجگی تموگنی انسانوں کو ستو پردھان لیعنی ست یُگی بناتا ہوں، میرے اِس کاریہ کو برہما کے ذریعہ یا یگیہ کے ذریعہ ست یُگی دُنیا کی استھاپنا ماننا چاہیئے۔ پیارے بچو! اسی گیان سے ہی منش سوَرگ کے راجہ کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ اُس لئے دواپر یگ میں لکھی گئی شریمد بھگوت گیتا میں میرے مہاواکیہ ہیں کہ "وتسو! پرجاپتی برہما کے ذریعہ مَیں گیان یگیہ قائم کر کے دیوتائی سرشٹی کی استھاپنا کراتا ہوں"۔ مگر آج کل کے بھارت کے آدی سناتنی لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ پرماتما برہما کے ذریعہ نئی دُنیا رچتا ہے، لیکن نئی دُنیا کے رچنے کا کیا مطلب ہے اور نئی سرشٹی کے چلنے کا کیا طریقہ ہے، یہ راز وہ نہیں جانتے۔

نئی دُنیا کی استھاپنا میں سرسوتی وغیرہ کی امداد

وتسو! برہما کی زبانِ مبارک سے مَیں برہما اور اُس کے بچوں برہمنوں اور برہمنیوں کو یوگ تپسیا[1] سکھاتا ہوں۔ اِس طرح گیان اور یوگ کے ذریعہ مَیں ہی اُن کے عادات واطوار کو اور سنسکاروں کو پلٹاتا ہوں۔ برہما وتسوں میں سے ایک بال برہمچارنی[2] کنیا جو کہ سب سے زیادہ تپسوِنی[3]، رُوحانی تعلیم میں پیش پیش، نشچے بدھی، اعلیٰ اوصاف والی اور محنتی پرنتیکش[4] ہوتی ہیں، اُن کا نام میں سرسوتی رکھتا ہوں۔ وہ سرسوتی ہی روحانی ناطہ سے یگیہ ماتا کہلاتی ہیں۔ بعد میں برہما کے دھرم کے بچے (جنہیں ہی سنگم یُگی براہمن اور برہمنیاں کہنا چاہیئے)، گیان، پوترتا اور یوگ کی اَوستھا میں جب کچھ مضبوط ہو جاتے ہیں تب مَیں اُنہیں فرمان کرتا ہوں کہ وہ گیان اور یوگ کے ذریعہ ترقی پذیر ہوں اور میرا گیتا گیان میرے بھگتوں کو بھی سُنائیں۔

اِس طرح بھارت کے بہت سے شہروں میں بھارت کے لوگ برہما کے دھرم کے بچوں کے ذریعہ سہج ایشوری گیان اور یوگ کی تعلیم لیتے ہیں۔ برہما وتس غیر ملکوں میں بھی سندیش پہنچاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ بھارت کے آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کے سبھی لوگ۔ اِس گیان اور یوگ کے ذریعہ اپنے سنسکاروں کو تموگنی سے ستوگنی یا ستو پردھان اوستھا میں لاتے ہیں۔ وہ برہمچریہ اور دوسرے تمام قِسم کی اندرونی اور بیرونی پوترتا کے وِرت کو پالن کرتے ہیں اور کلجگی، وِکاری لوک لاج اور مریادا (جو کہ حقیقت میں امریادا ہے) کو چھوڑ کر دیوتائی یعنی ست یُگی مریادا پر چلتے ہیں۔ اِس طرح وہ اپنی اپنی اوستھا کے مطابق مستقبل میں ستجگ یا تریتا جگ میں دیو پد کا سوبھاگیہ[5] حاصل کرتے ہیں۔

برہما کے ذریعہ ماتاؤں کا درجہ بلند

وتسو! ابراہیم، بُدھ، یسُوع مسیح، محمدؐ، شنکر آچاریہ وغیرہ نے ماتاؤں اور کنیاؤں کو خاص طور سے اونچا نہیں اٹھایا اور اُنہیں اس کام میں مددگار نہیں بنایا۔ اُنھوں نے ماتاؤں اور کنیاؤں کو وِکاروں کا بھی سنیاس نہیں سکھایا۔ بھارت میں جو بھی سنیاسی ہوئے ہیں، اُن کی تو خصوصیت تھی کہ وہ ماتاؤں کو ٹھکرا کر گھر بار چھوڑ جاتے تھے۔ ماتاؤں کے لئے اُن کا رویّہ مخلصانہ نہیں رہا۔ بلکہ وہ لوگ عورتوں کو "نرک کا دروازہ"، "پٹائی کے قابل"، "ناگن"، پاؤں کی بیڑیاں وغیرہ بُرا نام دیتے رہے ہیں۔ وہ کہتے رہے ہیں کہ عورت کی ذات ناپاک ہے۔ اِس لئے عورتوں کو تو "ادم"، کہنے کا یا دھرم اپدیش[6] کرنے کا حق نہیں ہے۔ تو جس ماتا جاتی[7] کو ستجگ اور تریتا میں پُوجیہ پد اور خاص عزت حاصل تھی وہی ماتا جاتی دواپر اور کلجگ میں اِس قدر حقیر اور ناپاک سمجھی جانے

---

[1] یادِ ربّانی [2] کنواری کنیا، دوشیزہ [3] یوگِن [4] رُونما [5] شرف خوش قسمتی [6] وعظ [7] عورت ذات

لگی اور اپنے حقوق سے محروم ہر بات میں غلام اور سلوکِ ناروا سے دُکھی ہوئی۔ مگر وتسو! مَیں تو یکسانیت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ تمام آتمائیں خواہ وہ عورت کے چولے میں ہوں یا مرد کی شکل میں ہوں، وہ سب میرے ہی بچّے ہیں اور مجھے پیارے بھی ہیں۔ اِس لئے مَیں برہمانن میں اَوترِت ہو کر دونوں ہی جانبوں کی ایشوری سیوا کرتا ہوں۔ مگر مزاج سے بھولی، طرزِ زندگی میں غلام حالت میں دُکھی، کام وِکار سے ستائی ہوئی ماتائیں اور کنیائیں جن کو سنیاسی لوگ چھوڑ کر بھی چلے جاتے ہیں اور کئی گرہستھی ہیں مار پیٹ کر اُن کے خون کے نالے بہا دیتے ہیں، ستائی ہوئی گئوؤں کی طرح (جن کو اور کسی نے شرن دینے کی ہمت نہ کی ہو) میری شرن[1] میں آتی ہیں۔ مَیں ہی کام رُوپی کٹاری سے انہیں رکھشا دان دیتا ہوں۔ اِس لئے مجھے گئو پال[2]، کنہیا لال[3] یا بھولا ناتھ بھی کہتے ہیں کیونکہ برہما کے ذریعہ جب میں گیان دیتا ہوں تو ماتائیں اور کنیائیں زیادہ فائدہ اٹھاتی ہیں۔ گیان شکتی حاصل کر کے پوتر بننے والی اُنہیں ماتاؤں کو گوپیاں یا "شومئی شکتیاں" بھی کہتے ہیں۔

کلنکی اوتار کا خطاب

برہما کے ذریعہ ماتاؤں کو جگانے کا فرض عمل میں آنے کی وجہ سے دوسرے پیغمبر (بُدھ، یسُوع مسیح وغیرہ) کی نسبت برہما ہی پر کلنک[4] زیادہ لگتے ہیں! اگیانی لوگ تو یہ سمجھتے ہی نہیں کہ برہما کے ذریعہ دِویہ گیان دینے والا، دویہ دھرم کی ستھاپنا کرنے والا اور ماتاؤں وکنیاؤں کو اونچا اُٹھانے کا کرتویہ کرنے والا سرو شکتیمان پرماتما خود ہی ہے نہ کہ برہما۔ اِس لئے وہ برہما پر کئی کلنک لگاتے ہیں۔ کلنک لگنے کی وجہ سے مشہور ہے کہ کلجگ میں کلنکی اوتار ہوگا جو کہ (من روپی) گھوڑے پر سوار ہوگا۔ یعنی من کو اپنے قابو میں کرلے گا۔ اور (گیان رُوپی) تلوار لئے ہوئے ہوگا۔ مگر آج کل لوگ کلنکی (کالکی) اوتار کی حقیقی پہچان سے بے بہرہ ہیں"۔

کلجُگی آسُری سرِشٹی کا مہاوِناش

بھگوان کہتے ہیں:-

"پیارے بچّو! کلجگ کے آخر میں بھارت سے باہر دوسرے ملکوں میں سیاسی اور اقتصادی اختلافات بہت خوفناک شکل اختیار کرلیتے ہیں۔ بڑے ملک چھوٹے ملکوں کو ہڑپ کرنے کی سوچتے ہیں۔ طاقتور ملک پسماندہ مُلکوں کو اپنے دباؤ کے نیچے رکھ اُن کے مال و دھن کو لُوٹ کر شراب اور کباب پر دن رات گلچھرے اُڑاتے ہیں۔ جسمانی گھمنڈ کی وجہ سے آتما کے اصلی سوُدھرم کو بُھولے ہوئے یہ لوگ کالے، گورے، لال وغیرہ جسمانی رنگوں کی بنا پر قوموں میں تفرقہ اور شور و غل برپا کر کے بدامنی پھیلاتے ہیں۔ دھڑے بندیوں کے سبب ملکوں کے باہمی تعلقات، مکر و فریب، سیاسی چالبازیوں اور شک وشبہ پر ٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ تب لوگوں کی زندگی بناوٹی ہو جاتی ہے تہذیب تشدّد کے رنگ میں رنگی ہوئی ہوتی ہے پالیسی، ناجائز طریقوں سے دوسروں سے فائدہ اٹھانے اور اُن کی حق تلفی کرنے کی ہوتی ہے اور اُن کے باہمی میل جول ولین دین میں ضمیر کی ٹیڑھی چالیں ہوتی ہیں لہٰذا کرم کے دائمی قاعدے کے مطابق اُن لوگوں کے وِناش کی تیاریاں بھی اُسی رفتار سے خود اُنہیں کے ہاتھوں سے ہونے لگتی ہیں۔

وتسو! بھلا جانتے ہو کہ یہ تیاریاں کس کی پریرنا سے ہوتی ہیں؟ جب مَیں ساکار برہما کے تن میں اوترِت ہوتا ہوں تب سے

---

[1] پناہ لیتی ہیں [2] "ماتا جاتی" نام سے جو گئوئیں ہیں اُن کو پناہ دینے والا [3] جو کنیاؤں اور دوشیزاؤں کو نفس شہوانی کے وار سے بچانے کی وجہ سے پیارا ہو [4] بدنامی کرتے ہیں۔

مَیں اِس کلجگی سرشٹی کے مہاوِناش کی تیاریاں بھی مہادیو شنکر کے ذریعہ شروع کرا دیتا ہوں ۔ مَیں پریرنا کے ذریعہ روس ، امریکہ اور یورپ کے سائنس دانوں کو جنہیں کہ "یادو" کہا گیا ہے، کے دماغ میں برہم استر (اٹیم بم) پرکھشپیہ استر Missiles یعنی مُوصل وغیرہ ہتھیاروں کی ایجاد کے طریقے ذہن نشین کرا دیتا ہوں میرے اِس کرتویہ کی وجہ سے ہی مشہور ہے کہ "گیتا کے بھگوان کی پریرنا سے یادووں کے پیٹ (مَتبدھی) سے مُوصل نکلے اور ان مُوصلوں سے یادووں نے ایک دوسرے کا وِناش کیا۔

پیارے بچّو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ برہما کے ذریعہ استھاپنا اور شنکر کے ذریعہ مہاوِناش کی تیاریاں مَیں ایک ہی ساتھ کیوں کراتا ہوں ؟ مَیں ایسا اِس لئے کراتا ہوں کہ استھاپنا کا کاریہ ختم ہونے تک وِناش کی سامگری بھی نہایت مؤثر صورت میں اور کافی مقدار میں تیار ہو جائے ۔ مگر جب مَیں برہما کے سادھارن منُشیہ تن میں اَوترِت ہو کر اُس کے مُکھ کے ذریعہ یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ مستقبلِ قریب میں مہاوِناش ہوگا تو شروع میں لوگ اِس پیشین گوئی کو نہیں مانتے کہ اِن بموں (مُوصلوں) سے اتنا بھاری وِناش ہو جائے گا ۔ اعتبار نہ ہونے کی خاص وجوہات یہ ہیں کہ ایک تو شروع میں بموں کی وِناش شکتی بہت زیادہ خطرناک نہیں ہوتی اور دوسرے لوگ کلپ کی میعاد کے بارے میں اور وِناش کے وقت کے بارے میں ٹھیک طور پر نہیں جانتے ۔ نیز اُن کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وناش کس طرح ہوگا۔ اِس لئے وہ لوگ اٹل ہونہار کو نہ جاننے کی وجہ سے میری نصیحتوں کو اور پوتر اور یوگی بننے کی میری فرمائش کو عمل میں نہیں لاتے بلکہ بموں کی اور اسلحہ کی روک تھام میں لگے رہتے ہیں اِس طرح "منُشیہ" کے من میں اور بات ۔ صاحب کے من میں اور بات" ہوتی ہے۔ مگر چند برسوں کے بعد جب وہ سمجھتے ہیں کہ اِن بموں میں مکمّل تباہی کی ممکنات ہیں تو اُن کو چِنتا اور فکر لگ جاتی ہے کہ ہائے اب کیا ہوگا!

کورووں کے ذریعہ خانہ جنگی کی تیاریاں

اُدھر بھارت میں پرجا تنتر[1] کے نتیجہ کے طور پر بدچلن عوام دنگے اور ہڑتال کرتے ہیں اور اُودھم مچاتے ہیں اور بے قابو ہو جاتے ہیں۔ کئی طرح سے خلافِ قانون کام کرنے اور برسرِ اقتدار حکومت کی مخالفت کرتے ہیں ۔ پاپی لوگوں کے ذریعہ دِن دہاڑے عزّت لوٹنے، دھن کھسوٹنے، عصمت دری کرنے اور قتل و غارت کرنے کے واقعات خوب ہونے لگتے ہیں ۔ بھائی بھائی کا آپس میں پریم نہیں رہتا ۔ دیہہ ابھیمانی، دھرم بھرشٹ، وِپرماتما سے برطرف ہوئے ، وِکاری، آسُری ہنسک اور قانون شِکن لوگ جنہیں کہ تشبیہاً اور تمثیلاً طور پر "کورَو" کہا گیا ہے کے مظالم بڑھتے جاتے ہیں ۔ جگہ جگہ بھاشا کا فرق ، قومی اور صوبائی اختلافات اور وِچاروں اور نیتی میں اختلاف بڑھتا جاتا ہے۔ پھوٹ اور جھگڑے بڑھتے جاتے ہیں ۔ ہر ایک کے دِل میں ایک دوسرے کے لئے غصّہ، ایرشا، دویش[2] اور اختلاف کی آگ دن بدن زیادہ زور سے بھڑکتی جاتی ہے ۔ بدچلنی، عیب ، گُناہ اور ظلم ، خوب زور پکڑتے جاتے ہیں ۔ انصاف مہنگا اور مشکل ہی نہیں ہو جاتا بلکہ شاذ و نادر ہی ملتا ہے ۔ دُکھ اور اشانتی سے لوگ آہ و پکار کرنے لگ جاتے ہیں ۔

شنکر کی پریرنا سے مہاوِناش

آخر کار روس ، امریکہ ، یورپ ، آسٹریلیا وغیرہ ملک جنگِ عظیم کے ذریعہ ایک دوسرے کا وِناش کر دیتے ہیں۔ اُدھر بھارت میں گُناہوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے بہت زیادہ طوفان ، بارش، ژالہ باری ، باڑھ و سیلاب، بھونچال، ٹڈّی دَل خوب گڑبڑ مچاتے ہیں اور پرتھوی ، پانی ، ہوا، آگ سب تباہی اور وِناش کے کام میں مددگار ہوتے ہیں ۔

اُس وقت بھارت میں بھی مختلف فرقوں ، دھرموں ، صوبوں اور پارٹیوں وغیرہ میں اختلاف کی بنا پر گھمسان کی خانہ جنگی ہوتی ہے، وہ مُلک کی حکومت پر بھی اپنا قبضہ جمانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اناج وغیرہ کی کمی کی وجہ سے خوب مار کاٹ ہوتی ہے۔ کوئی

[1] جمہوری حکومت [2] حسد و بغض [3] تماشۂ عالم کے واقعات اور مناظر کا ایک ناقابلِ تبدیلی سلسلہ کے مطابق اور عین وقت ہونے کے امر کو

کسی کی نہیں سنتا۔ چاروں طرف ابتری اور بدامنی پھیل جاتی ہے۔ آمد و رفت کے ذرائع بند ہو جاتے ہیں۔ لوگ غریب، کنگال، اناج اور کپڑے کی کمیابی کی وجہ سے دُکھی، غنڈوں اور شرارتی لوگوں سے ستائے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ خوفناک اور دردناک نظارہ کوئی خاص لوگ ٹیکٹ ہی دیکھ سکتا ہے۔ اُسی وقت کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ "کسی کی دبی رہی خاک میں، کسی کی راجہ کھائے۔ کسی کی چور لُوٹ لے گئے اور کسی کی آگ جلائے۔ سپھل ہو گی اُس کی جو ایشور ارتھ لگائے۔"

وتسو! اِس طرح مہا بھارت یدّھ کے ذریعہ، قدرتی آفتوں کے ذریعہ اور خانہ جنگی کے ذریعہ جو مہا وِناش ہوتا ہے اُس کے نتیجہ کے طور پر کروڑوں میں سے کوئی کوئی ہی شخص بچتا ہے۔

وِناش ایک غیبی برکت ہے

پیارے بچّو! اِس وِناش کی تہہ میں ایک بہت ہی گہرا ایشوری راز ہے۔ اِس وِناش کے ذریعہ تقریباً سب آتمائیں اپنے اپنے جسم خانی کو چھوڑ دیتی ہیں اور تمام مُنش آتمائیں دھرم راج کی پُری میں اپنے اپنے وِکرموں (خراب کاموں) کی سزا بھوگ کر مُکتی دھام کو چلی جاتی ہیں۔ اِس لئے مہا وناش میں بھی دراصل سب کا کلیان سمایا ہُوا ہے۔ یہ ایک درپردہ برکت ہے۔ لیکن لوگ اِس راز سے ناآشنا ہیں۔

چتُربُھج وِشنو کے ذریعہ

ست یُگی اور تریتا یُگی سرِشٹی کی پالنا کا عجیب و غریب طریقہ

بھگوان کہتے ہیں:- "بچّو! برہما کے ذریعہ ایشوری گیان اور دِویہ بُدھی دے کر میں انسانوں کو پوتر بننے کا فرمان تو دیتا ہی ہوں، مگر وہ صاف طور سے کیسے جانیں کہ اِس ایشوری گیان پر عمل کرنے سے اُنہیں پوِترتا کی کونسی استھتی[1] حاصل کرنی ہے اور اِس قسم پُرشارتھ سے اُنہیں کیا حاصل ہو گا اِس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے میں چتُربُھج وِشنو کا ساکھشاتکار کراتا ہوں اور برہما کے ذریعہ وِشنو چتُربُھج کے النکاروں[2] وغیرہ کا راز سمجھا کر بھارت میں رہنے والوں کو زندگی کا یہ مقصد بتاتا ہوں کہ وہ اُن النکاروں پر عمل کر کے پورے وِشنو[3] بنیں۔

چتُربُھج وِشنو کے النکاروں کی وضاحت

وتسو! وِشنو چتُربُھج کے ہاتھ میں شنکھ[4] پوتر وچن[5] کی نشانی ہے۔ اِس لئے شنکھ رُوپی النکار کے دھارن کرنے کا یہ ارتھ ہے کہ انسان خود بھی پوتر وچن بولے اور گیان کے وعظ کے ذریعہ دوسرے انسانوں کو بھی پوتر بنائے۔ آپ جانتے ہوں گے کہ گیان کی "گجگور کرنے کو" "شنکھ دھوَنی کرنا" بھی کہا جاتا ہے واقعہ یہ ہے کہ جب میں نے برہما کے ذریعہ مُنش آتماؤں کو گیان دیا تھا تو ساتھ ہی اُنہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ گیان کی گجگور یا شنکھ دھوَنی کریں تاکہ سب کے کانوں میں وہ گیان پڑے اور آسے سُن کر خواب غفلت میں سوئے ہوئے لوگ جاگیں اور اپوِترتا کو بنبز جسمانی دھرموں[6] کو چھوڑ کر آتما کے سَو دھرم میں قائم ہو جائیں۔

اِس کے علاوہ "شنکھ دھوَنی" اہنسک یدّھ کی بھی نشانی ہے۔ شنکھ دھوَنی کرنے کے معنی ہیں "مایا کو للکارنا" یعنی کامٔ

---

[1] یوگ میں قائم [2] معیار [3] شنکھ، چکر، گدا اور پدم یعنی سجاوٹ کا وہ سامان جو کسی فلسفیانہ نقطہ کی علامت ہو [4] وِشنو دیوتا کی طرح نیک اوصاف والے [5] شنکھ، ناقوس [6] گفتار، بولنا [7] اعلانیہ اور با آواز بلند گیان سُنانا [8] "میں جسم ہوں" اِس عقیدہ پر جو اعمال و افعال و خیال مبنی ہوتے ہیں اُنہیں دیہہ کے دھرم کہتے ہیں۔

کرودھ، لوبھ وغیرہ دُشمنوں کے ساتھ لڑائی کا اعلان کرنا۔ اِس لئے گیتا میں بھی ذکر ہے کہ ارجُن وغیرہ نے شنکھ دھوُنی کی۔ مگر شنکھ کا اصلی روحانی راز نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پانڈوؤں نے ہنسک یُدھ کے لئے شنکھ بجائے تھے۔

عزیزو! سوُدرشن چکر، سرشٹی رُوپی چکر کا گیان حاصل کرنے اور اپنے آپ (۴۹*) کو جاننے اور جان کر منن کرنے کی نِشانی ہے۔ کیونکہ سو کے معنی ہیں "آتما" اور چکر کا مطلب سنسار چکر ہے۔ اِس لئے سنسار روپی چکر کے آدی، مدھیہ اور انت کی تواریخ کو جاننا ہی سوُدرشن چکر رُوپی النکار دھارن کرنا ہے۔ وِشنو چتربُھج کے ہاتھ میں اِن النکاروں کا ہونا اِن رازوں کو ظاہر کرتا ہے کہ گیان کی دھارنا سے اِنسان وِشنو جیسا دیوتا پد حاصل کرتا ہے۔

بچّو! گدا (مگدر) گیان کے استروں شستروں[1] کے ذریعہ مایا پر فتح حاصل کرنے کی نشانی ہے۔ اب تک بھارت میں رواج چلا آتا ہے کہ جو مَنُش کُشتی وغیرہ میں فتح حاصل کرتا ہے اُسے گدا جو کہ فتح کی نشانی ہے پیش کی جاتی ہے۔ مگر گدا (مگدر) کا مطلب نہ جاننے کی وجہ سے لوگ یہ مان بیٹھے ہیں کہ بھیم کے پاس بھی گدا نام کا ہتھیار تھا جِس کے ذریعہ اُس نے بہت سے پہلوانوں کو مار گرایا تھا۔ اصل میں برہما کے "دھرم کے بچے" ہی گیان بل کی وجہ سے شکتی شالی ہونے کے سبب النکارک[2] اور علامتی بھاشا میں بھیم ہیں اور مایا پر فتح حاصل کرنے والا گیان رُوپی ہتھیار گدا ہے جِس کو دھارن کرنے سے مَنُش آتما پوتر سرشٹی میں یعنی ست یُگ میں راجہ کا مرتبہ حاصل کرتی ہے۔

عزیز بچّو! پدم یا کنول کا پھول سنگم یُگی مایاوی سنسار میں رہتے ہوئے بھی اُس سے الگ رہنے (متاثر نہ ہونے) یعنی پوتر رہنے کی نشانی ہے۔ آپ نے دیکھا بھی ہوگا کہ کنول کا پھول کیچڑ والے پانی میں اُگنے کے باوجود بھی ہمیشہ اُس کے اُوپر رہتا ہے۔

علاوہ ازیں وشنو کی چار بُھجاؤں (بازوؤں) میں سے دو بازو اِستری اور باقی دو بازو پُرش (مرد) کی نشانی ہے۔ وِشنو کا روشنی کا تاج (Halo) آتما کی پاکیزگی، آتما پن کے نشچے پوترتا اور شانتی کو ظاہر کرتا ہے اور رتنوں سے جڑا ہُوا سونے کا تاج، پازیب، باز وبند وغیرہ سُکھ اور سمپتی اور شان و دولت کی نشانی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایشوری گیان کے ذریعہ نر اور ناری (مرد اور عورت) کو پوتر تا ہی سے پرورِتی یعنی فرائض خانہ داری نبھانے چاہئیں کیونکہ اِس طریقہ سے ہی مَنُش سُکھ اور شانتی حاصل کر لیتا ہے۔

پیارے بچو! یہ تعلیم مَیں سبھی کو دیتا ہوں تاکہ ستجگ اور تریتا جگ میں ڈبل تاجدار دیوتا پد حاصل کرنے کا جو انسانی مقصدِ اعلیٰ ہے وہ اِس پُرشارتھ کے ذریعہ پورا ہو۔ مَیں سبھی پر یہ راز ظاہر کرتا ہوں کہ سچا وِشنو وہ نہیں جو کہ وِشنو کی پُوجا کرتا ہے بلکہ وہ ہے جو کہ اِن النکاروں کے رہسیہ کو جیون میں دھارن کر کے پورا اہنسک اور پوتر بنتا ہے۔

میری اِس طرح مندرجہ بالا تعلیم کے ذریعہ یا چترُبھج وِشنو کے ساکھشا تکاروں کے ذریعہ برہما کے دھرم کے بچے اور اُن کے ذریعہ گیان دھارن کرنے والے دیگر پُرش اور اِستریاں پوتر پرورِتی (نہ کہ نِورِتی[3]) میں چلتے ہیں اور شاہی سنسکاروں کو دھارن کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ستجگ اور تریتا جگ میں دیوتائی راجہ یا رانی کا مرتبہ پاتے ہیں۔ بچّو! اِس طرح پُرشارتھ کر کے دیوتا پد کو پراپت ہوئے شری لکشمی و شری نارائن یا شری سیتا اور شری رام وغیرہ جُگل (جوڑا) راجہ اور رانی کے مرتبے حاصل کر کے ستجگی اور تریتا جگی سرشٹی کے پالنا کے آلہ کار بنتے ہیں۔ اِس وجہ سے میرے مہاواکیہ ہیں کہ مَیں سنگم جُگ میں وِشنو کے ذریعہ پالنا کے قابل بناتا ہوں اور ستجگ اور تریتا جگ میں چترُبھج وِشنو کے قائم مقام (پرتی ندھی) شری لکشمی و شری نارائن وغیرہ پالنا کرتے ہیں۔"

---

[1] ہتھیاروں [2] استعارہ میں، کنایہ میں [3] سنسار سے ہمیشہ چھٹکارا پانے کے خیال سے گھر بار اور کرم کو ترک کرنے کا سدھانت * سوچ بچار کرنا

سرشٹی کو پتت یا دُکھی کس نے کیا؟

"پیارے بچو! یہ بات تو سب لوگ مانتے ہیں کہ کوئی بھی سمجھدار باپ اپنے بچوں کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ نہیں بنتا۔ اِسی طرح کوئی بھی ذی عقل اُستاد یا گُورو بھی اپنے وِدیارتھیوں یا شاگردوں کا بُرا نہیں سوچتا۔ چنانچہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پرماتما نے دُکھ کی دُنیا بنائی اُن سے آپ کہئیے کہ "پرماتما تو جگت پتا یعنی ساری دُنیا کا باپ ہے اور شکھشک و گُورو بھی مشہور ہے تب بھلا وہ کیسے مَنش آتماؤں رُوپی سنتان کو دُکھی اور اشانت کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے؟۔۔ ظاہر ہے کہ پرماتما کسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ پرماتما کا تو نام ہی شِو یعنی کلیان کاری، ہے تب بھلا وہ دُکھ اور اکلیان[1] کا مُوجب کیسے ہو سکتا ہے؟ پرماتما کے کرتویہ تو دِویہ گائے ہوئے ہیں کیونکہ وہ دیوتائی سُکھ دینے والا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی مشہور ہے کہ پرماتما رحمدل، کلیان کاری اور پریم کا ساگر ہے لہذا اُس کی ذات سے کسی کو بھی اکلیان نہیں ہو سکتا کیونکہ جس کا جیسا سوبھاو ہوتا ہے ویسا ہی اُس کا کرم بھی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہُوا کہ پرماتما جو کہ گیان کا ساگر، شانتی کا ساگر، آنند کا ساگر اور پریم کا ساگر ہے، دُکھ کی دُنیا نہیں رچتا کیونکہ یہ کام تو اُس کے گُنوں (خوبیوں)، سوبھاو اور مَنش آتماؤں کے ساتھ سمبندھ کے بالکل برخلاف ہیں۔ دُکھ کی دُنیا کا یعنی کلجُگی دُنیا کا تو پرماتما وِناش ہی کراتا ہے۔ استھاپنا تو وہ سُکھ ہی کی یعنی ست یُگی دنیا ہی کی کراتا ہے۔ اِس وجہ سے وہ سُکھ داتا، شانتی داتا، (مایا سے) رکھشا[1] داتا گایا ہُوا ہے۔ دُکھ اور اشانتی تو مَنش آتمائیں اپنے ہی بُرے گُنوں، کرموں اور سُوبھاو کے نتیجہ کے طور پر بھوگتی ہیں تبھی تو یہ کہاوت بھی مشہور ہے کہ "آتما اپنا ہی متر (دوست) اور آتما اپنا ہی شترو (دشمن) بھی ہے۔

دُنیا کو دُکھی کس نے کیا؟

وتسو! دُکھ کا آغاز تو دؤاپر یُگ سے ہُوا جبکہ انسان دیہہ ابھیمانی، اپوتر، وِکاری اور آسُری سُوبھاو والے ہو گئے۔ اِس لئے اصل میں کہنا یہ چاہیئے کہ دؤاپر یُگ میں نرک یا دُکھ کی دُنیا کی استھاپنا مایا نے یعنی کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار نام کے پانچ عیبوں نے کی۔ بہت سے ہنسا مائل دھرم بھی مایا کے عہد[2] میں قائم ہوئے۔ جب سے آتما اپنی دشمن آپ بنی تبھی سے وہ دُکھی ہوئی۔ میں تو کلجُگی (وِکاری) دُنیا کو ستجُگی (نِروِکاری) بنانے والا یعنی "پتِت پاون" گایا ہُوا ہوں۔

مایا نے دُکھ دیا ہے

سرشٹی کو پتت بنانے والی مایا ہی ہے۔ مَیں گیان کے ذریعہ نر کو ست یُگی شری نارائن یا تریتا یُگی شری رام اور ناری کو ست یُگی شری لکھشمی یا تریتا یُگی شری سیتا بناتا ہوں۔ مگر دؤاپر یُگ کے شروع سے مایا پھر اُنہیں اپنا غلام بنا لیتی ہے اِس لئے مایا ہی دُنیا کو دُکھی کرتی ہے۔ مَیں تو کلجُگ کے آخر میں اَوترِت ہو کر مایا پر فتح حاصل کراتا ہوں جس کے نتیجہ کے طور پر شریشٹھ دھرم کی و نیز پوترتا، سُکھ اور شانتی کی پھر سے استھاپنا ہو جاتی ہے۔ مگر ایشور اور مایا کے اِس انادی کھیل کی پہچان نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے انجان انسان کہتے ہیں کہ "سُکھ بھی ایشور دیتا ہے اور دُکھ بھی ایشور دیتا ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ایشور کی مرضی سے ہو رہا ہے"۔ ایسے بے سمجھ انسان مجھ پتت پاون، سُکھ داتا، شانتی داتا پرم پتا پرماتما پر ایک طرح سے جھوٹا الزام لگاتے ہیں کیونکہ اُن کے کہنے کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ "پرماتما کلیش کاری، دُکھ داتا اور مایا کے پھندے میں ڈالنے والا ہے"۔

[1] جہاں پناہ، محافظ [2] یعنی دؤاپر اور کلجُگ میں۔ [3] حالتِ بد۔ اشانتی اور دُکھ کی حالت

پرماتما کے ساتھ سمبندھ اور پرماتما سے پراپتی

بھگوان شو کہتے ہیں :-

"پیارے وتسو! لگ بھگ سبھی آستِک لوگ مجھے پِتا یا پرم پِتا مانتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ "پِتا" تو جنم داتا اور ملکیت یا وراثت دینے والے کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ سوال یہ ہے کہ منُشوں نے مجھ سے کب اور کونسا جنم پایا کہ جِس کی بِنا پر مَیں اُن کا پِتا یا پرم پِتا کہلاتا ہوں؟ وتسو! اصل میں جنم دو قِسم کا ہوتا ہے، ایک جسمانی اور دوسرا رُوحانی۔ ستجگ سے لے کر ابھی تک انسانی روحیں اپنے اپنے جسمانی ہی ماتا پِتا کے پاس جسمانی ہی جنم لیتی آئی ہیں۔ اُن جنموں کو الوکِک، انوکھا یا روحانی جنم نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ جنم جسمانی، محدود دولت والے اور وِناشی ماتا پِتا کے ہاں ہوئے، اِس لئے اُن سے رُوحانی، دیرپا اور لاانتہا پراپتی نہیں ہوتی رہی ہے۔

سنیاسیوں کا مرجیوا جنم

عزیزو! جو منُش وَیراگ کی وجہ سے گھر بار کا سنیاس کر کے لوکِک گُوروؤں کی شرن میں جا کر اُنہیں اپنا دھرم پِتا مانتے رہے ہیں، اُن کے جنم کو "مرجیوا" جنم کہتے ہیں۔ "مرجیوا" کے معنی ہیں "جیتے جی مرنا" اور "دوسرا جنم لینا" یعنی موجودہ جنم کے جسمانی ناطوں کی سمرِتی[1] کو اور گیان سے پہلے کے سنسکاروں کو مٹا دینا اور نئے رُوحانی تعلق کی سمرِتی میں رہنا۔ یہ جنم ہونے پر نام بھی دوسرا رکھا جاتا ہے۔ اِس جنم کے بارے میں دو خاص باتیں دھیان دینے کے قابل ہیں۔ ایک تو یہ کہ سنیاسی لوگ کسی پُرش[3] ہی کے پاس جا کر دیکھشا[4] (Initiation) لیتے ہیں کیونکہ ماتاؤں کی تو وہ اکثر بے ادبی اور بے لحاظی کرتے ہیں۔ ماتاؤں کو تو وہ گُورو کے درجہ کے قابِل ہی نہیں مانتے۔ اِس لئے وہ کسی پُرش ہی کو دھرم پِتا کا درجہ دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اُن کا مرجیوا جنم جس گُورو کی تعلیم سے ہوتا ہے، وہ گُورو بھی وِناشی یعنی جنم مرن کے چکّر میں آیا ہُوا کوئی نہ کوئی منُش آتما ہی ہوتا ہے نہ کہ مَیں پرماتما۔ اُس لوکِک گُورو کو نہ تو سروشکتیمان اور نہ ہی "اَوِناشی پِتا" کہا جا سکتا ہے۔ اِس لئے سنیاسیوں کے جنم کو بھی "ایشوریہ جنم" یعنی مجھ ایشور کے ذریعہ دِیا ہُوا الوکِک (مرجیوا) جنم نہیں کہا جا سکتا۔

سنیاسیوں کے جنم جیسا مرجیوا جنم ست یُگ اور تریتا یُگ میں تو ہوتا ہی نہیں ہے کیونکہ اُن یُگوں میں گھر بار کا سنیاس نہیں کیا جاتا۔ اِس لئے سنیاسیوں جیسا مرجیوا جنم بھی دُواپر یُگ اور کلجُگ میں ہوتا ہے لیکن خود میرے ذریعہ دیا ہُوا مرجیوا جنم نہ ستجگ، نہ تریتا جُگ، نہ دُواپر یُگ اور نہ کلجُگ میں ہوتا ہے بلکہ سنگم جُگ میں ہوتا ہے۔

انوکھا مرجیوا جنم

پیارے بچّو! الوکِک مرجیوا یا ایشوری جنم تو مجھ پرماتما کے ذریعہ تب ہوتا ہے جبکہ مَیں سنگم جُگ میں ساکار برہما کے تن میں اَوترِت ہوتا ہُوں اور جگدمبا سرسوَتی کو گیان امرت کا کلش دیتا ہوں۔ سنگم جُگ میں انسانی روحوں کو یہ رُوحانی جنم دینے کی وجہ سے مَیں "پرم پِتا" کہلاتا ہوں اور برہما اور سرسوَتی بھی "جگت پِتا" اور "جگدمبا" کہلاتے ہیں۔ اُس وقت میرے ذریعہ جن کا مرجیوا جنم ہوتا ہے اُن ہی کے جنم کو الوکِک اور انوکھا مرجیوا جنم مانا جا سکتا ہے۔ اُن میں سے بھی برہمنوں کا جنم ہی اصل میں انوکھا جنم ہے کیونکہ اُنہوں نے ہی جگت پِتا برہما کے ذریعہ ایشوری گیان حاصل کر کے روحانی جنم پایا اور جیون کو الوکِک اور دِویہ بنایا اور دیہہ

[1] حصولیت [2] یاد [3] مرد [4] روحانیت میں داخلہ

اور دیہہ[1] کے سبھی سمبندھوں اور دھرموں کو بُھلا کر برہما اور سرسوتی کے ذریعہ پتا، شِکھشک، گُرد، بندھو، سوامی وغیرہ سبھی روحانی رشتے ایک مجھ ہی سے جوڑے۔ اس لئے سنگم یُگی براہمن کو دوِج[2] بھی کہا جاتا ہے۔ دواپر یُگ اور کلجُگ کے براہمن سچے براہمن نہیں ہیں کیونکہ اُنہوں نے برہما کے مُکھ سے الوکِک جنم نہیں لیا۔ وتسو! برہما کے مُکھ سے الوکِک جنم لینے والے براہمن ہی تینوں زمانوں، تینوں لوکوں، تینوں دیوتاؤں وغیرہ کے رازوں کو جاننے والے و نیز سچے راج یوگ* رشی ہوتے ہیں۔ یہی براہمن سبھی سے اونچے ہیں اور انہی کا ورن چوٹی کا ورن ہے۔ اِس طرح الوکِک جنم لینے سے ہی مجھ پرم پتا پرماتما سے مکمل پوترتا، سُکھ اور شانتی حاصل ہوتی ہے۔

پرماتما ہی جگت پِتا، جگت شِکھشک اور سچا جگت گُرو ہے

عزیز بچو! اِس طرح مَیں سنگم یُگ میں برہما کے ذریعہ انسانی روحوں کو الوکِک مرجیوا جنم دے کر ایشوری جنم کی بنا پر اُن کا حق پوترتا، سُکھ اور شانتی کی آبائی جائداد (Inheritance) دیتا ہوں، جو کہ مجھ پرماتما کی ملکیت ہے اور جس پر کہ مَنُش آتماؤں کا حق ہے۔ اِسی وجہ سے مجھے "پرلوکِک اور اوِناشی پرم پتا" بھی کہا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ چونکہ مَیں برہما کے تن میں آ کر ساری دُنیا کے آغاز، وسطی زمانہ اور آخری زمانہ کی تاریخ کا یعنی مَنُش آتماؤں کے آواگمن کے چکر کے آدی، مدھیہ اور انت کا اور تینوں وقتوں کا ماضی، حال اور مستقبل کا) پروکھش یا اپروکھش[3] دو نو طریقوں سے دِویہ گیان بھی دیتا ہوں، اِس وجہ سے مَیں مَنُش آتماؤں کا ترِکال درشی اور اوِناشی شِکھشک بھی بنتا ہوں۔ نیز مَیں ہی گیان کے ذریعہ وِکاروں کا سنیاس کراتا ہوں اور رُوحانی یوگ سِکھا کر وِکاروں کے بندھن سے مُکتی دِلاتا ہوں۔ اِس طرح پوترتا اور شانتی نام کے سو دھرم کی راہ پر رہبری کرنے والا بھی مَیں ہُوں اور برہما کے انسانی تن میں ساری کلجگی دُنیا کی مَنُش آتماؤں کا مَیں گُرو یا ست گُرو بھی ہوں۔

پیارے بچو! اِس طرح سنگم یُگ میں اَدترِت ہو کر اوِناشی (لافانی) باپ، ٹیچر اور گُرو تینوں کے فرائض پورے کر کے مَیں ساکار برہما، سرسوتی، برہما وتسوں اور دوسرے تمام انسانوں کی گتی اور سدگتی (جیون مُکتی) کرتا ہوں آج یہ بات لوگوں کو بھول گئی ہے کہ اصل میں ست گُرو ایک پرماتما ہی ہے جو کہ اَدترِت ہو کر گیان کے ذریعہ سدگتی کرتا ہے۔ اِن عجیب رازوں کو نہ جاننے کی وجہ سے آج مَنُش آتماؤں کا یا تو مجھ سے کوئی سمبندھ نہیں ہے اور یا وہ اپنے آپ کو داس وغیرہ خیال کرتے ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر وہ اپنے آپ کو تُچھ[4] سمجھ کر بھگتی تو کرتے ہیں مگر میرے ساتھ باپ، ٹیچر اور گُرو کا عملی رشتہ نہیں جوڑتے۔ وہ تومیو ماتا۔ شچ پتا تومیو۔ (त्वमेव माताश्च पिता त्वमेव.....) وغیرہ گیتوں کی شکل میں اِن سمبندھوں کا صرف گائن ماتر ہی کرتے ہیں۔ گائن کرنے والے بھگت یقینی اور واضح طور پر نہیں جانتے کہ جِس پرماتما کے ساتھ آتما کا ماتا، پتا، گُرو وغیرہ کا سمبندھ ہے، وہ نِراکار پرماتما کون ہے؟ اِس لاعلمی کی وجہ سے اور میرے ساتھ باپ، ٹیچر، گُرو کا سمبندھ نہ ہونے کی وجہ سے وہ پوترتا، سُکھ اور شانتی سے محروم رہتے ہیں۔

---

[1] جسم اور جسم کے ناطہ داروں کی یاد سے ذہن کو فارغ کر کے، پرماتما کی طرف لگایا [2] جس کا دوسرا یعنی مرجیوا جنم ہُوا ہو۔
[3] دیدارِ حقیقی اور علم حقیقی [4] پسماندہ اور گرے ہوئے [5] دوست * سہج راجیوگ کی مشق کرنے والے

پرماتما سروویاپک نہیں ہے

بلکہ مایا سروویاپک ہے

پرماتما سبھی آتماؤں کی نسبت مہان آتما ہے
لیکن سروویاپی نہیں ہے

وتسو! بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جسم انسانی میں جو چیتن شکتی موجود ہے وہ آتما ہے اور جو سبھی میں ویاپک چیتن شکتی ہے وہ پرماتما ہے لیکن اُن کا یہ عقیدہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کیونکہ جیسے 'مہاتما' اُس آتما کو نہیں کہا جاتا جو کہ زیادہ رقبہ میں ویاپک ہو ویسے ہی پرماتما بھی اُس ہستی کو نہیں کہا جاتا جو کہ سروویاپک ہو۔ بلکہ جیسے مہاتما اُس منش آتما کو کہا جاتا ہے جو کہ پوِتر تا، گنُوں اور شانتی وغیرہ کے لحاظ سے دیگر بہت سی آتماؤں سے بڑا ہو ویسے ہی پرماتما بھی اُس آتما کو کہا جاتا ہے جو کہ پرم پوِتر، سبھی گنُوں سے بھرپور، اور گیان کا ساگر، شانتی کا ساگر اور آنند کا ساگر ہو۔ لفظ "پرماتما" کا ویاپکتا[1] سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ لوگوں کو سمجھاؤ کہ جیسے اچھا، بہتر اور بہترین تین درجے ہیں ویسے ہی پرماتما بھی اعلیٰ ترین و بہترین آتما کو کہا جاتا ہے جو کہ جنم مرن اور سُکھ دُکھ سے نیارا اور ہمیشہ پوِتر اور پُوجیہ ہے۔ لہٰذا پرماتما کو سروویاپی ماننا تو گویا پرماتما کی ہستی سے ہی مُنکر ہونا ہے کیونکہ سروویاپی ماننے سے تو پرماتما سے الگ کوئی ہستی نہیں رہتی کہ جس کی نسبت مجھ پرماتما کو "پرم آتما" یا پرم پُوجیہ[2] آتما کہا جائے۔"

شریمد بھگوت گیتا سے ثابت ہے کہ پرماتما سروویاپک نہیں ہے

وتس بولے: "لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو کسی شاستر میں نہیں لکھا ہُوا ہے کہ پرماتما سروویاپی نہیں ہے۔"

بھگوان بولے: "آپ انہیں سمجھایئے کہ پرماتما اپنا گیان خود ہی دیتا ہے۔ وہ خود ہی اب ہمیں گیان دے رہا ہے۔ علاوہ ازیں وِوِیک[3] اور انوبھو[4] وغیرہ کی بنا پر سمجھا جا سکتا ہے کہ پرماتما سروویاپک نہیں ہے۔ تاہم اگر شاستر کا ذکر کیا جائے تو تمام شاستروں میں سے بھگوت گیتا ہی شرومنی[5] شاستر ہے کیونکہ وہ خود بھگوان کے مہاواکیوں[6] کا مجموعہ ہے۔ دوسرے کسی بھی شاستر کو ہم بھگوان کے مہاواکیوں کا شاستر نہیں کہہ سکتے۔ آپ جانتے ہوں گے کہ گیتا کے سوائے اور کسی بھی شاستر میں یہ مہاواکیہ[7] نہیں ہیں: "میں مہاکال[8] ہوں۔ اب سرِشٹی کا وِناش کرانا ہی میرا مقصد ہے . . . . . وِشنو چترُبھج کا ساکشاتکار مَیں ہی دِویہ درِشٹی کا وردان دے کر کراتا ہُوں . . . . مَیں تمہارے سبھی جنموں کو جانتا ہوں لیکن تم نہیں جانتے . . . . پہلے بھی مَیں نے یوگ سکھایا تھا . . . . مَیں ہی سرشٹی کا رچتا ہوں . . . . یہ سرشٹی چکّر میری ہی سرپرستی میں گھومتا ہے . . . . مَیں پرم پرش[9] ہوں لہٰذا بُدھی کا یوگ مجھ میں قائم کرو . . . . مَیں تمہیں سبھی پاپوں سے موکش دِلاؤں گا۔ مَیں تمہیں پرم دھام لے چلوں گا" وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے یہ مہاواکیہ خود مجھ گیان سروپ، سروشکتیمان، دِویہ درِشٹی کے داتا، پرلوک گرُو، سرِشٹی کی استھاپنا، وِناش اور پالنا کرنے والے پرماتما ہی کے ہیں۔ چنانچہ گیتا میں شلوکوں[10] کے شروع ہونے سے پہلے "شری بھگوان اُواچ[11]" وغیرہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

[1] پھیلاؤ [2] قابلِ تعظیم [3] پاکیزہ عقل کے ذریعہ فیصلہ، فتویٰ، پہچان یا سچ اور جھوٹ میں امتیاز [4] احساس، تجربہ [5] سرمایۂ ناز شاستر [6] وعظ، کلام [7] فقرات [8] ملک الموت [9] بلند ترین ہستی، تمام روحوں سے بالاتر [10] قطعہ جات، نظمِ معرفت [11] بھگوان بولے۔

اب اِسی بے مثال اور عظیم گیتا شاستر میں، میرے (بھگوان کے) اِن مہا واکیوں کا بھی ذکر ہے کہ "مَیں اویکت مُورت[1] ہُوں . . .
. . . نہ مَیں سارے جگت میں ویاپک ہُوں، نہ ہی یہ جگت مجھ میں ویاپک ہے ۔ مَیں سورج اور چاند سے بہت پار، پرم دھام کا نِواسی ہُوں . . . . میرا جنم دِویہ ہے . . . . . . مَیں پروِیش ہونے کے یوگیہ ہُوں . . . . . . اِس سادھارن منُش تن میں اَوترِت ہُوا مَیں پرماتما ہُوں یعنی پرم پُرش ہُوں منُش مجھے ہی یاد کریں ۔" اِن مہا واکیوں سے بنی نوعِ انسان کو سمجھ جانا چاہیئے کہ میرا ایک دائمی اویکت رُوپ ہے اور میرا ایک دائمی دھام بھی ہے جہاں سے کہ مَیں دھرم گلانی کے وقت اَوترِت بھی ہوتا ہُوں ۔

لہٰذا جو لوگ کہتے ہیں "کہ پرماتما سَروویاپی ہے"، اُنہیں سمجھنا چاہیئے کہ اگر پرماتما سَروویاپی ہوتے تو بھگوان کا اَوترن کیسے ہو سکتا؟ اگر پہلے ہی سے وہ سب جگہ ویاپک یعنی موجود ہوتے تو اُن کے یہ مہا واکیہ کیوں ہوتے کہ وہ پروِیش کرنے کے یوگیہ ہیں اور اُن کا دِویہ جنم بھی ہے اور پرم دھام بھی ہے ۔؟"

پرماتما سَروویاپک نہیں بلکہ اُن کی یاد سَروویاپک ہے

وتس بولے: "لیکن لوگ کہتے ہیں کہ گیتا شاستر میں مہا واکیہ ہیں کہ پرماتما سبھی کے ہِردے میں براجمان ہیں ۔"

بھگوان بولے: "اِس سے منُشوں نے یہ غلط مطلب نکال لیا ہے کہ پرماتما سَروویاپک ہے ۔ مگر دراصل مروجہ استعمال میں ہِردے (دل)، پریم اور شردھا کا استھان مانا جاتا ہے ۔ مثلاً جب کوئی منُش اپنے کسی دوست کو کہتا ہے کہ "ہم نے تو آپ کو اپنے دِل میں سما لیا ہے" تو گویا وہ منُش اُس دوست کے لئے اپنا پریم ظاہر کرتا ہے اور یہ جتلاتا ہے کہ وہ اپنے دوست کو بھُولا نہیں ہے ۔ اِسی طرح "پرماتما سب کے گھٹ گھٹ یا دِل میں براجمان ہے" ایسا کہنے کے بھی یہی معنی ہیں کہ "تمام آستِک مجھے یاد کرتے ہیں اور مجھ سے پیار کرتے ہیں"۔ ایسا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مَیں خود سبھی کے دِل میں ویاپک ہُوں ۔ اِس طرح لوگوں نے گیتا کے بہت سے مہا واکیوں کا غلط مطلب لے لیا ہے اور گیتا میں کچھ ملاوٹ بھی کر دی ہے ۔"

اگر پرماتما سَروویاپی ہوتا تو سب دُکھی اور اشانت کیوں ہوتے؟

وتس بولے: "ہم کونسی عام فہم دلیل پیش کریں جس سے یہ واضح ہو سکے کہ پرماتما سَروویاپی نہیں ہے؟"

بھگوان بولے: "اگر لوہے کو آگ میں ڈالا جائے تو آگ لوہے میں ویاپک ہو جاتی ہے اور لوہے کو اپنا گُن دے دیتی ہے ۔ لوہے میں آگ کی ویاپکتا، آگ کے گُنوں کی موجودگی سے ثابت ہوتی ہے ۔ یہ مثال سمجھا کر لوگوں سے کہنا چاہیئے کہ جیسے لوہے میں آگ کا ہونا آگ کے اثر سے ہی جانا جا سکتا ہے ویسے ہی پرماتما کا اِس دُنیا میں ہونا بھی اُس کی صفات کے تاثرات ہی سے جانا جا سکتا ہے، دوسرا تو کوئی طریقہ ہی نہیں ہے ۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ جب منُش آتمائیں اور دیگر تمام جاندار شانتی اور آنند میں ہی نہیں ہیں تو یہ فیصلہ کس بنا پر کیا گیا کہ پرماتما سَروویاپی ہے؟ پرماتما کے گُن موجود نہ ہونے سے تو پرماتما کی عدم موجودگی ثابت ہوتی ہے ۔

پرتیکش[2] کو پرمان کی اوشکتا نہیں ۔ منُش آتماؤں کے اپنے اپنے الگ الگ گُن (صفات)، کرم اور سوبھاو ہوتے ہیں اور فی زمانہ تو گویا سبھی آتمائیں دُکھی اور اشانت ہیں ۔ اِس سے پرتیکش ہے کہ سَروویاپی کا سِدّھانت غلط ہے ۔

---

[1] نورانی صورت والا [2] عیاں را چہ بیاں ۔

پرماتما سروویاپک نہیں، مایا سروویاپک ہے

وتسو! آج تو ہر انسان وِکاری اور اپوتر ہے۔ اِس لئے آج انسانوں کا جو آسُری سُوبھاؤ ہے اور اُن کے من میں جو اشانتی ہے اُس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ مایا (پانچوں وِکار) سروویاپی ہے۔ دؤاپر یُگ کے شروع سے لے کر منُش آتماؤں پر مایا کا ہی پربھاو بڑھتا آیا ہے اور آج تو مایا گھر گھر میں بلکہ رگ رگ میں، سنسار کے ذرّے ذرّے میں نواس کر رہی ہے۔ اِس لئے تو کلجُگی دنیا کے بارے میں مشہور ہے "جُھوٹی کایا، جُھوٹی مایا، جھوٹا سبھی سنسار" یعنی تمام منُش آتمائیں جھوٹی (اسنتیہ پر چلنے والی) ہوتی ہیں۔

عزیزو! مَیں تو کلپ میں ایک ہی بار اَوترت ہو کر ست یُگی سرِشٹی قائم کر جاتا ہوں۔ اگر مَیں یہاں ہمیشہ سروویاپک ہوتا تو یہاں مایا کا اثر ہی کیوں ہوتا؟ دھرم گلانی (گراوٹ) ہی کیوں ہوتی؟ گیان اور یوگ پرایہ لوپ ہی کیوں ہوتے؟ آسُری سمپردائے (شیطان سیرت انسانوں) کا فرقہ ہی کیوں بڑھتا اور یُگوں میں تبدیلی ہی کیوں ہوتی؟ اِس لئے سبھی کو صاف طور سے بتاؤ کہ پرماتما سروویاپک نہیں ہے۔ اِس کلجُگی دُنیا میں تو مایا سروویاپک ہے۔

وتس بولے: "کئی لوگ یہ مثال دیتے ہیں کہ جیسے پھُول میں خوشبو اور مہندی میں لالی یا دُودھ میں مکّھن چھُپا ہوتا ہے لیکن نظر نہیں آتا، ویسے ہی پرماتما بھی اِس دُنیا کے ہر ذرّہ میں ویاپک ہے لیکن نظر نہیں آتا۔ ایسے لوگوں کو کیسے سمجھائیں کہ پرماتما سروویاپک نہیں ہے؟"

بھگوان بولے: "وتسو! پھُولوں کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ مہندی کی لالی بھی اپنی جھلک دیتی ہے اور مکّھن تو دُودھ میں دراصل ویاپک ہوتا ہی نہیں بلکہ ایک الگ ہی چیز ہوتی ہے جو کہ بالآخر جُدا کی جا سکتی ہے۔ لہذا اُن لوگوں کو سمجھاؤ کہ اُن کی مثالوں سے پرماتما کا سروویاپک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اگر پرماتما سروویاپک ہوتا تو اُس کے گُن بھی سب میں ویاپک ہوتے۔"

اگر پرماتما سروویاپک نہیں ہے تو سروگیہ کیسے ہے؟

وتس بولے: "زیادہ تر لوگ پوچھتے ہیں کہ اگر پرماتما سروویاپک نہیں تو سروگیہ کیسے ہے؟ اِتنی بڑی سرِشٹی کا گیان جیوتِرلِنگم والے رُوپ (Jyotirlingum) کو کیسے ہو سکتا ہے؟"

بھگوان بولے: "دراصل گیان کا تعلق گیان[1] وان کے وجود کی لمبائی چوڑائی کے ساتھ نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی کارخانہ کا نہ تو مینیجر کارخانہ میں ویاپت ہوتا ہے اور نہ ہی کارخانہ مینیجر میں ویاپک ہوتا ہے۔ تو بھی کارخانہ دار یا کارخانہ کا فورمین کارخانہ کی مشین کے پُرزے پُرزے کی حرکات و سکنات کا رازداں ہوتا ہے۔ اِسی طرح کارخانۂ حیات سے مجھے آشنائی ہے، تاہم مَیں سروویاپک نہیں ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ عقل کو چیزوں کے رقبہ سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ انسان کی کھوپڑی چھوٹی سی ہے لیکن وہ اپنے رقبہ سے لاکھوں گُنا بڑے رقبہ کے حالات، واقعات، اشخاص، یا مکانات وغیرہ سے آشنا ہوتی ہے۔ اِس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ سمجھنا بھی مشکل نہیں ہوگا کہ مَیں جسم کی قید و بندش سے مبرّا ہوں اور اِس دُنیاوی تماشہ گاہ کا ناظر اور شاہدِ دائمی ہوں۔ مَیں اِس کے رازوں کے جانکار ہونے کے لئے سروویاپی ہونے کی ضرورت نہیں رکھتا۔

لوگ اِس بات کو نہیں سمجھتے کہ رچیتا (خالق) ہیں اپنے سے زیادہ وِستار (پھیلاؤ) والی رَچنا یعنی خلقت کا گیان ہوتا ہے سوامی (مالک) ہیں دھاموں اور مقاموں (قیام گاہوں) وغیرہ کا گیان ہوتا ہے۔ اِسی طرح مَیں بھی عالمِ کُل ہوں۔ تینوں لوکوں اور مخلوقات کو بخوبی جانتا ہوں لیکن مَیں سروویاپی نہیں ہوں کیونکہ گیان کی ویاپکتا کے ساتھ کوئی نسبت نہیں اور مقابلہ نہیں ہے۔

[1] رازداں۔

یہی بات بیج اور برکش کی مثال سے واضح ہوجاتی ہے۔ برکش اور بیج کی مثال سے یہ بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ جیسے ایک نباتاتی بیج میں برکش کی ارتقائی قوتیں مخفی ہوتی ہیں ویسے ہی مجھ انادی اور اوناشی یعنی غیر متبدل بیج میں سرشٹی روپی برکش کے ستجگ سے لے کر کلجگ تک کا گیان مخفی حالت میں ہوتا ہے۔

اس بات کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ جیسے باپ سروویاپی نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے بچوں کی سوانح عمری جانتا ہے، اسی طرح مَیں (پرم پتا پرماتما) بھی منش آتماؤں روپی انادی سنتان کی ہسٹری سے آشنا ہوں۔ جیسے ایک ناٹک کا مہتمم، اداکاروں وغیرہ کے کرداروں کو شروع سے لے کر آخر تک جانتا ہے، ویسے ہی مَیں (پرماتما) بھی اس سرشٹی روپی تماشہ کا تماشائی ہونے کی وجہ سے سروویاپی نہ ہوتے ہوئے بھی، اس کے آغاز تا انجام کے واقعات سے بخوبی واقفیت رکھتا ہوں۔

پرماتما دِویہ درشٹی کی وجہ سے سروگیہ ہے، سروویاپک ہونے کی وجہ سے نہیں

وتسو! دراصل مَیں سروویاپک ہونے کی وجہ سے سروگیہ نہیں ہوں بلکہ مَیں دِویہ درشٹی کی وجہ سے سب کچھ جانتا ہوں۔ پانچ ہزار سال قبل بھی مَیں نے سادھارن منش کے تن میں اوترت ہوکر "ارجن" کو دِویہ درشٹی کا وردان دے کر آمدہ وِناش کا ساکھشاتکار کرادیا تھا اور کہا تھا کہ "پریہ وتس! اِس سرشٹی کا وِناش ہونے والا ہے، یہ بھیشم، درونا آچاریہ وغیرہ سبھی مرے ہی پڑے ہیں"۔ ظاہر ہے کہ جب مَیں نے یہ مہاواکیہ سنائے تھے تب مَیں خود سادھارن تن میں اوترت ہُوا ہُوا تھا یعنی مَیں سروویاپک یا مُحیطِ کُل نہیں تھا۔ بلکہ مَیں تو دِویہ درشٹی کے آدھار پر سب جانتا تھا اور دِویہ درشٹی سے ہی مَیں نے ساکھشاتکار کرایا تھا۔ چنانچہ گیتا میں سنر دھار کھنے والے لوگ اگر اِن رازوں کو جان کر بھی مجھے سروویاپک مانتے ہیں تو یہ اُن کی طِفلانہ ضد ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں"۔

پرماتما ترکال درشی ہونے کی وجہ سے سروگیہ ہے، سروویاپک ہونیکی وجہ سے نہیں ہے

وتس بولے:- "بہت سے لوگوں کے من میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ اگر پرماتما سروویاپک نہیں ہے تو سروگیہ کیسے ہے؟ وہ دھرم راج ہوکر سب کے وِکرموں کی سزا کیسے دیتا ہے؟"

بھگوان بولے:- "وتسو! یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مَیں (پرماتما) ترکال درشی ہوں۔ ترِکال درشی کے یہ معنی ہیں کہ مَیں ماضی اور حال کے علاوہ مستقبل کو بھی جانتا ہوں۔ مستقبل کو پہلے سے جاننے کا یہ مطلب ہے کہ مَیں ابھی سے جانتا ہوں یا جان سکتا ہوں کہ اگلے لمحہ یا گھنٹہ کِس منش کا کیا سنکلپ یا کرم ہوگا۔ مگر یہ تو تب ممکن ہے جبکہ ہر ایک انسان کے سنکلپ (خیالات)، وچن اور کرم پہلے ہی نشچت[1] ہوں۔ اِس طرح کا تعین نہ ہونے کی صورت میں اگر مَیں ہردے (دل) میں ویاپک بھی ہوتا تو بھی مستقبل کو پہلے سے نہ جان سکتا۔ چنانچہ یاد رہے کہ اِس سرشٹی روپی ناٹک کا ہر ایک ایکٹ پہلے سے ہی نشچت ہے اور مَیں اُس کا پوروَ درشی[3] ہوں اِسی وجہ سے مَیں ترکال درشی ہوں اور سروگیہ بھی ہوں اور ہر ایک آتما کو اُس کے بُرے کرموں کی سزا دینے کے لئے سمرتھ[2] بھی ہوں۔ اِس کام کے لئے تو سروویاپک ہونے کا سوال ہی نہیں اُٹھتا بلکہ اس کے لئے تو ہر ایک آتما کے پارٹ کے متعین ہونے اور میرے ترِکال درشی ہونے کی ضرورت ہے"۔

نہ آتمائیں پرماتما کا جُزو ہیں، نہ پرماتما سروویاپک ہے

وتس بولے:- "کچھ لوگ ایسا مانتے ہیں کہ پرماتما سروویاپی ہے اور آتمائیں اُس کے اَنش یا جُزو ہیں۔ وہ لوگ آکاش تتو کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ گھڑے میں آکاش ہوتا ہے اور گھڑے کے باہر بھی، لیکن صرف گھڑے کی دیوار کی وجہ سے گھڑے کا

[1] متعین [2] قابل [3] پہلے ہی سے جاننے والا

آکاش باہر کے بہت پھیلاؤ والے آکاش سے الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح پرماتما بھی سروویاپک ہے اور منش آتمائیں آورن کی وجہ سے اُس سے الگ یعنی اُس کے جُزو ہیں۔ کیا اُن کی یہ مثال ٹھیک ہے یا اِس میں کوئی غلطی ہے؟"

بھگوان بولے: "اُن لوگوں سے پُوچھنا چاہیئے کہ جو آورن وہ مانتے ہیں وہ دروبہ (تتّو) ہے یا گُن (صفت)؟ اگر وہ دروبہ (تتّو) ہے تو اُس میں پرماتما سروویاپک ہے یا نہیں؟ اگر وہ یہ کہیں کہ آورن میں بھی پرماتما سروویاپک ہے تو اُن سے کہنا چاہیئے کہ "یہی بات تو آپ ثابت کرنے چلے تھے کہ پرماتما سروویاپک ہے۔ ثابت کئے بغیر آورن میں بھی ویاپک مان لینا گویا ایسی مثال دینا ہے جو کہ خود ہی ثابت نہیں۔" اُنہیں کہنا چاہیئے کہ اچھا اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ آورن میں بھی پرماتما ہے تو پھر وہ آورن، آورن ہی نہ ٹھہرا۔ اگر وہ کہیں کہ آورن میں پرماتما ویاپک نہیں ہے تو ثابت ہُوا کہ پرماتما سروویاپک نہیں ہے۔

اگر وہ کہیں کہ آورن کسی تتّو کا نہیں ہے بلکہ گُن کا ہے تو اُنہیں بتانا چاہیئے کہ اگر پرماتما سروویاپک ہوتا تو گُن کا آورن ہو ہی نہ سکتا۔ لہذا اُن کی مثال بھی غلط ہے اور سدّھانت بھی۔

یہ عقیدہ کہ "پرماتما ساگر کی مانند اور آتمائیں بُلبلوں کی مانند ہیں" غلط ہے

ونسو کچھ لوگ مجھے نہ جاننے کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ پرماتما ایک مہان ساگر کی طرح ہے اور آتمائیں اُس میں بُلبلوں کی طرح ہیں جو پیدا ہوتے ہیں اور بعد میں اُس میں سما جاتے ہیں یعنی مِل جاتے ہیں لیکن دراصل یہ مثال غلط ہے کیونکہ آتماؤں کو بُلبلوں کے ساتھ مشابہت نہیں دی جا سکتی۔ وجہ یہ ہے کہ بُلبلوں کی ہستی انادی اور اوناشی نہیں بلکہ لمحاتی ہوتی ہے۔ لہذا بُلبلے پیدا ہو سکتے ہیں اور ساگر میں مدغم بھی ہو سکتے ہیں لیکن آتمائیں اجر اور امر ہیں اُن کی ہستی کبھی مٹتی نہیں۔ وہ پرماتما میں لین (مدغم) نہیں ہوتیں نیز ساگر کے اُوپر آکاش ہوتا ہے۔ اگر سمندر کے اوپر آکاش اور ہوا نہ ہو اور پانی کے ساتھ دوسرا عنصر یعنی ہوا نہ ملے تو بُلبلہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لہذا اُن لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ "پرماتما کو جس ساگر سے آپ مشابہ کرتے ہیں کیا وہ ساگر خود سروویاپی ہے یا نہیں؟ اگر وہ اِس دُنیا کے ساگروں کی طرح سروویاپی نہیں ہے تب تو پرماتما بھی سروویاپی ثابت نہیں ہُوا۔ اگر آپ نے پرماتما کی ایک ایسے ساگر کے ساتھ مشابہت کی ہے جو کہ فرضی ہے اور سروویاپی ہے، تب تو پرماتما کے ہر جائی ہونے کے سبب باقی کوئی خالی جگہ یعنی آکاش نہ رہنے سے آتماؤں رُوپی بُلبلوں کی پیدائش نہیں مانی جا سکتی۔ لہذا آپ کی تمثیل اور دلیل غلط ہیں اور آپ جو سدّھانت ثابت کرنا چاہتے تھے وہ بھی غلط ہے۔"

پرماتما کو سروویاپی ماننا گویا اُسے بے حس و حرکت ماننا ہے

عزیزو! "پرماتما سروویاپی ہے۔" ایسا کہنے کا تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ پرماتما بے حس و حرکت ہے کیونکہ جو چیز ساری جگہ گھیرے ہوئے ہو وہ تو ہِل بھی نہیں سکتی۔ چنانچہ پرماتما کو سروویاپی ماننا گویا پرماتما کو استھاپنا، پالنا، وِناش وغیرہ دِویہ کارج کرنے کیلئے آوترت ہونے کے ناقابل ماننا ہے یعنی پرماتما کی ہستی ہی سے مُنکر ہونا ہے۔"

جیسے مالا کا دھاگا سبھی منکوں میں پرویا ہوتا ہے ویسے پرماتما سبھی آتماؤں میں سمایا ہُوا نہیں ہے

ونسو بولے: "کئی اشخاص یہ بھی دلیل پیش کرتے ہیں کہ آتمائیں ہیں تو پرماتما سے الگ لیکن جیسے مالا کے منکے مالا کے دھاگے سے الگ ہوتے ہوئے بھی اُس میں پروئے ہوتے ہیں ویسے ہی پرماتما بھی سبھی آتماؤں میں ہے۔"

بھگوان بولے: "ونسو! اِس دلیل پر غور کرنے سے آپ اِس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ دھاگا منکوں میں سروویاپی نہیں ہوتا یعنی جہاں منکے کی خلا (سوراخ) ہوتا ہے صرف وہاں ہی ہوتا ہے لیکن سروویاپی کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ پرماتما سے کوئی نہ پردہ۔

جگہ خالی نہیں ہے، لہٰذا یہ مثال باموقع اور بامحل نہیں ہے۔ اِس سے سروویاپی کا جو سدّھانت ثابت کرنا مطلوب ہے، وہ نہیں ہوتا۔ مالا کی مثال کا راز دراصل کچھ اور ہی ہے۔ مالا اِس نقطہ کو واضح کرتی ہے کہ سبھی آتمائیں الگ الگ ہیں اور پرماتما جس کی نشانی مالا میں "پھول" ہے سب منکوں سے نیارا اور اوپر ہے۔

پرماتما نراکار نہیں، اُس کی صفات نراکار ہیں

لاڈلے بچّو! بہت سے منشوں کی بدھی میں پنڈتوں نے یہ جھوٹا گیان ٹھونس دیا ہے کہ پرماتما نراکار ہے اور اس لفظ نراکار کے معنی "بے شکل" ہیں۔ اِس ہتھیا گیان کے سبب عوام سمجھتے ہیں کہ پرماتما سروویاپی ہے۔ مگر حقیقت میں کوئی بھی گنی (موصوف) نراکار یعنی بے شکل نہیں ہوتا۔ ہاں اُس کے گُن نراکار ہوتے ہیں۔ اِسی طرح میری صفات تو نراکار ہیں مگر اُن صفات کا بھنڈار مَیں خود بے شکل نہیں ہوں۔ ہاں مَیں اِن معنوں میں نراکار ہوں کہ میری شکل جسمانی نہیں ہے بلکہ جیوتر لنگم آکار والی (روحانی) ہے۔ اِس لئے یہ خیال کہ "پرماتما نراکار ہونے کی وجہ سے سروویاپک ہے" جھوٹا، بے بنیاد اور بے معنی ہے۔

پرماتما بے انت نہیں ہے، بلکہ اُس کی صفات بے انت ہیں

پیارے وتسو! میرا گیان بے حد کے متعلق یعنی تینوں لوکوں، تینوں کالوں اور تمام منش آتماؤں کے متعلق ہے اور جب مَیں گیان دیتا ہوں اور ستجگ کی استھاپنا اور کلجگ کے وِناش وغیرہ کے کاموں میں اپنی شکتی استعمال کرتا ہوں، تو اُس کا اثر بھی میری بے انت (لاانتہا) رچنا یا سروویاپی رچنا پر پڑتا ہے۔ چنانچہ میرے کرموں کا اثر بے انت ہونے کی وجہ سے منش آتمائیں کہتی ہیں کہ "اے پربھو! آپ کی شکتی بے انت ہے، آپ کا گیان بے حد ہے" یعنی شنکر کی پریرناؤں کے ذریعہ یا برہما اور وشنو کے ذریعہ جو کام آپ کراتے ہیں، منش آتمائیں اُس جیسا، بے حد اثر والا اور سارے سنسار میں تبدیلی رونما کرنے والا کام خود نہیں کر سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ برہما، وِشنو اور شنکر کے ذریعہ بے حد کی بھلائی کے لئے استھاپنا، پالنا اور وِناش کے کرتویہ کرانے والا مَیں خود تمام مخلوقات (جن پر کہ میرے کرموں کا اثر پڑتا ہے اور جن کا ہی مجھے گیان بھی ہے) سے الگ ہوں نہ کہ اُن میں ویاپک ہوں۔ اس لئے یاد رہے کہ مَیں بے انت نہیں بلکہ میری شکتی (طاقت)، میری صفات اور میرے کرموں کا پربھاؤ بے انت ہے۔

پرماتما سرشٹی کی استھاپنا اور وِناش کراتے ہیں مگر سروویاپک نہیں ہیں

پیارے بچّو! کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر مَیں سروویاپک نہیں تو سرشٹی کی استھاپنا، پالنا اور وِناش کے لئے مجھ میں لاانتہا شکتی بھلا کیسے ہو سکتی ہے؟

اُنہیں سمجھنا چاہیئے کہ شکتی کو بھی شکتیمان کی جسامت سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ مثلاً تھوڑے سے سائنسدان اتنے تباہ کُن بم بنا لیتے ہیں کہ چند گھنٹوں میں دُنیا کا بہت بھاری وِناش ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ بموں کی شکتی کا سائنسدانوں کی عقل کی لمبائی چوڑائی سے کوئی تناسب نہیں ہے۔ ٹھیک اِسی طرح اگرچہ میری شکتی لامحدود ہے تاہم مَیں سروویاپی نہیں ہوں بیں تو برہما سے ہی کام کراتا ہوں۔ شنکر کے ذریعہ سائنسدانوں کو پریر کر مَیں وِناش کے سامان کی تیاری کراتا ہوں۔ اِس طرح برہما اور وِشنو کے ذریعہ، استھاپنا اور پالنا کے کرتویہ کراتا ہوں۔ لیکن چونکہ لوگ استھاپنا، وِناش اور پالنا کے بھی اصلی راز اور طریقہ کار سے واقف نہیں ہیں لہٰذا وہ خیال کرتے ہیں کہ اتنی بڑی سرشٹی کی استھاپنا وغیرہ کسی سروویاپی ہستی کے بنا کون کرا سکتا ہے۔

دیوتا وغیرہ سبھی رُوپ پرماتما کے رُوپ نہیں ہیں

لاڈلے بچّو! کچھ لوگ سُوکھشم دیوتا وِشنو اور شنکر اور ساکار دیوتا رام اور کرشن وغیرہ کا ساکھشاتکار کرنے کی وجہ سے سمجھتے ہیں

کہ پرماتما ہے تو سروویاپی مگر بھگت کی جیسی بھاونا ہوتی ہے، بھگوان بہروپیا ہونے کی وجہ سے ویسا ہی رُوپ دھارن کر لیتے ہیں۔ اِس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ پرماتما خود تو اُروپ یعنی بے شکل بھی ہے لیکن سب شکلیں اختیار بھی کر لیتا ہے۔

لیکن اُن کا یہ خیال غلط ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو منُش جس اِشٹ (سُوکھشم یا ساکار دیوتا) کو پرماتما سمجھ کر پُوجتا ہے میں اُس ہی کا ساکھشا تکار اُسے کراتا ہوں۔ مگر وہ رُوپ میرا واقعی رُوپ نہیں ہوتا۔ میں تو برہما، وِشنو، شنکر نام کے صرف تین ہی رُوپوں کا رچیتا ہونے کی وجہ سے "ترمورتی" کہلاتا ہوں اور ماتا پِتا، بندھو، گرُو وغیرہ انیک سمبندھوں سے منُشوں کا کلیان کرتا ہوں ورنہ نہ تو دوسرے رُوپ میرے ہیں نہ میں سروویاپی ہوں۔

پرماتما سبھی جگہ نہیں ہے لیکن سبھی جگہ پہنچ سکتا ہے

وتسو! پرلوک نواسی ہوتے ہوئے بھی میں نہایت تیز رفتاری سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتا ہوں چنانچہ منُش یہ سمجھتے ہیں کہ پرماتما تو ہر جگہ ہے۔ اُسے جہاں یاد کرو وہاں حاضر ہو جاتا ہے۔ اُنہیں یہ معلوم نہیں کہ میری گتی (رفتار) آواز، روشنی یہاں تک کہ منُش کے سنکلپ سے بھی زیادہ تیز ہے اور میں اِتنی جلدی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتا ہوں کہ منُش اُس کا خیال بھی نہیں کر سکتا کیونکہ میں جسم اور کرم وغیرہ کی قید سے برتر ہوں۔ میرے اِس وصف کی وجہ سے کئی منُش یہ خیال کر لیتے ہیں کہ میں ہر جگہ موجود ہوں لیکن اصل میں میرا وجود سبھی جگہ ویاپک نہیں ہے لیکن میری تیز رَوی کے سبب انسانوں کو ایسا محسوس ہوتا ہے۔

پرماتما دھرم راج ہے مگر سروویاپک نہیں

لاڈلے بچو! میں نے آپ کو بہت دفعہ ساکھشا تکار بھی کرایا ہے کہ کلپ کے آخر میں میں کیسے تمام آتماؤں کو سُوکھشم جسم دے کر، سُوکھشم لوک میں دھرم راج کی شکل میں سزا کا پورا احساس دِلاتا ہوں لیکن کیونکہ میرا یہ کرتویہ کلپ کے آخر میں ہوتا ہے اِس لئے اِس سے پہلے اگرچہ ایک لمبے عرصہ سے یہ عقیدہ مُروّج رہتا ہے کہ میں دھرم راج کی شکل میں ظاہر ہو کر سزا دلاتا ہوں تاہم اس سے قبل کسی کو بھی بالعموم میں اِس شکل کا ساکھشا تکار ہُوا نہیں ہوتا۔ اس لئے سنیاسیوں ہٹھ یوگیوں وغیرہ کو میرے اُویکت جیوتر لنگم شکل کا اور دھرم راج رُوپ کا تو پتہ ہی نہیں ہوتا۔ مگر اب آپ نے وہاں کی سزاؤں کے عالم اور میرے دھرم راج رُوپ کا اور دھرم راج پُری کا ساکھشا تکار کیا ہے تو آپ ہی جانتے ہیں کہ میں سروویاپک نہیں بلکہ اُویکت شکل والا ہوں اگر میں سروویاپک ہوتا تو دھرم راج کی شکل ہی اختیار نہ کر سکتا۔

اوم شانتی

پرماتما جیوتر لنگم رُوپ والا ہے اور پِتا ہے

اُسے

برہم یا سروویاپی ماننا بھُول ہے

پرماتما انگوٹھے کی شکل والا ہے

ست، چت، آنند سروپ پرماتما کہتے ہیں:-

"پیارے بچو! ویدانتی اور دوسرے لوگ بھی کہتے ہیں کہ اُن کے شاستروں میں لکھا ہُوا ہے کہ "وہ پرم پُرش انگوٹھے کی شکل والا اور پرکاش سروپ ہے"۔ مگر ایسا کہتے ہوئے بھی وہ مجھے سروویاپک مانتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دِل کی شکل انگوٹھے جیسی

ہونے کی وجہ سے جب پرماتما کا وہاں ساکھشا تکار ہوتا ہے تو وہ بھی انگوٹھے کی شکل جیسا ہوتا ہے ۔" مگر پیارے بچو! ذرا سوچو کہ اگر دل (ہردیہ) کی شکل انگوٹھے جیسی ہونے کی وجہ سے ہی میری شکل انگوٹھے جیسی دکھائی دیتی ہے تب تو وِشنو، شنکر وغیرہ سبھی کا انگوٹھے ہی کی شکل جیسا ساکھشا تکار ہونا چاہیئے ۔ لیکن آپ اپنے تجربہ کی بنا پر جانتے ہیں کہ ایسا تو ہوتا ہی نہیں ہے ۔ حقیقت میں، مَیں تو تیسرے نیتر (آنکھ) کا وردان (بخشش) دے کر ٹھیک ٹھیک شکل کا دویہ ساکھشاتکار کراتا ہوں اور میں تو دراصل جیوتر لنگم شکل والا ہوں۔

جیوتر لنگم برہم کی جمی ہوئی صورت نہیں ہے

پیارے وتسو! کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ پرماتما برہم ہی کا نام ہے اور کہ جیوتر لنگم اُس برہم ہی کا صرف ایک گھنی[٥٧] بھوت رُوپ ہے (Concentrated)۔ دراصل یہ اُن کی بڑی بھول ہے کیونکہ مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ برہم تو بے جان تتو[٥٨] (عنصر) ہے اور مَیں چیتن ہوں۔ اِس لئے پرماتما کو برہم یا سرو ویاپک ماننا غلط ہے ۔

شِوراتری کے تہوار سے ثابت ہے کہ پرماتما سرو ویاپک نہیں ہے

بھارت میں شِو مندر جہاں تہاں ہیں۔ لوگ شِوراتری کا تہوار بھی خوب مناتے ہیں۔ بھارت کے علاوہ دیگر بہت سے ممالک میں بھی میرے اِس رُوپ کی مورتیاں ملتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ میلے یا تہوار تو اُنہیں کی یاد میں منائے جاتے ہیں، جنہوں نے کبھی اِس دُنیا میں لوگوں کی بھلائی کا کام کیا ہو۔ مورتیاں بھی اُنہی پُوجیہ ہستیوں کی بنائی جاتی ہیں جو منُش آتماؤں کے لئے قابل احترام ہوں۔ چنانچہ لوگوں کو سمجھائیے کہ شِو مندروں سے اور شِوراتری کے تہوار سے ظاہر ہے کہ پرماتما کو سرو ویاپی ماننا غلط ہے کیونکہ سرو ویاپی ہستی کی نہ تو مورتیاں ہی بنائی جا سکتی ہیں، نہ ہی اُس کے اوترن کے لئے پرارتھنا ہی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اُس کے تہوار ہی منائے جا سکتے ہیں۔ اُن سے پوچھئے کہ اگر شِولنگ پرماتما کی مُورتی نہیں تو کس کی مُورتی ہے؟ اور اگر یہ پرماتما کی یادگار ہے تو پھر پرماتما کو سرو ویاپی کیوں مانتے ہو؟

پرماتما سرو ویاپی نہیں ہے ۔

عزیزو! اگر میں سرو ویاپی ہوتا تو پِتا کیسے کہلاتا؟ سرو ویاپی ماننے کا مطلب تو تمام آتماؤں کو پِتا ماننا ہے ۔ دراصل اِس ساری سرِشٹی رُوپی رچنا کا مالک اور خالق ہونے کی وجہ سے ہی مَیں پِتا کہلاتا ہوں۔ چنانچہ مجھے سرو ویاپی ماننے کا مطلب مجھے پِتا نہ ماننا ہے اور پِتا نہ ماننے سے گویا پُونر تا، سُکھ اور شانتی کی ایشوری سمپتی[٥٩] پر اپنا حق گنوانا ہے۔

سرو ویاپی تو تتو ہی ہوتے ہیں

وتسو! سرو ویاپی تو بے جان تتو ہی ہوتے ہیں جیسے کہ برہم تتو، برہم لوک میں سرو ویاپی ہے اور آکاش تتو (Ether) اِس دُنیا میں ویاپک ہے ۔ مگر عزیزو! مَیں اس طرح بے جان تتو نہیں ہوں بیں تو چیتن سروپ ، من (سنکلپ) اور بدھی (گیان) والا ہوں۔ چنانچہ مجھے سرو ویاپی ماننا تو اگیان کی بات ہے کیونکہ دراصل میری صورت نورانی جیوتر لنگم ہے ۔

پرماتما کو سرو ویاپی ماننا گویا چوراسی لاکھ جونیوں میں ماننا ہے

وتس بولے: "ایسے بھی بہت ہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ "پرماتما کچھوے اور مگرمچھ کے رُوپ میں بھی اوتار لیتا ہے اور تمام جاندار وں اور انسانوں میں بھی ویاپک ہے ۔" اُن لوگوں کو مزید کونسا نقطہ سمجھایا جائے کہ جس سے وہ اِس غلط عقیدے کو چھوڑ کر حقیقت کو مان جائیں؟"

---

٥٧ گھنا ۔ گھناونا ۔ منجمد ۔ ٹھوس ٥٨ ورثہ ۔ ملکیت ٥٩ مدرک

بھگوان بولے: "یہ تو ایک عام عقیدہ ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے، منش جُونی سب سے اعلیٰ ہے" چنانچہ آپ اُن لوگوں سے کہئیے کہ جونیوں میں بھی کچھ اعلیٰ اور کچھ ادنیٰ ہیں کیونکہ آتمائیں کئی اقسام کی ہیں۔ لہٰذا سوچنے کی بات ہے کہ مَیں جو کہ پرماتما ہوں یعنی سبھی آتماؤں کی نسبت اعلیٰ ترین آتما ہُوں، ادنیٰ جونیوں میں بھلا ویاپک ہو سکتا ہوں ؟ مَیں تو "اجونی" اور "اجنما" گایا ہُوا ہوں کیونکہ مَیں کرماتیت اور عالمِ کُل (سَروگیہ) ہوں۔ لہٰذا آپ اُن لوگوں کو یہ نکتہ واضح کرتے ہوئے کہئے کہ "پرماتما کو سبھی جیو جنتوؤں، پشوؤں اور پکھشیوں وغیرہ میں ویاپک ماننا تو گویا پرماتما کو "پرم آتما" نہ ماننا ہے اور ایک طرح سے پرماتما کے بارے میں بدکلامی کرنا ہے۔ جس کی ذات اعلیٰ ہے، جنم اور کرم دِویہ ہیں، جو "اُونچے سے اُونچا بھگونت" مشہور ہے، جو تینوں دیوتاؤں کا بھی رچتا، کالوں کا بھی کال اویکت مورت اور بلا جسم (اشریری) ہے، اُس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ سبھی جُونیوں میں ہے، اپنی عقل کا دیوالیہ پن ظاہر کرنا ہے۔ آپ اُنہیں سمجھائیے کہ "پرماتما ادنیٰ جونیوں میں تو درکنار، اِس ساری دُنیا میں ہی نہیں ہے کیونکہ وہ پَربرہم پرمیشور ہے، پارلوکِک پِتا ہے، مالک سہ جہاں ہے۔ پرم دھام کا نواسی ہے اور اِس دُنیا میں تو صرف دھرم گلانی ہی کے وقت آتا ہے"۔

اگر پرماتما کا رُوپ اور دھام نہ ہوتا تو منش آتماؤں کا یوگ بھی نہ لگ سکتا

پیارے وتسو! لگ بھگ سبھی مذہبوں کے لوگ یہ تو مانتے ہیں کہ "مُکتی اور جیون مُکتی کی حصولی کے لئے پرماتما کی یاد **یعنی یوگ ضروری ہے**"۔ لیکن یہ ایک نفسیاتی اصول ہے کہ جس ہستی کا نام، شکل، قیام وغیرہ معلوم نہ ہوں اُس کی حقیقی اور لگاتار یاد ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ پرماتما بے شکل اور سَروویاپی ہے، وہ پرماتما کے سروپ پر من نہیں ٹکا سکتے بلکہ وہ یا تو نام، رُوپ، دھام وغیرہ والی کسی فرضی یا مادّی چیز پر اپنا من جماتے ہیں یا کسی دیوتا کی تصویر اپنے سامنے رکھتے ہیں یا بھرکُٹی وغیرہ مادی چیزوں پر خیال کو یکسو کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یا تو کہتے ہیں کہ من ٹکتا ہی نہیں ہے ظاہر ہے کہ اُن کا یوگ پرماتما سے نہیں ہوتا اور اِس لئے وہ مُکتی اور جیون مُکتی کو حاصل نہیں کر سکتے۔

لہٰذا اِس غلط اعتقاد کو ختم کرنے اور اِس کی بجائے اپنے نام، رُوپ، دھام، دِویہ جنم، دِویہ کرتویہ، اَوِترن کے وقت وغیرہ کا گیان دے کر سچّا یوگ سکھانے کے لئے ہی مَیں خود اَوترت ہوتا ہُوں، تاکہ منشوں کو مُکتی اور جیون مُکتی حاصل ہو سکے۔ اِس وجہ سے گیتا میں میرے مہاواکیہ ہیں: "من کو میری یاد میں لگاؤ (من منا بھو) پرکاش تتو (برہم) سے یوگ لگانے والوں کی گتی دُکھ بھری ہوتی ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔

وتسو! غور کیجیے کہ آج ایک طرف بھارت میں ایسی تصویریں بہت پسند کی جاتی ہیں، جن میں کہ شنکر اور پاربتی بھی مجھ شو کی یاد میں بیٹھے ہوئے دکھائے ہوتے ہیں اور دوسری طرف لوگ مجھے سَروویاپی مانتے ہیں۔ کیا اِس سے یہ بات صاف طور سے واضح نہیں ہوتی کہ آج بھارت کے لوگ نہ "پرماتما" کے بارے میں اصلیت جانتے ہیں اور نہ ہی دیوتاؤں کی سچّی جیون کتھا سے واقف ہیں بلکہ صرف اندھی ہی عقیدت کی بنا پر کہتے کہ پرماتما سَروویاپی ہے۔

گیان رُوپی تلوار، یوگ رُوپی کوچ
اور بھاوی رُوپی ڈھال سے سجی ہوئی

سنسار کی واحِد اَدھیاتمک[1] سینا

اَدھیاتمک سینا پنی بھگوان کہتے ہیں :-

"پیارے وتسو! کیا آپ نے کہیں ایسی مہلاؤں[2] کے متعلق کچھ حال سُنا ہے جنھوں نے کہ خُون کی ایک بھی بوند بہائے بغیر دُنیا کی سلطنت فتح کرلی ہو؟ یہ بہت عجیب بات ہے کہ آج اِس اہم واقعہ کو بھی کوئی نہیں جانتا اور کسی اِتہاسِک[3] گرنتھ میں بھی اِس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ بھارت میں شکتیوں[4] کا گائن پُوجن تو بہت ہوتا ہے لیکن اِس حقیقت کا کسی کو بھی علم نہیں کہ یہ شکتیاں کون تھیں، اُنھوں نے کہاں سے ایسی شکتی حاصل کی اور ایسی شکھشا کہاں سے پائی جس سے کہ وہ پُوجنیہ بھی بن سکیں اور ساری دُنیا کی سلطنت کی مالک بھی بن گئیں۔

شکتیاں "گُپت یودھا[5]" تھیں

عزیزو! بھارت واسی لوگ شکتیوں کو "دُرگا"، سرسوتی، امبا، شیتلا، گنگا، کالی وغیرہ ناموں سے منسوب کرتے ہیں۔ وہ اُن کو "شومی شکتیاں" یا "براہمی" بھی کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اِن ناموں کا مطلب یہ ہے کہ اُنھوں نے مجھ سرو شکتیمان پرماتما شو سے برہما کے ذریعہ شکتی کا وَردان لیا تھا، جیسے کہ اب آپ لے رہی ہیں۔ اُس شکتی کے ذریعہ اُنھوں نے مایا یعنی پانچ وِکاروں (راون) پر فتح حاصل کی تھی۔ اِس وجہ سے ہی نَوراتری میں شکتیوں کی پُوجا کے بعد وِجے دشمی کے روز الیشوری شکتی کی جیت منانے کے لئے مایا کے بُت کو یعنی راون کے بُت کو جلایا جاتا ہے۔ لیکن تبدیلیٔ زمانہ کا اثر دیکھئے کہ آج بھگتوں کو بھی نَوراتری اور دسہرہ کے تہواروں کی اصلی عظمت معلوم نہیں ہے۔

بھارت ماتا شکتیوں کی جیون کہانی

وتسو! آج لوگ اِس راز سے سبھی ناواقف ہیں کہ شکتیاں وہی ماتائیں اور کنیائیں ہیں جن کو شریمد بھاگوت میں گوپیاں کہا گیا ہے۔ بھگت لوگ نوراتروں میں ایک سو آٹھ کنیاؤں کا پُوجن کرتے ہیں اور وہ اننیہ[6] گوپیوں کی تعداد بھی ایک سو آٹھ ہی مانتے ہیں۔ علاوہ ازیں وَیجینتی مالا اور رُدر مالا کے منکوں کی تعداد بھی ایک سو آٹھ[7] ہی ہوتی ہے۔

عزیزو! رُدر مالا اور وَیجینتی مالائیں جو ایک سو آٹھ منکے ہیں وہ اُن ماتاؤں اور کنیاؤں کی نشانیاں ہیں جنھوں نے مجھ سے رُوحانی شکتی حاصل کی اور اِسی وجہ سے اُن کا نام شکتیاں پڑا اور اِسی شکتی سے اُنھوں نے پانچ وِکاروں پر فتح حاصل کی۔ اُس فتح کے سبب ہی اُن کی تصویروں میں اُن کے پاؤں کے نیچے اسُروں کو مغلوب ہُوا دکھایا گیا ہے۔

شکتیوں کے ہاتھوں میں استر شستر[8]

وتسو! تصویروں میں عموماً شکتیوں کے ہاتھوں میں لڑائی کے استر شستر دکھاتے ہیں اور اُن کی سواری شیر پر یا ہنس پر ہوتی ہے یا اُن کو کمل پھُول پر دکھایا جاتا ہے۔ آپ کا یہ اپنا بھی اُنو بھو ہے کہ شکتیوں نے کبھی بھی اِن استھول ہتھیاروں کا استعمال نہیں کیا۔ اُن کے ہاتھوں میں جو استر شستر دکھائے گئے ہیں، وہ میرے دیئے ہوئے گیان کے اُن تیر، کٹاری، انکش[9] تلوار اور بھالوں کی نشانی ہیں جن کو دھارن کر کے وہ شیر جیسی بہادر اور ہمت ور بنی تھیں اور انھوں نے وِکاروں کو نیست و نابود کیا اور ہنس جیسا وِویک[10] پایا تھا اور کمل پھُول کی مانند پوتر تا اپنے جنم میں لائی تھی۔

---

[1] روحانی فوج [2] خواتین۔ عورتوں [3] تاریخی کتاب [4] دُرگا، امبا وغیرہ برہمنیوں [5] رُوحانی لڑائی کرنے والی [6] خاص خاص [7] ہتھیار [8] نیز [9] سچ اور جھوٹ میں امتیاز کی شکتی۔

کالی پر قربانی کونسی اور کیوں؟

پریہ وتسو! اصل میں جو کالی ہوئی ہیں اُن کا رنگ کالا اور رُوپ بھیانک نہ تھا۔ شیتلا اور کالی در اصل ایک سرسوتی ہی کے مختلف نام ہیں۔ اصلیت یہ ہے کہ جب میں نے سنگم یگ میں بھارت میں اوترت ہو کر بھارت کی ماتاؤں اور کنیاؤں کو گیان امرت کا کلش دیا تو میں نے رائے دی کہ وہ اپنا سب کچھ میرے حوالے کر کے دُنیاوی اشیاء کا سنیاس کریں اور ٹرسٹی[1] (Trustee) ہو کر رہیں۔ تب سرشٹی کے مہاوناش کو دیکھ کر اور میرے گیان کے آدھار پر خود بخود لوگوں نے اپنے تن، من، دھن کی قربانی مجھ پر چڑھانی چاہی۔ لیکن میرا اپنا شریر نہ ہونے کی وجہ سے جگدمبا سرسوتی نے ہی وہ قربانی سوئیکار[2] کی۔

جگت امبا ہی اس رُوحانی سینا کی کمانڈر ہیں

عزیزو! بھارت کے آدی سناتنی لوگ سرسوتی کو جگت[3] امبا کے صفاتی نام سے بھی یاد کرتے ہیں ظاہر ہے کہ کوئی بھی ماتا جسمانی جنم کی وجہ سے ساری دُنیا کی ماں نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا یہ سوال رہ جاتا ہے کہ پھر بھی سرسوتی کو جگدمبا کیوں کہا جاتا ہے۔ وہ کب ہوئیں اور اُن کے کارہائے نمایاں کیا تھے؟ اصلیت یہ ہے کہ کلجگ کے انت میں یعنی سنگم کے وقت پر جبکہ سبھی منش آتمائیں اِس دُنیا میں حاضر ہوتی ہیں تب ہی آدی دیوی سرسوتی اور آدی دیو برہما میرے ذریعہ حاصل کیا ہُوا ایشوری گیان سب منشوں کو دے کر اُن کو نیا "مرجیوا جنم" دیتے ہیں۔ اِس لئے سرسوتی کو جگت ماتا اور برہما کو جگت پتا بھی کہہ سکتے ہیں۔ سرسوتی کے ہاتھوں میں جو ستار دکھائی گئی ہے وہ بھی اِس بات کا ثبوت ہے کہ سرسوتی نے ایشوری گیان رُوپی ستار سُنائی تھی۔ جگدمبا سرسوتی نے انسانی روحوں کو ایشوری گیان روپی تیروں سے لیس کر کے مایا کے خلاف یُدھ سکھلایا تھا لہٰذا سرسوتی کو شکتیوں کی کمانڈر بھی کہہ سکتے ہیں۔

رُوحانی سینا صرف کلجگ کے آخر میں ہوتی ہے

وتسو! کلجگ کے آخر میں جبکہ سبھی آتمائیں تختۂ زمین پر حاضر ہوتی ہیں اور جبکہ ستجگی سرشٹی کی بنیاد ڈالنی ہوتی ہے تب ہی میں (گیتا کا بھگوان) برہما اور سرسوتی کو گیان دیتا ہوں اور تب ہی بھارت ماتاؤں کی رُوحانی فوج ظہور میں آتی ہے اور میں اُس کا رہبر بنتا ہوں۔ لیکن بنی نوعِ انسان اِس بات سے بھی ناواقف ہیں کہ شکتیاں کب ہوئیں۔ لہٰذا اُن پر یہ سبھی اہم راز روشن کیجیے۔

وتسو! شکتیوں کے متعلق یہ سبھی مدھر اور گہری باتیں سُنا کر اہلِ بھارت سے کہو کہ اب وہ شکتیوں کی لفظی تعریف کرنے کی بجائے عملی طور سے بھارت ماتا شکتیوں کی رُوحانی فوج میں شامل ہو جائیں اور خود بھی گیان کے استر شستر دھارن کر کے مایا پر فتح حاصل کریں۔ انہیں سمجھاؤ کہ اب پھر سے شکتیاں عملی طور سے بھارت کو پتت سے پاون بنانے کی اعلیٰ خدمت کر رہی ہیں۔ لہٰذا اگر آپ شکتیوں میں عقیدہ رکھتے ہو تو آپ بھی پاون بنو کیونکہ آپ انہیں ماتاؤں کے لعل ہو۔

---

[1] امانت کو سنبھالنے والا۔ وہ شخص جو کہ گیان ہو جانے پر اپنے تن، من اور دھن کو پرماتما ہی کا مان کر انہیں امانت ہی کی طرح سنبھالتا یا کام میں لاتا ہے۔ وہ ٹرسٹی ہے [2] قبول [3] مادرِ دُنیا۔

مُکتی اور جیون مُکتی

بھگوان کہتے ہیں :۔

"پیارے وتسو! موجودہ دور میں سبھی انسان دُکھی اور بے چین ہیں۔ انسانوں کی اِس حالت کو "جیون[1] بدّھ اوستھا" کہتے ہیں۔ اِس حالت میں رونا، پیٹنا، بیماری، غم، سردی، گرمی، بڑھاپا اور موت میں سے کسی نہ کسی طرح کا دُکھ زندگی کے شروع میں، درمیان میں یا آخر میں ہر ایک کو ہوتا ہی ہے۔ روحِ انسانی کی اِس دُکھی حالت کی وجہ تسمیہ مَنُش کے رجوگُنی یا تموگُنی سنسکار ہیں۔ اِن سنسکاروں کا سبب مَنُش کا دیہہ ابھیمان اور اگیان ہے۔ اس طرح کے جیون میں ستوپردھان اوستھا والا یا ستوگُنی اوستھا والا سُکھ نہیں ہوتا اور جو کچھ بھی رجوگُنی یا ستوگُنی سُکھ مِلتا ہے وہ عارضی ہوتا ہے۔ یہ اوستھا نہ پیاری ہے نہ کلیان کاری لہٰذا ہر انسان اِس سے نجات پانے کی خواہش رکھتا ہے۔

مُکتی اوستھا

کئی اِنسانوں کی تو یہ خواہش رہتی ہے کہ جیون بدّھ اوستھا سے نجات پاکر ایسی اوستھا میں جائیں جس میں نہ سُکھ ہو نہ دُکھ اور نہ پیدائش ہو نہ موت۔ اِس اوستھا کو مُکتی، موکش، نِروان یا نجات کی حالت کہتے ہیں۔ اِس حالت میں ایک روحِ انسانی کا دوسری اِنسانی روحوں سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اِس اوستھا میں رُوح اچھے یا بُرے اعمال سے مُبرّا ہوتی ہے۔ اُسے کوئی خواہش نہیں ہوتی ونیز اِس لوک (جو کرم کشیتر اور بھوگ کشیتر ہے) سے پرے اور لاجسم ہوتی ہے۔ اس لئے وہ نہ سنکلپ کرتی ہے نہ کرم۔ یہ حالت شانتی اور اشانتی دونوں قسموں کے احساس سے نرالی، بالکل اکیلے پن کی اوستھا ہوتی ہے یعنی تمام رِشتوں، ناطوں اور تعلقات وغیرہ کی قید کے احساس سے بَری حالت ہوتی ہے۔ دوُاپر یُگ سے لے کر سادھو، سنت، مہاتما وغیرہ اِس حالت کو حاصل کرنے کی کوشش تو کرتے آئے ہیں مگر اُنہیں مُکتی دھام، نِروان دھام یا پرلوک کے متعلق کچھ بھی علم نہیں تھا اور وہ گناہوں کے بوجھ سے یا اعمال کے بندھنوں سے چھُٹکارا بھی نہیں پاتے رہے۔ اِس لئے وہ مُکتی کی اوستھا کو حاصل نہیں کر سکے۔"

وتس بولے:۔ "آج عام طور پر سبھی مذہبوں کے لوگ یہی مانتے ہیں کہ مُکتی کی اوستھا میں روح کسی تتو میں لین (مدغم) ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں جیسے بتاشہ پانی میں حل ہو جاتا ہے ویسے ہی روح بھی ایک جیوتی میں سما جاتی ہے۔"

بھگوان بولے:۔ "اُن سے پوچھنا چاہیے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ مُکتی اوستھا میں روح کسی اور تتو میں لین ہو جاتی ہے؟ کیا کسی نے پرلوک سے آکر آپ کو ایسا بتایا ہے؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیں تو اُن سے کہنا چاہیئے کہ اگر کوئی پرلوک سے لوٹ آیا ہے تو ظاہر ہے کہ وہاں آتما لین نہیں ہوتی اور اگر کسی تجربہ کار نے آپ کو نہیں بتایا تو اُس کی بات ماننی بھی نہیں چاہیئے۔"

وتسو! اگر انسان کو مُکتی دھام کا اور مُکتی کی اوستھا کا بھی علم ہوتا اور وہ مُکتی دھام لوٹ سکتے ہوتے تو میں اوتار ہی کیوں لیتا؟ محض انسانی کوششوں سے مُکتی کی پراپتی ممکن ہی نہیں ہے۔ تبھی تو پرلوک میں نِواس کرنے والے مجھ پربھو کو اِس اِنسانی دُنیا میں آکر پرلوک کے سبھی رازوں کا انکشاف کرنا پڑتا ہے۔

لاڈلے پرانو! آتما چیتنیہ ستّا[2] ہے وہ انادی اور اوِناشی ہے وہ کسی بھی تتو[3] میں سماتی نہیں "انادی[4]" کہتے ہی اُس چیز کو

[1] کرموں کے بندھن کی حالت [2] ہستی یا احساس [3] مدغم نہیں ہوتی [4] جس کا کوئی آغاز نہ ہو۔

ہیں جو کبھی کسی تتو سے نہ بنی ہو۔ اوناشی اُس ہستی کو کہتے ہیں جس کا اپنا الگ وجود کسی بھی وقت نہ مٹے لیعنی جو کسی اور تتو میں لین نہ ہو۔ لہذا انادی اور اوناشی روح کے بارے میں پیدا ہونے والے اور فنا ہونے والے بتاشے کی مثال دینا جہالت ہے۔ ویسے بھی بتاشہ نہ چیتن ہے اور نہ ہی مَن بُدھی والا (باشعور اور باحس) ہے۔ وتسو! گود میں سما جانے کے معنی گود میں لین (مدغم) ہونا نہیں ہے۔ بلکہ گود میں نواس کرنا ہے۔ اسی طرح "دل میں سما جانے" کا مطلب دل میں لین ہونا نہیں بلکہ ہردے میں بسنا ہے ایسے ہی جیوتی جوت سمانے کے معنی ہیں "آتما رُوپی چیتن جیوتی کا برہم رُوپی اچیتن جیوتی میں نواس کرنا"۔

جیون مُکتی اوستھا

وتس بولے: "سنیاسی، مہاتما وغیرہ مُکتی ہی کو بلند ترین پراپتی سمجھتے ہیں۔ وہ مُکتی ہی کے لئے محنت کرتے ہیں۔ کیا سچ مچ مُکتی ہی اعلیٰ ترین روحانی منزل ہے؟"

بھگوان بولے: "جیسے وہ مُکتی کے سُروپ کو نہیں جانتے ویسے ہی جیون مُکتی کو بھی نہیں جانتے۔" وتسو! جس حالت میں تن، مَن اور دھن کا مکمل سُکھ ہو۔ اُس حالت کو جیون مُکتی کہنا چاہیئے۔ جیون مُکتی رُوپی مقدّر بھوگنے کے لئے تو پرکرتی ستو پردھان اور دُنیا بھی نئی لیعنی ست یُگی اور تریتا یُگی چاہیئے۔ مگر کرم سنیاسی اور شاستر وادی[1] لوگ سمجھتے ہیں کہ جس انسان کو آتم گیان یا شاستر گیان میں مکمل اعتبار ہو جائے وہ ہی جیون مُکت ہے۔ وتسو! اُن کا یہ اعتقاد بالکل غلط ہے۔

جس انسان کو گیان ہو جائے اُسے "مرجیوا" کہنا چاہیئے نہ کہ "جیون مُکت"۔ مرجیوا جنم میں گیان، اوصاف اور پوترتا کو دھارن کرنے کا پُرشارتھ کیا جاتا ہے۔ مرجیوا نام کا جیون بھی دو طرح کا ہے۔ مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ ایک مرجیوا جنم تو وہ ہے جو کہ سنیاسیوں یا لوکِک گُروؤں سے تعلیم کے ذریعہ شاگرد لوگ حاصل کرتے ہیں۔ دُوسرا وہ ہے جو کہ مَیں خود سنگم یُگ میں برہما کے ذریعہ "سچّے برہمنوں" کو دیتا ہوں۔ مجھ سے سنگم یُگ میں ایک ہی مرجیوا جنم لینے سے انسان کو اُونچی سے اُونچی پراپتی ہوتی ہے۔ غم، بیماری، ڈر، کلیش، موت، اشانتی وغیرہ سبھی کے سبھی دُکھ کئی جنموں کے لئے ٹل جاتے ہیں۔ اُن کئی جنموں کی مکمل پوتر، سُکھی اور شانت حالت کو جیون مُکت اوستھا یا دیوتائی اوستھا بھی کہا جاتا ہے۔ سنگم یُگ میں جو انسان میرے گیان کے ذریعہ اِس درجہ کو حاصل کرنے کے لئے محنت کرتے ہیں انہیں ہی یہ پرالبدھ (حصولیت) ست یُگ اور تریتا میں ملتی ہے۔

قیامت کے بعد سبھی رُوحیں مُکتی دھام کو جاتی ہیں مگر جو رُوحیں گیان اور یوگ کے ذریعہ وِکاروں اور گناہوں پر فتحیاب ہو کر لوٹتی ہیں وہ کچھ وقت نروان کی حالت میں رہ کر ست یُگی دُنیا میں جیون مُکتی بھوگنے آتی ہیں۔

جیون مُکتی کی اوستھا مُکتی کی اوستھا سے اُونچی ہے

صاف ظاہر ہے کہ مُکتی کے مقابلہ میں جیون مُکتی کی اوستھا اُونچی ہے کیونکہ مُکتی کی اوستھا میں دُکھ سے نجات تو ہوتی ہے لیکن بے حد کا سُکھ نہیں ہوتا جبکہ جیون مُکتی کی اوستھا میں تو جنم جنمانتر[2] لگاتار سُکھ ہی سُکھ ہوتا ہے اور دُکھ کا علم ہی نہیں ہوتا۔

مگر کیونکہ آج شاستر وادی لوگ یہی مان بیٹھے ہیں کہ جیون مُکتی کی اوستھا ایک آدھ جنم کے لئے ہوتی ہے اور اُس میں جسمانی بیماری بھی ہو سکتی ہے اور کہ مُکتی ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے اور مُکتی کا مطلب پرماتما میں لین ہونا ہے۔ انہی وجوہات سے وہ مُکتی کو اونچا سمجھتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ مُکتی کوئی مرتبہ نہیں ہے اور در اصل مُکتی کے لئے کوئی محنت درکار نہیں ہے۔

وتسو! جیون مُکتی اوستھا کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے سنیاسی، شاستر گیانی اور برہم نشٹھی لوگ اپنے بارے میں یہی

---

[1] جن کا گیان براہِ راست کشف دیدارِ حقیقی یا وحی پر مبنی نہ ہو بلکہ زمانہ قدیم کی لکھی ہوئی کتابوں سے اپنی عقل سے اخذ کئے گئے معنی پر مبنی ہو۔ [2] کئی جنم۔

سمجھتے رہے ہیں کہ وہ جیون مُکت ہیں۔ اُنہیں یہ پتہ ہی نہیں کہ دُواپر یُگ، کلجگ یا سنگم یُگ میں کوئی بھی منش جیون مُکت نہیں ہو سکتا۔ سنگم یُگ میں تو میری رہبری حاصل کر کے انسان جیون مُکتی کے لئے پُرشارتھ کرتے ہیں۔ مگر جیون مُکتی کی حصولیت کا جائزہ تو آنے والے ستجگ اور تریتا یُگ میں ہی ہوتا ہے۔ ستجگ میں جیون مُکتی سولہ[16] کلا سمپورن ہوتی ہے اور تریتا یُگ میں چودہ[14] کلا سمپورن ہوتی ہے۔ مگر سنیاسی یا شاستر گیانی تو دیوتا نہیں ہیں اور ۱۶ کلا یا ۱۴ کلا نروکاری بھی نہیں ہیں۔ لہٰذا وہ جیون مُکت بھی نہیں ہیں۔ جیون مُکت اوستھا والوں کا تو جسم ہی ستوگُنی پرکرتی کا ہوتا ہے اور وہ کام بھوگ سے نہیں بلکہ یوگ بل کے ذریعہ پیدا ہوئے ہوتے ہیں۔

مُکتی اور جیون مُکتی کا داتا ایک پرماتما ہی ہے

پیارے وتسو! اِنسان شاستروں کے مطالعہ سے یا لوکِک گرُوؤں کے ذریعہ سے مُکتی یا جیون مُکتی حاصل نہیں کر سکتے۔ مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ مُکتی برہما کی راتری کے آخر میں یعنی کلجگ کے آخر میں قیامت ہوتے پر حاصل ہوتی ہے۔ مُکتی داتا ایک مَیں ہی ہوں جو کہ مہادیو شنکر کے ذریعہ دُنیا کا مہاوِناش کراتا ہوں۔ اِسی طرح جیون مُکتی یعنی دیوپد کی پراپتی بھی سنگم یُگ میں میرا گیان حاصل کرنے پر ہی ستجگ میں حاصل ہوتی ہے۔ اِس لئے جیون مُکتی یعنی دیوپد کا داتا بھی مَیں ہی ہوں کیونکہ مَیں ہی برہما کے ذریعہ گیان دے کر ستجگی دیوتائی سرِشٹی کی استھاپنا کراتا ہوں۔ وتسو! "استھاپنا" اور "وِناش" جو ہی میرے "خدائی فرائض ہیں" کا مطلب ہی ہے "مُکتی دھام اور جیون مُکتی دھام کی استھاپنا" اور "کلجگی جیون بدھ دُنیا کا مہاوِناش"۔

دُواپر یُگ میں لکھے گئے گیتا شاستر میں میرے اِن مہاواکیوں کا ذکر بھی ہے کہ "مَیں مہا کال ہوں، قیامت کے لئے آیا ہوں، مُجھ سے دِویہ درشٹی حاصل کر کے دیکھ کہ رُوحیں مچھروں کی طرح میری طرف (مُکتی دھام کی طرف) آ رہی ہیں . . . اے وتس! برہما کی راتری کے آخر (کلجگ کے آخر) میں رُوحیں مُکتی دھام کی طرف لوٹ جاتی ہیں اور برہما کے دِن کے شروع (ستجگ کے شروع) میں پھر اپنے اپنے سُبھاؤ کے مطابق اِس سرزمین پر آنے لگتی ہیں۔" "اے وتس! مَیں تمہیں گیان اور یوگ کے ذریعہ سوَرگ (ستجگی جیون مُکتوں کی دُنیا) کا سوَراج دوں گا۔" اِن مہاواکیوں سے انسان کو سمجھ جانا چاہیئے کہ پرم دھام (مُکتی دھام) اور جیون مُکتی دھام (ستجگی سوَرگ دھام) میں لے جانے والا پنڈا[5] ایک مَیں ہی ہوں۔ مگر آج لوگوں کو یہ تو معلوم ہی نہیں کہ گیتا کے مہاواکیہ کس کے ہیں۔ دوسرے وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ بھگوان اوتار کب لیتے ہیں۔ تیسرے وہ "برہما کی رات" و "برہما کے دن" کا مطلب بھی نہیں جانتے۔ وہ "جیون مُکتی دھام" اور "مُکتی دھام" کو بھی نہیں جانتے!

مُکتی کے لئے محنت کی ضرورت نہیں ہے

صاف ظاہر ہے کہ نِروان حاصل کرنے کے لئے کوئی محنت درکار نہیں ہے کیونکہ کلپ کے آخر میں سرِشٹی لیلا ختم ہونے پر یعنی مہاوِناش کے بعد سبھی روحوں کو اپنے وطن (مُکتی دھام) لوٹنا ہی ہے۔ محنت ہمیشہ مرتبہ حاصل کرنے کے لئے ہی ہوتی ہے، مگر مُکتی کوئی مرتبہ یا پد نہیں بلکہ آتما کے پارٹ[6] کے اختتام کا نام ہے۔ محنت جیون مُکتی کے لئے درکار ہے کیونکہ جیون مُکتی یا دیوتا پن ہی مرتبہ ہے۔ پھر دیوتا بھی محنت کے مطابق یا تو راجہ کا مرتبہ یعنی نارائن کا مرتبہ حاصل کرتے ہیں یا رعایا کا مرتبہ پاتے ہیں۔ اِس رُوحانی محنت کی بِنا پر ہی مُکتی دھام میں بھی میری نزدیکی حاصل کرتے ہیں۔

---

[5] رہبر [6] تماشہ گاہِ عالم میں آتما کے کردار۔

کوئی بھی رُوحِ انسانی ہمیشہ کے لئے مُکت نہیں ہوتی ○○○○○

مُکتی داتا پرماتما شو کہتے ہیں:۔

"وتسو! عام طور سے سبھی دھرموں کے لوگ آج یہی مانتے ہیں کہ ایک بار مُکتی حاصل کر لینے پر رُوح اس دُنیا میں جنم مرن میں نہیں آتی۔ اِس اعتقاد کی بنا پر اِن دھرموں کے پرچارک اور بانی یہی کہتے آئے ہیں کہ انسان کو مُکتی حاصل کرنے کے لئے محنت کرنی چاہیئے تاکہ ہمیشہ کے لئے اِس دُنیا کے دُکھوں سے نجات حاصل ہو۔ مگر اصلیت یہ ہے کہ کوئی بھی روحِ انسانی ہمیشہ کے لئے مُکت نہیں ہوتی یعنی مُکتی استمراری نہیں ہوتی، دائمی نہیں ہوتی بلکہ کچھ ہی عرصہ کے لئے ہوتی ہے۔

انسانوں کا پارٹ انادی ہے

دوُاپر یُگ میں لکھے گئے شرومنی شاستر بھگوت گیتا میں بھی میرے مہاواکیہ ہیں کہ "جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے تب دوبارہ دھرم کی بنیاد ڈالنے کے لئے مَیں اوتار لیتا ہوں"۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ مَیں (جو کہ سدا مُکت سروپ ہوں) بھی اپنا الیشوری کاریہ کرنے کے لئے اِس سرشٹی روپی لیلا دھام میں انادی کال سے ٹھیک وقت پر آیا کرتا ہوں۔ تو جیسے مَیں اِس سرشٹی پر آیا کرتا ہوں ویسے ہی انسانوں کے بارے میں بھی آپ کو جاننا چاہیئے کہ وہ بھی ہر کلپ میں اپنے وقت پر اپنے اپنے دھرم ونش میں (جیسا کہ کلپ برکش اور سوُدرشن چکر میں دکھایا گیا ہے) جنم لے کر اپنا اپنا پارٹ بجاتے ہیں۔ جب تک اِس دُنیا کی بے حد سٹیج پر کسی رُوح کا پارٹ ادا کرنے کے لئے حاضر ہونے کا وقت نہیں آتا تب تک ہی وہ رُوح مُکتی دھام میں رہتی ہے کیونکہ کِسی بھی ناٹک میں سبھی ایکٹروں کا ایک ہی وقت تو پارٹ ہوتا نہیں ہے۔ یہ وِراٹ سرشٹی لیلا ایسی باکمال بنی ہوئی ہے کہ اِس میں ہر رُوحِ انسانی کا اپنا اپنا پارٹ انادی ہے (جیسے کہ دھرم استھاپنا اور ادھرم وِناش کا پارٹ خود میرے لئے مُقرر ہے)۔ لہٰذا یہ ماننا کہ مُکتی حاصل کرنے کے بعد رُوح پھر کبھی جسم اختیار نہیں کرتی، سرشٹی چکر کے بارے لاعلمی ظاہر کرنا ہے۔ مُکتی کے بعد پھر سرشٹی اسٹیج پر آنا انسانی روحوں کا سُوبھاؤ ہے۔ اِس سارے پارٹ ہی کی مخفی یاد آتماؤں میں اویکت سنسکاروں کے رُوپ میں ہے جو کہ ہر کلپ میں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں تو جن سنسکاروں کے زیرِ اثر آتما پچھلے کلپ میں جسم اختیار کرتی ہے، اُنہی سے متاثر ہو کر ہر بار اِس دُنیا کی سٹیج پر اُترنا بالکل بادلیل ہے مُکتی بھی تبھی حاصل ہوتی ہے جب اُنہی سنسکاروں کے زیرِ اثر اور ڈرامہ کے نظام کے مطابق سرشٹی چکر کا آخر ہوتا ہے اور نیا چکر شروع ہونا ہوتا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ مُکتی ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتی۔

اگر مُکتی ہمیشہ کے لئے ہوتی تو سرشٹی لیلا چل ہی نہ سکتی

میرے لاڈلے بچو! یہ دُنیا انادی ہے اور ایک اُلٹے درخت یا چکر کی مانند ہے۔ مَیں نے جو اِسے اوِناشی چکر سے تشبیہہ دی ہے۔ اُس تشبیہہ سے ثابت ہے کہ مُکتی حاصل کرنے کے بعد پھر بھی روحوں کو اِس سرشٹی نُما درخت کے تنے، شاخوں اور ٹہنیوں کی صورت میں آنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اِس سرشٹی نُما درخت کو انادی اور اوِناشی نہ کہا جاتا اور نہ ہی درخت مکمّل پھیلاؤ تک پہنچ سکتا۔ اگر ہر کلپ میں نئی آتمائیں آئیں تو یہ سرشٹی رُوپی انادی کھیل چل ہی نہیں سکتا نیز نئی آتمائیں بھی آئیں کہاں سے؟ اگر یہ دلیل مان لیں کہ نئی روحیں آتی ہیں تو جو آتی ہیں وہ بھی تو پہلے مُکت تھیں؟ اگر وہ مُکت رُوحیں یہاں آگئیں تو اب

بھی مُکت رُوحوں کا کبھی نہ کبھی انسانی شکل میں آنا ماننا ہی پڑے گا۔ اِس لئے یاد رکھو کہ رُوحیں اصولاً کچھ ہی وقت کے لئے مُکت ہوتی ہیں، ہمیشہ کے لئے مُکت نہیں ہوتیں۔

اِس کلپ میں رُوحوں کا جسم اختیار کرنا ہی ثابت کرتا ہے کہ مُکتی سدا کے لئے نہیں ہوتی

ذرا خیال کیجئے کہ مُکتی دھام سے اُتر کر اِس کلپ میں یا پچھلے کسی کلپ میں روح نے جب بھی پہلی بار ایک دھرم اور گھرانے میں جنم لیا تو کس بنا پر؟ جواب ملے گا سُوبھاو کی بنا پر۔ دوُاپر یُگ والی گیتا میں بھی میرے یہی مہاواکیہ ہیں کہ کلپ کلپ رُوحیں اپنے سُوبھاو کے مطابق جسم لیتی ہیں اور اس طرح یہ سرشٹی چکر چلتا ہی رہتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مُکتی دھام سے پہلی بار اِس سرشٹی منچ پر اُترنے والی ہر ایک روح کا سُوبھاو الگ الگ کیونکر ہُوا۔ اِس کا جواب یہی ملے گا کہ مُکتی حاصل کرنے سے پہلے بھی آتما جنم مرن میں آچکی ہے اور اب پھر سرشٹی منچ پر آئی ہے، تو مُکتی پانے کے بعد بھی وہ اگلے کلپ میں پھر اِس دُنیا میں آکر جسم لے گی ہی۔ پس ظاہر ہے کہ مُکتی ہمیشہ کے لئے حاصل نہیں ہوتی۔

اب ایشور ہی کے ہو جاؤ

دیکھو! مَیں آپ کا کلیان کاری پتا آپ کو شُبھ ساودھانی دے رہا ہوں کہ آپ میرے ہی لعل تھے اور میرے ہی ہو کر رہنے میں آپ کا کلیان ہے۔ اب تک مایا کی نیند میں بہت سوئے، اب جاگو کیونکہ مَیں جاگتی جوت اب جگانے آیا ہوں۔ چھوڑو اب اس پرکرتی کے پٹارے میں موہ کو اور پکڑو میری یوگ رُوپی اُنگلی کو تو مَیں آپ کو اپنے گھر یعنی مُکتی دھام لے چلوں گا پھر وہاں سے بیکُنٹھ میں بھیج دوں گا۔ سوچو تو کیا حالت کی ہے آپ کی مایا ماسی نے! ادہو! مجھ ایشور کی سنتان ہو کر مایا سے ہار مان لی؟ مَیں تو اب بھی آپ کے سر پر سُکھ شانتی کا تاج دیکھتا ہوں۔ کیونکہ میرے سامنے تو آپ کا مستقبل ایک دم عیاں ہے۔ مگر اِس کے لئے صرف تھوڑا سا پُرشارتھ کرو جو پُرشارتھ بھی میری ہی رہبری سے بالکل سہج ہے۔ وتسو! موجودہ وقت ہر ایک مُنش آتما کے آخری جنم کی بھی آخری گھڑی ہے۔ لہٰذا مَیں فرمان کرتا ہُوں کہ اب باقی وقت کے لئے پوِتر اور یوگی بنو۔

ایک مجھ سے ہی یوگ یُکت ہو جاؤ

میرے روحانی اور نُورانی بچو! مُکتی اور جیون مُکتی رُوپی رُوحانی ورثہ پر تو آپ بچّوں کا حق ہے۔ تب بھلا آپ مُکتی کے لئے بےچین کیوں ہو؟ دیکھو جنم جنمانتر آپ جن لوکِک گُروؤں اور سادھوؤں کی شرن لیتے آئے ہو اُنہوں نے ہی آپ کی یہ حالت کی ہے وہ تو خود ہی مُکت نہیں ہیں۔ اُن سے بھلا آپ کو مُکتی مِل ہی کیسے سکتی تھی؟ وتسو! شاستروں اور کتابوں میں بُدّھی لگانے سے تو آپ کی بدّھی اُن ہی کی یاد میں جکڑ گئی ہے، تب بھلا آپ کی رُوح پرواز کر کے مُکتی دھام میں لوٹ ہی کیسے سکتی ہے۔ لہٰذا اب اگر آپ مُکتی اور جیون مُکتی کی حصولیت چاہتے ہو تو ایک مجھ ہی سے یوگ یُکت ہو جاؤ کیونکہ یوگ اور کھشیم دینے والا اور مُکتی اور جیون مُکتی کا ورثہ دینے والا اور سادھوؤں کا بھی اُدھار کرنے والا پِتا ایک مَیں پرمیشور ہی ہُوں، لوکِک گُروؤں اور شاستروں کی یاد میں رہنے سے تو وقت آخرِش میں بھی آپ کو اُن ہی کی یاد آتی رہے گی۔ تو اِن سبھی کا سنگ یعنی لگاؤ چھوڑ کر ایک مجھ کرمانیت، اُونچے سے اونچے بھگونت ہی کو یاد کرو۔

> مایا منش کو ہرا کر اُس کو راجیہ بھاگیہ سے محروم کرنے والی ہے لیکن میں (پرماتما) منش کو مایا پر فتح دلا کر راجاؤں کا راجہ بنانے والا ہوں۔ مایا منش کی درگتی کرتی ہے، میں ہی منش کی سدگتی کرتا ہوں

مایا

مایا تیت[1] پرماتما کہتے ہیں:۔

"پیارے وتسو! عرصۂ دراز سے منش جیسے مجھ کو نہیں جانتے، ویسے ہی وہ مایا کو بھی نہیں جانتے۔ لاعلمی کی وجہ سے کئی لوگ دھن کو مایا مانتے ہیں اور کئی تو پانچ تتوؤں کو بھی مایا مانتے ہیں۔ لیکن اصل میں دھن الگ چیز ہے، پانچ تتو الگ ہیں اور مایا تو کام، کرودھ، لوبھ، موہ وغیرہ منو وکاروں[2] ہی کا نام ہے جو وکار کہ اگیانتا[3] کی وجہ سے من میں پیدا ہوتے ہیں۔ دھن کا لوبھ ہو سکتا ہے پانچ تتوؤں سے بنے ہوئے جسم یا گھر میں موہ ہو سکتا ہے، لیکن دھن اور جسم خود تو لوبھ اور موہ سے الگ چیزیں ہیں۔ دھن، پدارتھ، جسم یا پرکرتی مایا (یعنی من میں لوبھ، موہ وغیرہ) کو پیدا کرنے کے سبب تو بن سکتے ہیں لیکن خود اِن کو مایا نہیں کہا جا سکتا۔ مایا خود تو من میں پیدا ہونے والے بُرے سنکلپوں وغیرہ ہی کا دوسرا نام ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ من میں جو رجوگنی اور تموگنی لہریں اُٹھتی ہیں اُنہی کا نام مایا ہے۔

"یہ سب بھگوان کی مایا ہے"، ایسا کہنے والے اگیانی ہیں

وتسو! کئی ناسمجھ لوگ کہتے ہیں کہ سنسار میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے "وہ سب ایشور کی مایا ہے"۔ آج مختلف سادھو بھی لوگوں کو یہ جھوٹا گیان دے رہے ہیں کہ "مایا ایشور ہی کی ایک شکتی ہے جس کے ذریعہ پرماتما نے لوگوں کی بدھی کو بھرم میں ڈال رکھا ہے اور اُن سے جو چاہتا ہے کراتا ہے"۔ اِس سدھانت کی نشر و اشاعت سے سادھوؤں نے میری ملامت کی ہے اور منشوں کے من میں میرے خلاف نفرت اور غصہ کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

وتسو! مایا کی شکتی تو میری شکتی کے متضاد ہے۔ جیسے سورج کی روشنی سے اندھیرا ایک دم دُور ہو جاتا ہے، اُسی طرح میری تو صرف یاد سے ہی مایا بھاگ جاتی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ "مایا ایشور کی ایک شکتی ہے"، مُورکھوں کا ہی کام ہے۔ بچّو! مایا تو اپوتر بنانے والی ہے، لیکن میں تو مایا تیت اور پرم پوتر ہوں۔ مایا آتما کی روشنی کو مدھم کرنے والی ہے لیکن میں تو گیان سروپ، آنند سروپ، پریم سروپ، شانتی سروپ اور ہزاروں سورجوں سے بھی زیادہ تیج والا[8]، جاگتی جوت[9] ہوں۔ مایا انسان کو ناپاک بنانے والی، نرک میں دھکیلنے والی اور نر سے اسُر بنانے والی ہے لیکن میں منش کو پاک کرنے والا اور نر کو شری نارائن یا منش کو دیوتا بنانے والا ہوں۔ میں تو مایاوی[10] سرشٹی کا وِناش کرا کے دیوتائی سرشٹی کی پھر سے استھاپنا کرانے والا ہوں۔ مایا منش کو ہرا کر راجیہ بھاگیہ سے محروم کرنے والی ہے۔ لیکن میں منش کو مایا پر فتح دلا کر راجاؤں کا راجہ بنانے والا ہوں۔ مایا منش کی دُرگتی کرتی ہے، میں منش کی سدگتی کرتا ہوں۔ مایا منش آتما کی اپنی ہی ناسمجھی کی وجہ سے آتی ہے میں تو مایا کے بندھن سے مُکت کرنے والا، مُکتی داتا اور جیون مُکتی داتا یعنی "شو" ہوں۔

لہٰذا یہ کہنا کہ مایا پرماتما ہی کی شکتی ہے ایک ایسا نقصان دِہ پرچار ہے جس سے کہ منش پرماتما سے مُنکر اور ناپاک بن گئے ہیں۔ اِس پراپیگنڈے کے نتیجہ کے طور پر انسان سوچنے لگے ہیں کہ اگر ایشور ہی نے یہ مایا کا جال پھیلا رکھا ہے تو

[1] بُری حالت، بُرا چلن۔ [2] دکھ اور اشانتی کی حصولی [3] نیک چلن، خوشحال، سکھ اور شانتی کی زندگی [4] مایا سے بالکل مُبرا [5] من کے بُرے خیالات، رجحانات، جذبات اور عادات [6] جہالت [7] دھوکہ، مغالطہ [8] نور والا [9] جس کا جلوہ یا نور ہمیشہ قائم رہے اور جس کی ذات ہمیشہ عالمِ بیداری میں رہے [10] بُرے اعمال والی

اُس سے نکلنا ناممکن ہے ۔ لہٰذا اب آپ ہی سبھی کو واضح طور سے سمجھاؤ کہ مایا پر فتح حاصل کرنا ہی سچا پُرشارتھ ہے جو کہ پرماتما سِکھلاتا ہے اور اب سِکھا بھی رہا ہے۔

مایا کو جیتنے سے جگت جیت

وتسو! آج لوگ من اور مایا میں بھی فرق نہیں جانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ مُنش من کو جیتنے سے جگت جیت بنتا ہے ۔ وتسو! من تو سنکلپوں کا نام ہے۔ آتما نے جب تک اِن کرم اِندریوں[1] اور گیان اِندریوں[2] کا آدھار لیا ہُوا ہے تب تک من کو نہیں جیتا جا سکتا۔ اور ایک دم نِرسنکلپتا[3] حاصل کرنے یعنی من کو ایک دم بند کرنے کا پُرشارتھ کرنا تو سمجھ کی بات نہیں ہے بلکہ من کے وکاروں اور بُرے وِچاروں کو جیتنا ہی گیانی اور یوگی کا سچا پُرشارتھ ہے اور من کو مجھ پرماتما کے سروپ کی یاد میں ٹِکانا ہی من کی سچی یکسُوئی اور سمادھی ہے۔ اِسی سمادھی کے ذریعہ ہی مُنش کے سنسکار مایاوی[4] سے دیوتائی بنتے جائیں گے ۔

سنّیاس

گیتا کے بھگوان کہتے ہیں :-

"وتسو! سنّیاس کے معنی ہیں "تیاگ[5]" اب یہ تو عام سمجھ کی بات ہے کہ بُری چیز یا بُرے گُن[6] کے تیاگ اور اچھی چیز یا اچھے گُن کی پراپتی سے مُنش کا کلیان ہوتا ہے لہٰذا اصلی سنّیاس تو من کی بُری برتیوں[7] کا، مایاوی[8] خیالوں کا، وِکاروں کا اور اَوگنوں[9] ہی کا سنّیاس ہے نہ کہ گھر بار کا، اِستری کا یا فرائض اور کاروبار کا۔ وتسو! کرموں کا سنّیاس تو دراصل مُنش ایک دن بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ڈاپر یُگ میں لکھی گئی گیتا میں بھی میرے مہاواکیہ ہیں کہ کرم کرنا گیان[10] وان مُنش کا کرتویہ ہے کیونکہ جیسا وہ کرم کرتا ہے اُسے دیکھ کر اور بھی کرنے لگتے ہیں۔ وتسو! کرتویہ[11] کرم تو مَیں بھی کرتا ہُوں ۔ یوں تو تینوں لوکوں میں کوئی بھی ایسی نعمت نہیں جو مجھے حاصل نہ ہو لیکن پھر بھی مَیں کرم کرتا ہوں کیونکہ اگر مَیں کرم نہ کروں تو مجھے دیکھ کر مُنش بھی کرم کرنا چھوڑ دیں گے اور ان کی کرم ہنیتا[12] کا الزام مجھ پر عائد ہوگا ۔

لہٰذا مَیں کسی بھی مُنش کو کرموں کے سنّیاس کی تعلیم نہیں دیتا مَیں کسی کو یہ اُپدیش[13] بھی نہیں کرتا کہ بڑھاپے کی عمر میں (جبکہ مُنش کی بُری عادتیں پکّی ہو جاتی ہیں) سنّیاس کرو۔ مَیں تو یہ شِکشا دیتا ہوں کہ تموگُنی سوبھاو، آسُری لکشن[14] اور وپیچاری بُدّھی یوگ کا ونیز من کی چنچلتا کا یعنی مایا کا سنّیاس کرو۔ اِس طرح کے سنّیاس کے لئے گھر بار اور کاروبار چھوڑنے کی تو ضرورت نہیں ۔

وتسو! کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ کرم کرنے سے بندھن بنتے ہیں اور کہ گیانی مُنش کو کرم کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن مَیں نے تو آپ کو بتایا ہے کہ کرم نہ کرنے سے مُنش پر دوش آتا ہے اور مُنشوں کی کمائی پر بوجھ بننے کے پھل سروپ کرم بندھن بنتے ہیں ۔ وتسو! کرموں کی گہیہ گتی[15] تو مَیں پرماتما ہی جانتا ہوں اور میری شِکشا یہ ہے کہ شریشٹھ کرم کرنے چاہئیں اور بُرے کرموں کا سنّیاس کرنا چاہیئے ۔

---

[1] آلات جسمانی۔ اعضار جسمانی [2] حواسِ خمسہ [3] ساکن خیالات سے خالی [4] بُرے آسُری [5] ترک [6] بُرائی، بدی، عیب [7] من کے رجحانات [8] بُرے [9] عیبوں، علتوں [10] عارف، عالم، سمجھدار [11] فرائض [12] ترکِ عمل۔ کرموں کا سنّیاس [13] نصیحت [14] بُرے گُن، بُری صفتیں [15] پُراسرار۔

سوٗرگ اور نرک

سوٗرگ کہیں اُوپر نہیں ہے بلکہ ست یُگی سرِشٹی کا ہی نام ہے

بیکُنٹھ کی استھاپنا کرنے والے بھگوان کہتے ہیں:۔

"وتسو! سوٗرگ یا بیکُنٹھ اوپر کہیں آسمان میں نہیں ہے بلکہ "سوٗرگ" لفظ کا مطلب ہے "وہ دھام جہاں کے باشندے سُکھ و چین اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہوں اور دِویہ گُنوں سے بھرپُور ہوں"۔ یہ تو مشہور ہے کہ سوٗرگ میں دیوتا رہتے ہیں، لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ ستجگ اور تریتا جگ میں یعنی برہما کے دن میں یہی منش سرِشٹی سوٗرگ ہوتی ہے۔ اِس کے برعکس دوٗاپر یُگ میں اور کلجگ میں یعنی برہما کی رات میں یہی سرِشٹی نرک ہوتی ہے۔ پہلے دو[2] یُگوں کے مُنشوں کو (دِویہ گُنوں والے ہونے کی وجہ سے) ساکار دیوتا کہا جاتا ہے اور باقی دو[2] یُگوں کے مُنشوں کو (آسُری گُنوں والے ہونے کی وجہ سے) اِنسان یا اسُر کہا جا سکتا ہے۔

لہٰذا یہ ماننا کہ ساکار دیوتا اوپر کہیں آکاش میں یا آکاش کے بھی پار رہتے ہیں، بھُول ہے۔ آکاش کے پرے پرکاش تتو[1] میں تو برہما، وِشنو اور شنکر نام کے سُوکھشم جسم والے دیوتا رہتے ہیں۔ اُن کے لوک کو سوٗرگ نہیں بلکہ سُوکھشم لوک کہنا چاہیئے۔ کوئی بھی اِنسانی رُوح پُرشارتھ کر کے بھی سُوکھشم لوک میں تو اِس نہیں کر سکتی۔ برہما، وِشنو اور شنکر انسانی روحوں سے ہمیشہ ہی اُونچی استھتی[2] والے ہیں اور کبھی بھی دُکھ میں نہیں آتے۔

بیکُنٹھ کو اُوپر ماننے کی بھُول کیسے ہوئی؟

وتسو! بھارت کے لوگ شری کرشن اور شری نارائن کو بیکُنٹھ یا سوٗرگ کا نِواسی مانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ "سوٗرگ" نام کا تو اوپر ہی کوئی سُوکھشم[3] آکاری دیوتاؤں کا لوک ہے۔ اِسی خیال سے جب وہ بڑی شردھا[4] کے ساتھ شری کرشن یا شری نارائن کی بھگتی کرتے ہیں تو مَیں اُنہیں دِویہ ساکھشاتکار کراتا ہوں۔ ساکھشاتکار کرانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بھگتوں کی دھارمِک بھاونا[5] نہ ٹوٹے۔ لیکن اِس کے نتیجہ کے طور پر بھگت لوگوں کا یہ غلط وِشواش پکّا ہو جاتا ہے کہ سوٗرگ آکاش میں یا آکاش سے اُوپر کہیں ہے۔ بچّو! زمانۂ ماضی اور مستقبل کے واقعات، حالات، اشخاص یا اشیاء وغیرہ کا ساکھشاتکار تو دِویہ اور سُوکھشم یعنی پرکاش والی ہی شکلیں دِکھا کر کرایا جا سکتا ہے، اُس کا اور تو کوئی طریقہ ہی نہیں ہے، کیونکہ وہ چیزیں دورِ حاضرہ میں تو موجود ہی نہیں ہیں یعنی اُن کی استھول ہستی تو ہے ہی نہیں۔ وہ اشخاص و اشیاء اپنی کثیف شکل میں موجود ہوتیں تو اُن کا ساکھشاتکار کرانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ لہٰذا پرکاش والے آکاروں[6] کا ساکھشاتکار ہونے کی وجہ سے بھگت لوگ (جنہیں گیان نہیں ہے) ایسا مان لیتے ہیں کہ دیوتا اِس سرِشٹی میں نہیں ہوتے بلکہ کہیں اوپر ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ اُن کا غلط خیال ہے۔

دراصل سوٗرگ، بیکُنٹھ یا ہیونلی ایبوڈ (**Heavenly-Abode**) اس کلجگی سرِشٹی کی بھینٹ میں فاصلہ کے

---

[1] چھٹا عنصر جو نور ہی نور ہے، لیکن بے حس ہے۔ [2] بلند پایہ روحیں [3] لطیف اور نورانی جسموں والے، فرشتوں جیسے جسم والے [4] عقیدت سے لگن سے
[5] مذہب اور پاکیزہ بزرگوں کے تئیں تعظیم [6] شکلوں، وجودوں [7] نسبت، ضد۔

لحاظ سے اونچا نہیں ہے بلکہ لوگوں کی پوترتا، سکھ اور شانتی کے لحاظ سے بلند ہے۔

اسی طرح نرک بھی فاصلہ کے حساب سے کوئی پاتال لوک میں نہیں ہے، بلکہ آتماؤں کے گنوں، کرموں اور سنسکاروں کے حساب سے نیچے[1] ہے۔ لہٰذا دواپر یگ اور کلجگ کی سرشٹی کو نرک یا دوزخ کہتے ہیں کیونکہ اُس میں منش رجوگنی اور تموگنی عادات اور آسُری پرورتی والے ہوتے ہیں۔

کیا ابھی تک کوئی سوَرگ واسی ہُوا ہے؟

وتسو! آج جب کوئی منش مرتا ہے تو اُس کے دوست اور رشتہ دار کہتے ہیں کہ وہ سوَرگ واسی ہُوا اور دوسری طرف وہی لوگ پھر مرتک[2] کا ماتم بھی کرتے ہیں اور روتے دھوتے بھی ہیں۔ کسی مرتک کے لواحقین تو اخباروں میں یہ خبر بھی شائع کراتے ہیں کہ "ہمارا فلاں رشتہ دار فلاں دن سوَرگ سدھارا ہے، اِس لئے فلاں دِن اُس کا چوتھا وغیرہ ہوگا"۔ وتسو! اگر اُنہی لوگوں سے پوچھا جائے کہ "اچھا بتاؤ تو سوَرگ کہاں ہے، سوَرگ میں جانے کا حق دار کون ہے اور آپ کس بِنا پر کہتے ہیں کہ وہ سوَرگ واسی ہُوا؟" تو اُن کی زبان سے گیان کا ایک لفظ بھی نہ نکل سکے گا کیونکہ اُن بیچاروں کو تو اتنو بھو ہی نہیں ہے کہ سوَرگ کس چڑیا کا نام ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ اگر کوئی سچ مُچ سوَرگ گیا ہوتا تو اُس کے دوست، رشتہ دار وغیرہ رونے کی بجائے تو خوشی مناتے۔ اگر کوئی سوَرگ کے دروازے سے پار ہو گیا ہوتا تو اُس کے رشتہ دار، اُس آتما کے راستے کو روشن کرنے کے لئے بھلا دیپک کیوں جلاتے اور اُس کو بھوجن کھِلانے کے لئے اُسے مرتیؤ لوک میں کیوں بُلاتے؟

سوَرگ میں جانے کا راستہ کونسا ہے؟

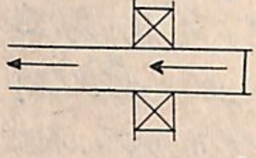
اے وتسو! کلجگ کے انت میں جبکہ سبھی کی پرورتی آسُری ہوتی ہے تب میں اوترت ہو کر، گیان اور یوگ کے ذریعہ مایا پر فتح حاصل کرنے کی رائے دیتا ہوں۔ لہٰذا تب ہی وکاروں روپی دُشمنوں پر جیت پا کر اسُر سے دیوتا بن کر کوئی بھی منش سوَرگ جانے کا حق دار ہوتا ہے۔ اِس لئے ثابت ہے کہ جب تک میں نہ آؤں، آسُری سرشٹی کا مہا وِناش اور دیوتائی سرشٹی (سوَرگ) کی پھر سے استھاپنا نہ کروں تب تک کوئی بھی منش سوَرگ نہیں جا سکتا۔

سوَرگ کے دروازے تو ابھی کھُلے ہی نہیں ہیں

ظاہر ہے کہ ستجگ اور تریتا یُگ میں جب کوئی بھی منش جسم چھوڑتا ہے تو اُس کا پُنر جنم[3] بھی سوَرگ میں ہی ہوتا ہے، کیونکہ وہاں دیہی نشچے[4] ہونے کے سبب کوئی منش وِکرم[5] نہیں کرتا۔ اِس کے برعکس دواپر اور کلجگ میں جب کوئی بھی منش مرتا ہے تو وہ نرک میں ہی پُنر جنم لیتا ہے، کیونکہ اِن یُگوں میں یہ سرشٹی ہے ہی نرک۔ لہٰذا آج کل کے زمانہ میں یہ کہنا کہ "فلاں شخص سوَرگ پدھار گیا ہے" بالکل ہی غلط ہے کیونکہ ابھی تو میں نے سوَرگ کے دروازے کھولے ہی نہیں یعنی پوترتا، سکھ، شانتی اور دھرم سے بھر پور سرشٹی کی استھاپنا کا کارج پورا ہی نہیں کیا ہے۔"

---

[1] گرا ہوا، ادنیٰ [2] متوفی، جس کی موت واقع ہوئی ہو [3] دوسرا جنم [4] سروپ میں قائم ہونے کی وجہ سے [5] گناہ، پاپ



ایشور پراپتی کا راستہ فقط ایک ہے

نہ کہ زیادہ

بھگوان کہتے ہیں:۔

"وتسو! یہ عام فہم بات ہے کہ دُنیاوی ویوہار[1] میں کسی شخص کا اور اُس کی رچنا[2] کا صحیح اور مکمل تعارف یا تو وہ شخص خود دے سکتا ہے اور یا دیگر کوئی ایسا ہی شخص دے سکتا ہے جس نے کہ اوّل الذکر شخص سے تعارف حاصل کیا ہُوا ہو۔ اِسی طرح پرمارتھ اور یوگ کے متعلق یا اپنے متعلق بھی صحیح گیان مَیں خود (پرماتما) ہی دے سکتا ہوں۔ اِس دِویہ کارج کے لئے مَیں خود اَوترِت ہوتا ہوں۔ اِسی وجہ سے سبھی شاستروں میں سے شرومنی[3] شاستر شریمد بھگوت گیتا میں میرے یہ مہا واکیہ ہیں کہ پہلے بھی مَیں نے یوگ **سچّا رہبر فقط پرماتما ہی ہے۔ اِس لئے ایشور پراپتی کا راستہ ایک ہے** سکھایا تھا، گردشِ زمانہ کی وجہ سے اُس کے پرایہ لوپ[4] ہو جانے کے سبب اب پھر مَیں اُس یوگ کی شِکھشا کے لئے اَوترِت ہُوا ہوں تو اُس گہرے اور پُر اسرار فلسفہ کی تعلیم مجھ سے حاصل کر۔ دیوتائی پرورِتی[5] یا شریشٹھ کرم کرنے کا نمونہ مَیں ہی پیش کرتا ہوں، کیونکہ اگر مَیں کرم کر کے نہ دِکھاؤں تو سنسار راستہ سے بھٹک جائے گا۔" لہٰذا یہ بات صاف طور سے بُدھی میں بِٹھا لینی چاہیئے کہ گیان یوگ، کرم یوگ، سنیاس یوگ اور راج یوگ کی تعلیم بھی مَیں پرماتما ہی دیتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ اپنے سروپ کے بارے میں جو گیان مَیں خود دیتا ہوں وہ تو ایک ہی ہے اور اُس پر مبنی راستہ بھی ایک ہی ہے۔ باقی سبھی فلسفے تو منش آتماؤں کی اِختراع ہیں اور اِس لئے نامکمل یا غلط ہیں۔ اِس وجہ سے سبھی راستوں کو ایشوری پراپتی کا ذریعہ سمجھنا یعنی بیکنٹھ میں جیون مُکتی کی حصولی کا اور مُکتی دھام میں میری نزدیکی حاصل کرنے کا راستہ ماننا گویا خود کو دھوکہ میں رکھنا ہے۔"

منزلِ مقصود مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف راستوں سے ایشور پراپتی ناممکن

وتس بولے "اِس موضوع پر کئی لوگ مثال دیتے ہیں کہ جیسے ایک شہر (مثلاً کاشی) میں پہنچنے کے لئے جُدا جُدا مقاموں سے آنے والے سبھی منُش اپنی منزلِ مقصود (کاشی) پر پہنچ جاتے ہیں، ویسے ہی پرماتما کو اور مُکتی و جیون مُکتی کو بھی مختلف راستوں سے پراپت کیا جا سکتا ہے۔"

بھگوان بولے: "یہ کتنی بھولی بات ہے۔ غور کیجیے کہ اِس مثال میں سبھی منُشوں کی منزل (کاشی) تو ایک ہے، لیکن دورِ حاضرہ میں سنسار میں جو لاتعداد راستے نکل پڑے ہیں اُن کا تو لکش ہی ایک نہیں ہے یعنی مجھ پرماتما کے سروپ کے بارے میں اُن کا سِدّھانت ہی ایک نہیں ہے بلکہ بے شُمار ہیں۔ تب بھلا سبھی ایک ہی منزل پر کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ کیا وام مارگ[6] اور دیوتائی پرورِتی[8] کے راستہ پر جانے والے منُشوں کی ایک ہی گتی[9]، اَستھتی[10]، ورِتی[11] اور پرورتی ہو گی؟ کیا اُنہیں ایک ہی جیسی پراپتی ہو گی؟ ۔ اگر ایسا ہوتا تو شریمد بھگوت گیتا میں میرے یہ مہا واکیہ نہ ہوتے "دیوتاؤں کو پُوجنے والے بھگت دیوتاؤں ہی کے ساکھشاتکار کو اور بے ثباتی و لمحاتی منو کامنا[12] کو پاتے ہیں۔" یا "فلاں فلاں نیچے والے لوگ اگیانی اور اسُر ہیں" یا کہ "بھگتوں کو میرا گیان دو۔"

---

1 کاروبار 2 بال وعیال 3 سرتاج 4 معدوم 5 دیوتاؤں کی مانند پاکیزہ کاروبار اور عمل 6 اعلیٰ کرموں 7 اُلٹا راستہ۔ ناپاک طرزِ زندگی 8 دیوتاؤں کی طرح پاکیزہ طرزِ عمل 9 چال، آخرت، حصول، رسائی 10 روحانی کیفیت، درجۂ پاکیزگی 11 خیالات، رجحانات، نقطۂ نگاہ، من کی حالت 12 دلی خواہش

ونسو! آج کوئی منش سمجھتا ہے کہ شری کرشن بھگوان ہیں۔ کوئی سمجھتا ہے کہ راجہ رام ہی بھگوان ہیں اور کئی دوسرے شنکر، وشنو یا برہما کو ہی بھگوان سمجھتے ہیں۔ کئی تو آتما ہی کو پرماتما مانتے ہیں۔ لہٰذا جبکہ سبھی کا لکش ہی مختلف ہے تو اُن کا یوگ ایک کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے اور وہ ایشور پراپتی کیسے کر سکتے ہیں؟ مَیں نے آپ کو واضح طور سے سمجھایا ہے کہ مَیں سروویاپی نہیں ہوں، آتما خود پرماتما بھی نہیں ہے، برہما، وشنو، شنکر وغیرہ بھگوان نہیں ہیں بلکہ سُوکھشم دیوتا ہیں، شری نارائن، شری کرشن، شری رام ساکار دیوتا ہیں، شکتیاں وغیرہ بھی مجھ سے یوگ لگانے والی کنیاؤں اور ماتاؤں کو کہا جاتا ہے۔ مَیں اِن سبھی سے الگ "جیوتر لنگم شو" ہوں جو کہ برہم لوک میں رہتا ہوں۔ لہٰذا اِس گیان میں استھت ہو کر یوگ یُکت ہونا ہی دراصل راہِ راست ہے۔ دوسرا کوئی راستہ ہے ہی نہیں۔"

بھگتی سے بھی سدگتی نہیں ہوتی

صرف گیتا گیان ہی سے منشوں کی سدگتی ہوتی ہے

گیان کے ذریعہ، بھگتوں کا اُدھار[1] کرنے والے، بھگوان شو کہتے ہیں:-

"پیارے ونسو! مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ مَیں سنگم یُگ میں گیان کے ذریعہ منش کو پُوجیہ دیوتا بناتا ہوں، لیکن دواپر یُگ میں مایا اُنہیں پھر سے پُجاری اور وِکاری بنا دیتی ہے۔ تب منش گیان سے خالی ہونے کی حالت میں سُکھ اور شانتی کے لئے مجھ سے پرارتھنا، وندنا، پُوجا وغیرہ کرتے ہیں۔ اُسے بھگتی کہتے ہیں۔ شروع میں، صرف مجھ نراکار پرماتما جیوتر لنگم شو ہی کی اویبھیچاری بھگتی ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں شنکر، وشنو، برہما، شری لکشمی، شری نارائن، شری سیتا اور شری رام کی بھگتی ہونے لگتی ہے۔ اِس طرح بھگتی کی بھی تین اوستھائیں ہیں۔ پہلے پہل بھگتی بھی ستوگُنی اور اویبھیچاری ہوتی ہے۔ بعد میں منش کئی دیوتاؤں کی بھی بھگتی کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح کی بھگتی رجوگُنی بھگتی ہے۔ کلجگ میں بھگتی بھی تموگُنی ہو جاتی ہے اور ویبھیچاری ہوتی ہے کیونکہ بھگتوں میں پہلے جیسی اٹل شردھا، بھاونا اور پوترتا نہیں رہتی اور منش منشوں کی، برکھشوں کی پشوؤں کی، یہاں تک کہ تتّوں وغیرہ کی بھی بھگتی کرنے لگتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ آج کل بھی بہت سے اندھ شردھالو بھگت، گرو پوجا کے دن، جنم مرن میں آنے والے اور مایا کے جال میں پھنسے ہوئے گروؤں (جو کہ خود کو شو مانتے ہیں) پر بھی مکھن اور پھول چڑھاتے ہیں اور اُن کی آرتی بھی کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اُن بھگتوں کو گیان ہی نہیں ہے کہ سدگتی کرنے والا اور کال کے پنجے سے چھڑانے والا ست گرو ایک نراکار، اجنما اور اوناشی پرماتما ہی ہے جو کہ خود ہی اُدترت ہو کر شکھشک اور گرو کا فرض نبھاتا ہے اور جس کی ہی ناکام نقل بعد میں لوکک گرو بھی کرتے ہیں۔

ونسو! جب بھگتی اِس طرح تموپردھان ہو جاتی ہے اور جنم جنمانتر اِس طرح بھگتی کرتے کرتے منش زیادہ ہی پتت، کنگال اور محتاج ہو جاتے ہیں۔ تب مَیں پرماتما جو کہ "بھگتوں" کا ایک بھگوان ہُوں، سبھی کا اُدھار کرنے کے لئے خود اُدترت ہوتا ہوں کیونکہ جب تک گیان امرت کا ساگر مَیں پرماتما خود نہ آؤں اور گیتا گیان اور یوگ نہ سکھاؤں تب تک کسی کی بھی سدگتی نہیں ہو سکتی۔

ونسو! لوکک گرو تو بے شمار قسموں کی بھگتی سکھا کر اور متھیا گیان سمجھا کر بنی نوعِ انسان کی درگتی ہی کرتے آئے ہیں کیونکہ مجھ (پرماتما) سے وِمکھ کر کے وہ اپنی، دیوتاؤں کی یا تتّوں کی پوجا کرنے کی ترغیب دیتے آئے ہیں۔ ونسو! اگر بھگتی سکھانے والے گرو سچ مچ سدگرو ہوتے ہیں اور اگر بھگتی سے سدگتی ہوتی تو اب تک سبھی منشوں کی سدگتی ہو گئی ہوتی کیونکہ آج بھی سنسار میں بے شمار گرو ہیں اور بے شمار طرح کی بھگتی ہے۔ سدگتی کا گیان تو ایک مجھ نراکار، جیوتر لنگم پرماتما شو ہی کے پاس ہے جو کہ میں سنگم یُگ میں آکر دیتا ہوں۔ لہٰذا لوگوں کو بتاؤ کہ گیان ہی سے سدگتی ہوتی ہے اور سچا گیان واحد سدگرو پرماتما ہی دیتا ہے۔

[1] مسرستوتی، دُرگا، امبا وغیرہ [2] پرماتما سے مکمل سُکھ اور شانتی کی حصولی [3] کلیان کرنا، بیڑا پار کرنا [4] سجدہ کرنا [5] حالتیں [6] پختہ عقیدہ [7] پریم [8] اندھی عقیدت والے [9] ایک تھالی میں دھوپ اور دیپ جگا کر کسی دیوتا وغیرہ کی مورتی کے آگے پکار [10] پاپی۔

شری کرشن کا ہی دوسرا نام شری نارائن تھا

بھگوان شو کہتے ہیں :۔

"پیارے وتسو! بھارت میں پہلے یہ رواج تھا کہ سوئمبر ہونے پر دولھا اور دُلہن دونوں کا نام عام طور پر بدل دیا جاتا تھا۔ اسی دستور کے مطابق تریتا یگ میں جانکی جی کا نام شری سیتا ہُوا تھا۔ آج تک بھی بھارت کے کئی گھرانوں میں یہ دستور چلا آتا ہے۔ آج بھی جب شادی کی رسم ادا ہو رہی ہوتی ہے تو دُلہن کا نام تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

دراصل اِس رواج کا آغاز ست یگ میں ہُوا تھا۔ سب سے پہلے راجکُمار شری کرشن کا نام شری نارائن اور راجکُماری رادھے کا نام سوئمبر ہونے پر شری لکشمی رکھا گیا تھا۔ لیکن بھارت واسی اِس تواریخ کو بھول چکے ہیں۔ ایک عرصہ سے وہ شری کرشن اور شری نارائن کو الگ ماننے لگ گئے ہیں۔ اِسی طرح شری رادھے کے بارے میں بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ (رادھے) شری کرشن کی محبوبہ تھی۔ شری کرشن کا اُس سے پریم ہو گیا تھا۔ اُنہیں یہ گیان نہیں ہے کہ شری رادھے کا سوئمبر بھی شری کرشن سے ہُوا تھا اور اسی رادھے کا نام شری لکشمی ہُوا تھا۔ اِسی وجہ سے شریمد بھگوت گیتا وغیرہ گرنتھوں میں شری کرشن کو "شری لکشمی پتی" بھی کہا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ اُن پستکوں میں جن میں شری کرشن کا بیان ہے، شری کرشن کو شری نارائن بھی کہا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ شری کرشن کے متعلق جو تعریف کے گیت ہیں اُن میں بھی شری کرشن کو "شری نارائن" بھی کہا گیا ہے۔ بہت سے بھگت شری کرشن کا کیرتن کرتے ہوئے بھی گاتے ہیں "شری کرشن گوبند ہرے مُرارے، ہے ناتھ نارائن واسودیو"، مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ شری کرشن کا نام شری نارائن کب اور کیسے پڑا۔

شری کرشن کی ادھیڑ عمر کی تصویریں کیوں نہیں ملتیں؟

عزیزو! آپ دیکھیں گے کہ آج بھی شری کرشن کی جو تصویریں ملتی ہیں اُن میں شری کرشن کو عام طور پر یا تو کشور (چھوٹے بچے) کے رُوپ میں اور یا ایک نوجوان کی شکل میں دکھایا گیا ہوتا ہے۔ لیکن شری نارائن کی جو تصویریں ملتی ہیں اُن میں شری نارائن کو درمیانہ یا بڑی عمر والے راجیشور کی شکل میں دکھایا گیا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کو شری نارائن کے بچپن کے بارے میں کوئی تواریخ یا جیون کہانی بھی نہیں ملے گی۔ اِن دونوں باتوں سے بھی صاف ظاہر ہے کہ شری کرشن اور شری نارائن ایک ہی شخصِ خاص کے ۲ دو الگ الگ نام ہیں۔ اِن ناموں میں سے "شری کرشن"، تو بچپن سے جوانی اور سوئمبر تک کا نام تھا اور دوسرا نام بعد کے جیون کا تھا۔

سولہ ۱۶ کلا سمپورن شری کرشن کا جنم چودہ ۱۴ کلا سمپورن شری رام سے پہلے ہُوا۔ سوریہ ونش اور چندر ونش کی تاریخ

بھگوان شو کہتے ہیں :۔

"پیارے بچو! اموزخوں کو سوریہ ونشی اور چندر ونشی گھرانوں کی شروعات کا پتہ نہیں ہے۔ بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ اِن گھرانوں کی بنیاد ڈالنے والے آدی پتا (بانی)، اور آدی ماتا سورج اور چاند سے یعنی اوپر سے آئے۔ عام لوگ تو کیا بہت سے نامی گرامی وِدوان بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔

سُوریہ ونش اور چندر ونش کے بارے میں یہ تو سبھی مانتے ہیں کہ اِن گھرانوں میں بڑے بڑے چکرورتی راجہ

ہوئے ہیں جن کا بحروبر پر اٹل (سُنچِتہ) اکھنڈ (بے حد) اور نِروِگھن (خالی از آفات، حادثات وغیرہ) راج تھا۔ اُن گھرانوں کے آباؤاجداد کے بارے میں یہ بھی عام طور پر مانا جاتا ہے کہ وہ دیوتا تھے۔ لیکن اُن کے بارے میں منُشوں نے جو تواریخ لکھی ہے، وہ اِتنی غیر واضح اور مبہم ہے کہ اُس کو تواریخ نہیں کہا جا سکتا۔ جنھوں نے ایسی تواریخ لکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ شری کرشن چندر ونشی تھے اور شری رام سُوریہ ونشی تھے اور شری کرشن دؤاپر یُگ میں یعنی شری رام کے بعد ہوئے۔ مگر آپ اگر اُن سے پوچھیں تو وہ اپنے اِس وشواس (یقین) کو ثابت کرنے کے لئے کوئی خاص دلیل یا ثبوت پیش نہیں کر سکیں گے، نہ ہی حقیقت جاننے کے لئے اُن کے پاس کوئی مکمّل اور مُعتبر طریقے ہیں۔ اِس بات کو تو وہ خود بھی مانتے ہیں۔

لیکن میرے آگے تو زمانۂ ماضی کے واقعات ایسے ہی عیاں اور واضح ہیں جیسے کہ زمانۂ حال کے منُش زمانۂ قدیم کا مکمّل طور پر سچّا حال نہیں بتا سکتے۔ اِس لئے جہاں مؤرخوں کی دو رائیں ہیں وہاں میں ہی ایک معتبر اور عالِمِ کُل ہستی (Knowledgeful) ہوں جو کہ فیصلہ دے سکتا ہوں کہ کوئی رائے یا تاریخ سچّی ہے یا جھُوٹی۔

سُوریہ ونش اور چندر ونش کا تعارف

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ سورج کی روشنی، چاند کی روشنی سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ روحانی الفاظ میں جیسے گیان کو روشنی کہا جاتا ہے ویسے ہی زیادہ گیان سے حاصل ہونے والے کو سُوریہ ونشی اور کم گیان والے کو چندر ونشی کہا جاتا ہے۔ اِس لئے سنگم یُگ میں، میں نے برہما کے ذریعہ جو گیان دیا تھا اُس سے دو ونش (گھرانے) قائم ہوئے۔ جنھوں نے گیان کو پورے طور پر عمل میں لایا وہ ستو پردھان گُن، کرم اور سوبھاؤ والے ہوئے اور جنھوں نے کم دھارن کیا وہ اپنے کرموں، گُنوں اور سوبھاؤ کے لحاظ سے مُتوسط درجہ کے ستوگُنی ہوئے۔ پہلے گھرانے یا ورن[1] والوں کو سُوریہ ونشی اور دوسرے گھرانے والوں کو چندر ونشی کہنا چاہیئے۔

ظاہر ہے کہ سوریہ ونشی، سَروگُن سمپّن، ۱۶ سولہ کلا سمپورن نِروکاری، اہنسا پردھان سنسکاروں والے منُش (جنہیں اوصاف پسندیدہ کی وجہ سے دیوتا بھی کہا جا سکتا ہے) ست یُگ میں ہوئے اور چندر ونشی منُش (یا دیوتا) تریتا یُگ میں ہوئے۔ چنانچہ شری کرشن شری رام سے پہلے یعنی ست یُگ میں ہوئے۔

۱۶ سولہ کلا اور ۱۴ چودہ کلا کی وضاحت

عزیزو! چاند پُورنماشی تک روزانہ جتنا بڑھتا ہے اُسے کلا کہتے ہیں۔ چاند پُورنماشی کے دن ۱۶ سولہ کلا سمپورن ہوتا ہے۔ اُس دن اُس کی روشنی بھی مکمّل ہوتی ہے۔ اِس نقطۂ نگاہ سے اُن منُش آتماؤں کو ۱۶ سولہ کلا سمپورن کہا جاتا ہے جنھوں نے کہ سنگم یُگ میں میرے ایشوری گیان رُوپی روشنی کی مکمّل دھارنا کی یعنی ایشوری گیان کو مکمّل طور پر عملی جیون میں لایا۔ دوسری منُش آتمائیں جنھوں نے کافی حد تک ایشوری گیان کے مطابق اپنا عملی جیون بنایا، مگر سرشٹی کے وناش تک اِس مقصدِ اعلیٰ میں مکمّل طور پر کامیاب نہ ہو سکے اُنہیں ۱۴ چودہ کلا سمپّن کہا جاتا ہے۔ ۱۶ سولہ کلا پوتر اور دیوتائی اوصاف والے دیوتا ست یُگ میں ہوتے ہیں کیونکہ اُنہیں ستو پردھان سرشٹی میں پرالبدھ (تقدیر) ملتی ہے اور ۱۴ چودہ کلا والے دیوتا تریتا یُگ میں ہوتے ہیں کیونکہ اُنہیں ستو[2] سامانیہ پرالبدھ ملتی ہے۔ چنانچہ ۱۶ سولہ کلا والوں کو سوریہ ونشی بھی کہا جاتا ہے اور ۱۴ چودہ کلا والوں کو ہی چندر ونشی کہا جاتا ہے۔

[1] ذات پات، ستوگُن، رجوگُن وغیرہ کی بنا پر منُش جاتی میں جو مختلف حصے بکھڑے ہیں اُن میں سے ہر ایک کو ورن کہتے ہیں [2] اوسط درجہ تک ستوگُنی۔ [3] عمل میں لایا۔

سولہ کلا سمپورن دیوتا شری کرشن، شری رام سے پہلے ہوئے

اب یہ تو سبھی بھارت واسی جانتے ہیں کہ شری کرشن سولہ کلا سمپورن تھے۔ مگر "سولہ کلا" اور "سوریہ ونشی" کے اصلی معنوں کو نہ جاننے کی وجہ سے وہ شری کرشن کو چندر ونشی مانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شری کرشن دواپر یگ میں ہوئے۔ اصل میں ایسا ماننا غلطی کرنا ہے دراصل سولہ کلا سمپورن ہونے کی وجہ سے شری کرشن کو سوریہ ونشی کہنا چاہیئے اور ست یگ کے آغاز میں ہوا ماننا چاہیئے۔ کیونکہ شری کرشن تو سولہ کلا والے دوسرے ست یگی دیوتاؤں کی نسبت بھی شریشٹھ (اعلیٰ ترین) شخصیت والے تھے۔"

وتس بولے: "لوگ کہتے ہیں کہ دواپر یگ میں دھرم کی بہت ہی ہانی[1] ہو رہی تھی۔ ادھرم بہت بڑھ رہا تھا اور مظالم و بے انصافی کا دَور دورہ تھا۔ اِس لئے منش سماج میں آئی ہوئی اِن بدترین عادات، خیالات، کردار اور رُجحانات کو دُور کرنے کے لئے سولہ کلا سمپورن، سئودرشن چکر دھاری بھگوان کرشن کا اوترن لازمی تھا۔"

بھگوان بولے۔ "پیارے بچّو! تمہیں سمجھانا چاہیئے کہ سولہ کلا اور چودہ کلا والے منشوں کو دیوتا کہنا چاہیئے نہ کہ "بھگوان" کیونکہ "بھگوان" لفظ ایک میرے (یعنی نراکار پرماتما کے) لئے ہی استعمال ہونا چاہیئے، جس کی کلائیں گھٹتی یا بڑھتی نہیں ہیں اور جو سولہ کلا و چودہ کلا والے سوریہ ونشی اور چندر ونشی دیوتاؤں کا بھی رچیتا (خالق) گایا ہوا ہے۔ ۱۶ کلا والے دِوِیہ[2] گُن سمپن منشوں کو تو بیکنٹھ (ست یگ کی دُنیا یعنی سوَرگ) کا دیوتا ماننا چاہیئے اور حقیقی طور پر دیو[3] شرومنی شری کرشن کو "بیکنٹھ ناتھ" کہا بھی جاتا ہے۔ علاوہ ازیں، دیوتا تو سوَرگ (بیکنٹھ) کی پرالبدھ (تقدیر) بھوگتے ہیں۔ ادھرم کو ناش کرنا اُن کا کرتویہ نہیں ہے، وہ تو میرا (بھگوان) ہی کا کرتویہ ہے چنانچہ لوگوں کو یہ بھی سمجھانا چاہیئے کہ شری کرشن سولہ کلا سمپورن سوریہ ونشی دیوتا تھے جو کہ تریتا یگی ۱۴ کلا سمپورن چندر ونشی شری رام سے پہلے ست یگ کے شروع میں ہوئے اور سوئمبر کے بعد اُنہی کا شُبھ نام "شری نارائن" پڑا۔"



FIRST PRINCE OF SAT-YUGA (HEAVEN).

[1] زوال، گراوٹ [2] اوصاف حمیدہ والے انسان [3] دیوتاؤں کے سرتاج۔

شری کرشن کا جنم ست یُگ میں ہُوا تھا نہ کہ دوَاپر یُگ میں

بھگوان شِو کہتے ہیں :-

”پیارے وتسو! مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ شری کرشن ہی کا دوسرا نام شری نارائن تھا اور شری کرشن، شری رام سے پہلے ست یُگ میں ہوئے تھے۔ مگر لوگ تو جنم جنمانتر سے یہی انسانی رائے سُنتے آئے ہیں کہ شری کرشن کا جنم دوَاپر یُگ میں ہُوا تھا۔ اِس لئے جب آپ اُنہیں سُنائیں گے کہ ”شری کرشن کا جنم ست یُگ میں ہُوا تھا“ تو وہ حیران و ششدر ہو جائیں گے۔

اصل میں یہ سُن کر کہ ”شری کرشن کا جنم ست یُگ میں ہُوا تھا“ سبھی کرشن پریمیوں[1] کو بہت ہی خوشی ہونی چاہئے کیونکہ ست یُگ میں جنم ہونا تو عظمت کو ظاہر کرتا ہے لیکن بھارت کے بہت سے وِدوان اور پنڈت لوگ اِس ایشوری مت (سچّی بات) کو سُن کر چونک اُٹھیں گے کیونکہ اُنھوں نے غصّہ وغیرہ وِکاروں پر ابھی فتح تو حاصل کی ہی نہیں ہے۔ وہ بیچارے تو اب تک لوگوں کو یہی سُناتے آئے ہیں کہ شری کرشن کا جنم دوَاپر یُگ میں ہُوا تھا۔ چنانچہ اب وہ سوچیں گے کہ اگر اِس بات کو منظور کر لیا جائے کہ شری کرشن کا جنم ست یُگ میں ہُوا تھا تو جو لوگ وِدوانوں کے پیرو کار اور مدّاح رہے ہیں، اُن پیرو کاروں سے اب اُنہیں (یعنی وِدوانوں کو) شرمندہ ہونا پڑے گا۔

وتسو! جنہیں سچائی سے سچ مچ پیار ہو گا وہ لوگ تو اِن سچّی باتوں کو سُن کر نہایت ہی خوش ہوں گے کہ شری کرشن کی ۱۰۸ پٹ رانیاں نہیں تھیں، شری کرشن نے چیر ہرن[2] نہیں کئے تھے اور کہ اُنہوں نے کوروں اور پانڈووں کا یُدھ (جنگ) بھی نہیں کرایا تھا۔ شری کرشن پر لگائے گئے جھوٹے الزاموں کی اِس طرح تردید کرنا تو تعریف کرنا ہے۔ اِس لئے آپ عام لوگوں کو سناؤ کہ ہُماری اپنی زندگی کا مقصد ہی شری کرشن کے ہیکُنٹھ دھام میں جانا ہے اور انوبھو کی بنا پر ہمارا ایسا عقیدہ ہے کہ جو لوگ شری کرشن کا دوَاپر یُگ میں ہُوا مانتے ہیں، وہ گویا شری کرشن کی ملامت اور بدنامی کرتے ہیں۔“

شری کرشن کا جنم دوَاپر یُگی (ناپاک) سرِشٹی میں نہیں ہُوا تھا

وتسو! آج کل بھی آپ دیکھتے ہوں گے کہ دیوالی کا تہوار آنے سے پہلے ہی بھارت واسی گھروں کی صفائی کرانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ گھروں کی سفیدی کرا لیتے ہیں اور دیوالی کے دن نئی پوشاکیں پہنتے ہیں اور سارے گھر میں روشنی کرتے ہیں۔ اُس موقع پر وہ اپنا پُرانا حساب کِتاب بند کر کے نیا حساب کھولتے ہیں اور دیوالی کے دِن خوشیاں مناتے ہیں اور مٹھائیاں وغیرہ کھاتے ہیں۔ بھلا دیوالی کے تہوار پر لوگ یہ سب کیوں کرتے ہیں؟ وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر گھر میں صفائی نہیں ہوگی اور روشنی نہیں ہوگی تو شری لکشمی پدھاریں گی ہی نہیں۔

اِس نقطۂ نگاہ کو ذہن نشین کر کے آپ سوچیے کہ جب شری لکشمی جی کی لمحہ بھر کی تشریف آوری اور خوش آمدید کرنے کے لئے بھی صفائی اور روشنی کی ضرورت ہے تو شری لکشمی اور شری نارائن جنہیں ہی سوئمبر سے پہلے شری رادھے اور شری کرشن کہتے تھے، اُن کے اِس سرزمین پر عملی طور سے جنم لینے کے لئے کتنی پوترتا ہونی چاہیئے۔

---

[1] جن کو شری کرشن سے حقیقی پیار ہے [2] مطلب یہ ہے کہ گوپیوں کے لباس کو چُرایا نہیں تھا۔ دراصل ”چیر ہرن“ کے واقعہ کا روحانی مطلب یہ ہے کہ بھگوان نے آتما روپی گوپیوں کے جسم روپی وستر چُرائے تھے یعنی گوپیوں کا دیہہ ابھیمان اور لوک لاج چُھڑائی تھی [3] صفحہ ۱۷ پر یہ راز سمجھایا گیا۔

اس لئے آپ ہی لوگوں کو سمجھائیں کہ جب ہر ایک آتما رُوپی دیپک روشن ہوتا ہے، جب ہر گھر میں روحانی پوِترتا ازبر و کارتا ہوتی ہے جب تمام رُوحیں اپنے سابقہ جنموں کے وِکرموں کا حساب کتاب ختم کر کے جھکنے پر نیک اعمال کا لیکھا کھولتی ہیں اور جب تمام روحیں نئے لباس یعنی نئے جسموں سے زینت پاتی ہیں یعنی جب ست یُگی نئی، پوِتر، جیون مُکت سرشٹی ہوتی ہے تب ہی شری کرشن کا جنم ہوتا ہے۔ اپوتر، دِکاری اور ملیچھ دُنیا میں شری کرشن کا جنم ماننا بھُول ہے کیونکہ اس عظیم ترین دیو آتما کے لئے بالکل پاک، صاف اور روحانی ماحول چاہیئے۔ جب کہ دیوتاؤں کی بے جان مورتیوں کے مندروں میں بھی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھا جاتا ہے اور غلیظ یا ناپاک ہاتھ بھی اُن کو نہیں چھو سکتے، تو سوچنا چاہیئے کہ ساکشات، ساکار شری کرشن کے جنم کے وقت کی سرشٹی اور لوگوں وغیرہ کی پوِترتا کی کتنی ضرورت ہوگی۔ شری کرشن جیسی سرووتم[1] منش آتما کو بھوگ[2] کے لئے تو پھل پھول، اہار، ویوہار[3] سبھی پاکیزہ ہی ہونے چاہئیں اور اُن کی اشیاء خوردنی بھی پوِتر سروتم[4] منشوں (یعنی ساکار دیوتاؤں) ہی کے ہاتھ سے بنی ہونی چاہیئے نا؟ تب بھلا آپ ہی بتائیں کہ شری کرشن کا جنم دُواپر یُگ والی وکاری اور شیطانی آسری، دُنیا میں ماننا بھُول نہیں تو اور کیا ہے؟ کہاوت بھی ہے کہ "اپوتر دھرتی پر دیوتا پاؤں ہی نہیں رکھتے"، لیکن آج چونکہ بھارت واسی اپنے دیوتاؤں کے وقار اور بُلند پایہ طرز زندگی کو بھُول بیٹھے ہیں اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ شری کرشن کا جنم دُواپر یُگ میں ہونا کوئی ناممکن بات نہیں۔ لہٰذا اب آپ اُنہیں دیوتاؤں کے بارے میں پورا علم دے کر سمجھائیں کہ دُواپر یُگ کی رجوگنی اور ناپاک دنیا میں شری کرشن کا جنم اور پرالبدھ بھوگنا ناممکن ہے۔

"بیکنٹھ ناتھ" کے خطاب سے ثابت ہے کہ شری کرشن کا جنم ست یُگ میں ہُوا تھا

وِتسو! شری کرشن کے سبھی بھگت شری کرشن کو "بیکنٹھ ناتھ" کے خطاب سے بھی یاد کرتے ہیں۔ اگر اُنہیں یہ سمجھا دیا جائے کہ بیکنٹھ ست یُگی سرشٹی کا ہی دُوسرا نام ہے تو وہ اِس سچائی کو مان لیں گے کہ شری کرشن کا جنم دُواپر یُگ میں نہیں بلکہ ست یُگ میں ہُوا تھا۔

آپ نے ایسی بھی تصویریں دیکھی ہوں گی جن میں شری کرشن کو پیپل کے پتّے پر تیرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ اِس بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "سرشٹی کے آغاز میں شری کرشن کو پیپل کے پتے پر دیکھا گیا"۔ اصل میں اس تصویر کا یہی مطلب ہے کہ شری کرشن نے ست یُگ کے آغاز میں جنم لیا۔ اِس سنسار رُوپی ساگر یعنی بے حد کی دُنیا میں منش جاتی رُوپی برکھش ایک پیپل کے برکھش کی مانند ہے۔ برہما اور سرسوتی اُس درخت کی جڑیں ہیں یعنی اُن کے ذریعہ اِس منش جاتی رُوپی برکھش کی استھاپنا ہوئی۔ شری کرشن اِس سرشٹی کا پہلا پتہ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شری کرشن کا جنم اِس سرشٹی کے آغاز میں ہُوا اور وہ ہی اِس سرشٹی کی پرورش کے لئے آلۂ کار بنے۔ "شری کرشن کو سرشٹی کے شروع میں پیپل کے پتہ پر دیکھا"، اس کا یہ مطلب ہُوا کہ بیکنٹھ ناتھ شری کرشن ست یُگ کے شروع میں ہوئے۔

جیون مُکت ہونے کی وجہ سے شری کرشن کا جنم ست یُگ میں ہُوا

پیارے وِتسو! شری کرشن "جیون مُکت" تھے یعنی اُنہیں پوِترتا، زر و دولت، درازئ عمر، جسمانی صحت، وِکرموں کے بندھن سے مُکتی، مَن کی مکمل شانتی وغیرہ سبھی سُکھ حاصل تھے۔ اُن کی پرالبدھ (تقدیر) سروشریشٹھ تھی۔ اِس پرالبدھ (تقدیر) کو بھوگنے کے لئے اُن کا جنم ایسی ہی دُنیا میں ہونا لازمی تھا جہاں کبھی بھی ادھرم اکام، کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار، دُکھ (گربھ جیل)، بیماری، اکال مرتیو یا بے وقت موت، غریبی وغیرہ، اور اشانتی (لڑائی جھگڑا، اختلافات، حسد، دُشمنی وغیرہ)، قدرتی آفتیں (حد سے زیادہ بارش، بھونچال، قحط، طوفان وغیرہ) اور تموگُنی باتوں کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ جہاں کبھی کوئی بُرا لفظ سننے میں نہیں آتا، کسی حادثے کی یا غم کی خبر نہیں ملتی، جہاں کوئی بھی بد چلنی، گناہ، ظلم وغیرہ دکھائی نہیں دیتے۔ ایسی دُنیا تو ست یُگی انسانوں کی دُنیا تھی کیونکہ ست یُگ ہی میں پرکرتی (عنصر) میں بھی ستوگُن پردھان تھا۔ منش بھی تمام دِویہ گُن سمپن (دیوتائی صفات میں مکمل) تھے اور دھن دولت، شان و شوکت بھی پورے طور پر میسر ہوتے تھے اسلئے شری کرشن کا جنم ست یُگ میں ہُوا۔

[1] اعلیٰ ترین [2] خوراک [3] لوگوں کا برتاؤ اور طرز عمل [4] ضمیر۔

گیتا گیان شری کرشن نے دوٗاپر یُگ میں نہیں دیا بلکہ پرماتما شیو نے برہما کے ذریعے سنگم یُگ میں دیا

بھگوان کہتے ہیں :-

" پیارے وتسو! جن باتوں کو منش بہت پرانے زمانے سے مانتے چلے آئے ہیں، اُن باتوں نے منشوں کے دل و دماغ پر پختہ تسلط جما لیا ہے۔ خواہ وہ باتیں غلط ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی قسم کی ایک بات یہ ہے کہ " شری کرشن دوٗاپر یُگ میں ہوئے تھے اور کہ اُنہوں نے گیتا کا گیان دیا تھا چنانچہ اب لوگوں کو یہ حقیقت واضح طور سے سمجھانے کی ضرورت ہے کہ " ادھرم، اگیان، آسُری گُن اور وکار جن ہی کی بیخ کنی یا ناش کے لئے پرماتما اوترت ہوتے ہیں، وہ سب تو کلجگ کے آخر میں ہی زوروں پر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں، ستوگُن، ست دھرم، سُکھ، شانتی اور دیوتائی اوصاف والے انسان جن کی ہی بھگوان نے استھاپنا کرنی ہوتی ہے، وہ سبھی تو ست یُگ ہی میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ بھگوان کا اوترن ایک کلپ کے کلجگ کے آخر اور اگلے کلپ کے ست یُگ کے آغاز کے بیچ کا جو وقت ہوتا ہے، اُس "سنگم یُگ" ہی میں ہوتا ہے، نہ کہ دوٗاپر یُگ میں۔

عزیزو! اُنہیں سمجھاؤ کہ " اگر بھگوان کا اوترن دوٗاپر یُگ میں ہُوا ہوتا، تب تو دوٗاپر یُگ کے بعد ست یُگ کا آغاز ہو جانا چاہئیے تھا کیونکہ بھگوان تو یوگ اور گیان سکھاتے ہیں، ادھرم کا وِناش (خاتمہ) کراتے ہیں اور دھرم و دیوتائی سمپردائے قائم کراتے ہیں۔ مگر سب جانتے ہیں کہ دوٗاپر یُگ کے بعد تو ادھرم، اگیان، بھوگ اور آسُری سمپردائے ہی بڑھتے چلے آئے ہیں اور تموگُن کی زیادتی ہوتی آئی ہے یعنی کلجگ ہی کے تاثرات بڑھتے آئے ہیں۔ اِس لئے یہ کہنا کہ بھگوان نے دوٗاپر یُگ میں اوتار لیا تھا بہت بڑی بھول کرنا ہے۔

گیتا کے بھگوان کا اوترن شری کرشن کے تن میں نہیں ہُوا

وتسو! نہ صرف یہ بات سچ ہے کہ مَیں دوٗاپر یُگ میں اوترت نہیں ہُوا بلکہ شری کرشن کے تن میں بھی اوترت نہیں ہُوا۔ غور کیجئے کہ اگر مَیں منموہن[1] شری کرشن جو کہ خوبصورتی، دِویہ گُنوں اور آتمک شکتی (روحانی طاقت) کے نقطۂ نگاہ سے سمپورن دیوتا تھے، کے تن میں اوترت ہُوا ہوتا تو ساری دُنیا میں ایسا کوئی بھی منش نہ ہوتا جو مجھے نہ پہچان سکتا یا مجھے تُچّھ (ادنیٰ) سمجھتا یا میرے لئے بُرے اور غیر موزوں الفاظ کا استعمال کرتا۔ لیکن شریمد بھگوت گیتا میں میرے مہاواکیہ ہیں کہ " کروڑوں انسانوں میں سے کوئی ایک ہی مجھے پہچانتا ہے میرا اوترن ایک معمولی انسان کے تن میں ہونے کی وجہ سے بہت کم عقل اور بے سمجھ لوگ میرے اِس باہری جسم کو دیکھ کر مجھے بہت معمولی سمجھتے ہیں۔" ظاہر ہے کہ مَیں دیوتا شری کرشن کے تن میں اوترت نہیں ہُوا تھا بلکہ ایک سادھارن شخص کے تن میں اوترت ہُوا تھا۔

پیارے وتسو! آج بھی اگر مَیں شری کرشن کا ساکھشاتکار کراؤں، تو خواہ عیسائی ہوں خواہ مسلمان، تمام لوگ دیوتا شری کرشن کی اُس موہنی صورت سے بہت ہی پیار کرنے لگیں گے، اِس لئے شری کرشن کے تن کو کوئی سادھارن یا معمولی تن نہیں کہا جا سکتا۔ مگر گُپت یا پوشیدہ شکل میں کر تو یہ کرنے کے لئے، مَیں تو سچ مُچ ایک سادھارن تن میں آتا ہوں۔ چنانچہ یہ کہاوت مشہور ہے کہ " نہ جانے بھگوان کس سادھارن شکل میں مل جائیں۔"

[1] من کو موہنے والے۔ نہایت دلکش عادات و اطوار اور طبع اور جسم کی وجہ سے شری کرشن کو منموہن بھی کہتے ہیں۔

اِس لئے سب کو یہ سمجھاؤ کہ "کرشن تو دیوتا تھے اور سَروگُن سمپنّ، ۱۶ کلا سمپُورن، سمپُورن نِروکاری دیوتا تھے جو کہ شری نارائن کے نام نامی سے نامور ہوئے۔ لیکن بھگوان کا تو اَوتَرن ہی (آدی سناتن) دیوتا دھرم کی پھر سے استھاپنا کے لئے اور نر کو سَروگُن سمپنّ شری نارائن بنانے کے لئے ہوتا ہے۔ تب بھلا بھگوان کے اَوترن کے وقت شری کرشن جیسے دیوتائی تن والے مَنُش موجود ہی کیسے ہو سکتے ہیں؟ شری کرشن جیسے دیوتائی تن والے مَنُش تو دیوی دیوتا دھرم کی استھاپنا ہو چکنے کے بعد ستجگ ہی میں تھے۔ جس وقت بھگوان کا اَوترن ہُوا اُس وقت تو دیوتا دھرم پرایہ لوپ (معدوم) تھا اور دیوتائی سمپردائے یا دیوتائی تن والے لوگ بھی نہیں تھے۔ ثابت ہے کہ بھگوان سادھارن مَنُش کے تن میں اَوترت ہوئے۔ اُس مَنُش کا نام اُنھوں نے "برہما" رکھا۔ وتسو! اگر گیتا کا گیان شری کرشن نے دیا ہوتا یا اگر مَیں شری کرشن کے دیوتائی تن میں اَوترت ہُوا ہوتا تو ارجن کے یہ واکیہ نہ ہوتے کہ "بھگوان! مجھے دِویہ رُوپ (دیوتائی) کا ساکھشاتکار کرایئے" کیونکہ شری کرشن کا رُوپ وصورت تو نہایت خوبصورت، موہنی، دِلکش اور دیوتائی گایا ہُوا ہے۔ اِس لئے ظاہر ہے کہ مَیں سادھارن برہما تن میں اَوترت ہُوا تھا اور وِشنو ورشنکر کے رُوپوں کا میں نے ساکھشاتکار کرایا تھا۔

لوگ بھگوان کے نام پر جھوٹی قسم اُٹھاتے ہیں
ایک تعجب کی بات!

بھگوان کہتے ہیں: "وتسو! عدالتوں میں حلف لیتے وقت، بھارت کے کچھ لوگ، گیتا کو بھگوان کے مہاواکیوں کی کتاب مانتے ہوئے اُسے ہاتھ میں اٹھا کر، کچھ اس طرح کے الفاظ کہتے ہیں "مَیں بھگوان کو حاضر اور ناظر مان کر قسم اُٹھاتا ہوں کہ مَیں ...." وتسو! آپ اس قسم کے بارے میں اُن لوگوں سے یہ تین سوال خاص طور پر پوچھیئے تاکہ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو اور آئندہ وہ اصلاح اور تصحیح کی کوشش کریں:-

(۱) اگر آپ سمجھتے ہیں کہ شری کرشن خود ہی بھگوان یعنی پرماتما ہیں تو آپ بھگوان کو نام اور رُوپ (صورت) کے بغیر اور سب جگہ حاضر (سرو ویاپی) کیوں مانتے ہیں؟ شری کرشن کا تو اپنا ذاتی نام، روپ اور دھام وغیرہ تھا۔ ایسی صورت میں اُسے سرو ویاپی ماننے کی کیا وجہ ہے؟

(۲) اگر یہ کہا جائے کہ شری کرشن بھگوان تو نہیں تھے اور گیتا گیان بھی اُنہوں نے دیا تھا۔ تب سوال اٹھتا ہے کہ گیتا کو بھگوت گیتا کیوں کہا جاتا ہے اور گیتا کے شلوکوں کے پہلے "بھگوان اُواچ" وغیرہ الفاظ کیوں استعمال ہوئے ہیں؟ نیز آپ بھگوان کی قسم لیتے وقت یکساتھ گیتا کی قسم کیوں لیتے ہیں اور گیتا کو ہاتھ میں کیوں اٹھاتے ہیں؟

(۳) اگر یہ کہا جائے کہ شری کرشن بھگوان تو نہیں تھے اور گیتا گیان بھی انہوں نے نہیں دیا تھا۔ تب سوال ہے کہ نِراکار پرم پِتا پرماتما کا کیا پریچے ہے اور انہیں سرو ویاپی کیسے مانا جا سکتا ہے جبکہ گیتا میں صاف طور سے اُن کے اِس مہاواکیہ کا ذکر ہے کہ "... مَیں اس مَنُش سرشٹی روپی اُلٹے برکش کا اوناشی بیج روپ ہوں جو کہ سورج اور ستاروں کے بھی پار، پرم دھام میں رہتا ہوں۔"

وتسو! ان سوالات پر غور کرنے سے سمجھدار لوگوں پر یہ راز روشن ہو جائے گا کہ یہ جو مروّج عقیدے ہیں کہ (۱) گیتا گیان شری کرشن نے دیا تھا اور کہ (۲) پرماتما سرو ویاپی ہے، دونوں ہی گیتا کے بھگوان کے ذاتی اور اصلی مہاواکیوں کے خلاف ہیں۔

لیکن کتنے تعجب کی بات ہے کہ بھارت کے راشٹرپتی اور چیف جسٹس جیسے نامی گرامی شخص جو بھی "بھگوان کے نام پر" (یا گیتا اُٹھوا کر) ایک دوسرے کو اس طرح کا حلفیہ بیان پڑھاتے ہیں، وہ بھی نہیں سمجھتے کہ اُن کا جو عقیدہ ہے کہ پرماتما سرو ویاپی ہے، وہ شریمد بھگوت گیتا کی اصلی اور بنیادی تعلیم کے خلاف ہیں۔ وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ اِسطرح کی قسم جھوٹی ہے۔

سبھی شاستروں کی سرتاج شرومنی شاستر گیتا

بھگوان کہتے ہیں:-

"عزیز بچو! دوا پر یُگ میں لکھی گئی شریمد بھگوت گیتا میں جو شکشا[1] و اُپدیش قلمبند ہیں۔ وہ مجھ پرم پتا پرماتما شو کے مہا واکیوں[2] کا ترجمہ اور خلاصہ ہیں جو کہ مَیں نے برہما کے تن میں اَوَترت ہو کر دیئے۔ یہی سبب ہے کہ بھارت میں گھر گھر میں گیتا شاستر نہایت تعظیم سے رکھا جاتا ہے۔ لوگ اپنی روزانہ زندگی کا آغاز ہی گیتا کے پاٹھ سے کرتے ہیں۔ عدالتوں میں قسم اٹھاتے وقت بھی لوگ گیتا ہی کو ہاتھ میں لیتے ہیں۔ جب کوئی انسان آخری سانس لے رہا ہوتا ہے اُس وقت بھی اُسے گیتا ہی سُناتے ہیں۔

وتسو! آپ دیکھیں گے کہ گیتا میں جو اُپدیش ہیں وہ صیغہ متکلم (First person) میں ہیں۔ ساری دُنیا میں آپ کو ایسی کتاب نہیں ملے گی جس میں کہ وکتا[3] نے اپنے لئے پرماتما، آدی پُرش (आदि पुरुष) پرم پُرش، سرشٹی کا رچیتا (خالق)، اور اِس جہان کا وِناش کرتا[4] وغیرہ صفات یا اسمات کا استعمال کیا ہو۔ باقی تمام مذہبوں کے بانی مبانی خود کو یا تو خدا کا بیٹا یا پیغمبر ہی مانتے رہے ہیں۔ صرف گیتا ہی ایک ایسا شاستر ہے جس ہی میں اُپدیش دینے والے نے (پرماتما نے) آسُری مذہبوں کا یا بد اعمال والی دُنیا کا وِناش (خاتمہ) بھی کرایا۔ اِس لئے ہر دلعزیز اور شرومنی شاستر گیتا خود اپنی شاہد ہے کہ گیتا مجھ پرماتما شو کے مہا واکیوں کا ترجمہ شدہ مجموعہ ہے۔ اِس لئے اُس کا نام ہی "بھگوت گیتا" یعنی مُجھ بھگوان کا گیان گیت[5] ہے۔

گیتا گیان ہی سے سروتم پد[6] کی پراپتی

پیارے بچّو! گیتا گیان ہی کے بارے میں مشہور ہے کہ اِس کے ذریعہ نر (پُرش)، کو شری نارائن کا مرتبہ اور ناری (استری)، کو شری لکشمی کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ خود گیتا ہی میں میرے مہا واکیہ ہیں کہ "مَیں تجھے سب پاپوں سے مُکت کراؤں گا (چھٹکارا دِلاؤں گا)، پرم دھام لے چلوں گا اور سوَرگ کا سوَراجیہ دوں گا۔" صرف گیتا ہی میں اِس بات کا ذکر ہے کہ اِس گیان کے ذریعہ دیوتائی سمپردائے کی ستھاپنا ہوگی یعنی انسان دیوتا کے مرتبہ کو حاصل کرے گا۔ دوسرے کسی بھی شاستر میں اِس قسم کے ایشوری واکیہ آپ نہیں پائیں گے۔ وتسو! گیتا گیان ہی سے سوَرگ کا سوَراجیہ قائم ہوتا ہے، جبھی تو مہاتما گاندھی نے بھی اِس شاستر کے ذریعہ رام راجیہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ گیتا گیان کے ذریعہ ہی برہما نے سچّے برہمنوں کی رچنا کی۔ گیتا گیان ہی رُدر گیان ہے۔ گیتا گیان ہی سے برہما اور سرسوَتی گیانیوں میں افضل ترین ہوئے ہیں۔ گیتا گیان کے ذریعہ ہی برہما نے شری نارائن کا مرتبہ پایا۔ اُسی گیان کی سمرتی (یاد) سے ہی انسان ہرشت[7] رہتا ہے۔ اِسی گیان کے نتیجہ کے طور پر تمام عناصر بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور جاندار و مخلوقات بھی سُکھ پاتے ہیں۔

گیتا کا جنم ہی پرماتما کا جنم ہے

پیارے وتسو! بھگوت گیتا کو سروتم[8] شاستر مان کر آج کل لوگ گیتا جینتی[9] مناتے ہیں۔ مگر اُنہیں یہ معلوم نہیں کہ گیتا جینتی ہی دراصل میری (پرماتما جیوتر لِنگم شو کی) اور برہما، وشنو، شنکر کی جینتی ہے کیونکہ میرا دِویہ جنم ہی گیتا گیان دینے کے لئے ہوتا ہے۔ مگر بھارت کے باشندوں نے شری کرشن کو ہی گیتا گیان دینے والا مانا ہُوا ہے۔ اِس لئے وہ گیتا جینتی کے اصلی مہاتم[10] کو نہیں جانتے۔ اگر آج بھارت واسیوں کو یہ راز ٹھیک طور سے معلوم ہو جائے کہ گیتا کا گیان مَیں نے (شو پرماتما نے) دِیا تو سنسار کے تمام

[1] حکایات، تعلیم [2] ایشور کا کلام [3] وعظ کرنے والا، مقرر، متکلم [4] رُوح اولین [5] سازِ حق [6] اعلیٰ ترین مرتبہ [7] مسرور میں خوش و خرم [8] شریمد بھگوت گیتا کی سالگرہ [9] عظمت [10] قیامت الانوار

لوگ گیتا جینتی کو بہت شردّھا سے منائیں گے۔

پرماتما کے اوترن کے طریقہ کا سچّا گیان

پیارے بچّو! مجھ پرماتما کے اوترن کے طریقے، وقت، مقصد وغیرہ کا ٹھیک ٹھیک اور مدلّل ذکر ماسوائے گیتا کے اور کسی شاستر میں نہیں ملے گا۔ وجہ یہ ہے کہ مجھ میں مکمّل اور سچّا گیان ہے اور اس لئے اُس سچّائی کا گیان مَیں (پرماتما شو) خود ہی دے سکتا ہوں چنانچہ گیتا ہی مجھ بھگوان کے مہا واکیوں کے گیان کا مجموعہ ہے، دوسرے کسی بھی شاستر کو یہ شرف حاصل نہیں ہے۔

گیان دینے کا وقت

وتسو! سوائے گیتا کے باقی تمام شاستروں میں جن مذہبوں کا بیان ہے وہ تمام کلپ کے درمیانی وقت میں یعنی دواپر یُگ یا کلجگ میں کسی نہ کسی وقت قائم کئے گئے۔ ان ۲ دو یُگوں میں سبھی آتمائیں پرلوک (برہم لوک) سے اِس تختۂ زمین پر اُترتی ہی نہ تھیں اور دیوتا دھرم کی گلانی ہوئی ہی نہ تھی کیونکہ سبھی آتمائیں تو کلجگ کے آخر تک ہی آتی ہیں اور دھرم گلانی بھی کلجگ کے انت میں ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ میرے گیان (ایشوری) پر تو سب منش آتماؤں کا حق ہے اِس لئے کلجگ کے آخر اور ست یُگ کے شروع کے سنگم یُگ میں ہی مَیں (پرماتما شو) خود آکر گیان دیتا ہوں۔ اب کیونکہ گیتا گیان کلجگ کے آخر اور ست یُگ کے شروع کے سنگم وقت پر دیا گیا اس لئے کسی کو بھی اِس بات میں شک نہیں ہونا چاہئیے کہ گیتا میں خود ایشوری مت لکھی ہوئی ہے اور اِس لئے گیتا سب کے لئے مفید اور کلیان کاری ہے۔ ایشوری گیان کی ضرورت ہی کلجگ کے آخر میں اور اگلے ست یُگ (دوسرے کلپ کے) شروع ہونے سے تھوڑا پہلے ہوتی ہے کیونکہ اُس وقت سب آتمائیں پرتھوی (زمین) پر آگئی ہوتی ہیں اور تموگُن بھی پورے زور پر ہوتا ہے۔ گیتا گیان اُسی وقت میں دیا ہُوا اوِناشی گیان ہے۔

پیارے وتسو! اِسلام، بُدھ، عیسائی وغیرہ مذہبوں سے بھی پہلے دیوی دیوتا دھرم صفحۂ زمین پر وجود میں تھا۔ گیتا اُس دیوی دیوتا دھرم کا گرنتھ (پُستک) ہے۔ اِس لئے گیتا سب سے پُرانا دھرم گرنتھ ہے اور اِس کی رچنا (تصنیف) بھی دوسرے مذہبوں کے رائج ہونے سے پہلے ہوئی۔

گیتا ہی سروشاستر مئی ہے اور ماتا ہے

پیارے بچّو! جیسے مَیں پرماتما منش آتماؤں کا پارلوکِک پِتا ہوں، ویسے ہی میرے مہا واکیوں کا مجموعہ (شاستر) "شریمد بھگوت گیتا" تمام شاستروں کی ماتا ہے، جیسے بھارت کرۂ ارض کے سارے مُلکوں میں سروشرومنی ملک ہے، ویسے ہی گیتا بھی سروشاستر مئی [1] ہے۔

وتسو! سبھی منش کہتے ہیں کہ گیتا ماتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ پِتا کون ہے۔ یعنی گیتا پتی بھگوان کون ہے۔ اِن کی عقل کی حالت دیکھو کہ انھوں نے گیتا پر مجھ نِراکار پرماتما کا نام بطور متکلم [2] لکھنے کی بجائے دیوتا شری کرشن کا نام لکھدیا ہے۔ وہ یہ بات بھول گئے ہیں کہ گیتا تو شری کرشن کی بھی ماتا ہے اور مَیں پرماتما (شو) تمام آتماؤں کا نِراکار پِتا ہوں یعنی شری کرشن کا بھی اوِناشی باپ ہوں۔ بھارت واسیوں کی اِس غلطی سے گیتا کا بہت اپمان [3] ہُوا ہے اور سارے گیتا شاستر کا کھنڈن ہو گیا ہے۔

---

[1] سبھی شاستروں کا لبِّ لُباب اور سرتاج [2] گیان دینے والا [3] وقار پر دھبّہ لگا ہے۔

(از برہما کماریاں اور برہما کمار)

منُش جو گیتا سُناتے آئے ہیں اُس سے نرک کی پراپتی ہوئی ہے

لیکن

پرم پتا پرماتما شو جو گیتا سُناتے ہیں اُس سے سؤرگ کی پراپتی ہوتی ہے

گیتا کے نِراکار بھگوان شو نے آتما، پرماتما، سرِشٹی، مایا، کرم وغیرہ کے متعلق جو گہرے راز کھول کر بتائے ہیں اُن کو سمجھنے اور انوبھو کرنے کے بعد یہ امر روشن ہو جاتا ہے کہ:-

۱- دؤاپر یگ میں لکھی گئی گیتا میں کچھ باتیں صحیح ہیں اور کچھ غلط ہیں۔ گیتا میں جو صحیح سِدّھانت درج ہیں اُنہیں بھی واضح نہیں کیا گیا۔ وہ محض اِشاروں کی شکل میں ہیں اور اِتنے مختصر ہیں کہ اُن سے چنداں علم نہیں ہوتا۔ وہ بصیرت افروز نہیں۔ مثلاً گیتا میں برِکھش کا ذکر کیا گیا ہے جس کی شاخیں نیچے کو اور جڑ اور تنا اوپر کو ہے لیکن برِکھش کی ستجگ سے کلجگ تک جو ارتقا ہے اُس کا کوئی بیان نہیں کیا گیا۔ اِسی طرح سرِشٹی کو چکّر کی مانند بتایا گیا ہے لیکن یہ سرِشٹی چکّر کی مانند کیسے ہے اور اس کی گردش کے خاص خاص حالات کیا ہیں، اِن باتوں کی تشریح یا وضاحت نہیں کی گئی۔ پرماتما کے پرم دھام کا بھی صاف طور پر گیان نہیں دیا گیا۔ بھگوان کا جنم دِویہ کہا گیا، لیکن دِویہ جنم کا راز پوری طرح سے کھولا نہیں گیا۔ نیز گیتا میں یہ تو لکھا گیا ہے کہ بھگوان نے کہا" اے ارجن! تیرے جو کئی جنم ہوئے ہیں میں اُن کو جانتا ہوں"۔ لیکن اُن جنموں کے حالات اور راز بھی سمجھائے نہیں گئے۔ ایسے ہی سؤرگ، نرک وغیرہ کی ایسے طور پر واقفیت نہیں دی گئی جس سے کہ منُش کے سب سوال حل ہو جائیں اور اُسکے ہردے کی سب گانٹھیں کھُل جائیں اور وہ "نشٹو موہا"[1] و نیز "سمرتی لبدھا"[2] ہو جائے۔ آج اگرچہ بہت سے لوگ روزانہ گیتا کا پاٹھ کرتے ہیں تو بھی اُن کی بُدھی پرم دھام کی طرف نہیں جاتی اور وہ پرماتما کو کبھی نہیں پہچان پاتے، اِس وجہ سے اُنہیں سؤرگ کی حصولیت نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ وہ روگ، شوک[3]، وِکار، کال وغیرہ کے بندھن میں ہیں یعنی نرک میں ہیں۔

۲- اب جو گیتا ملتی ہے وہ منُکھے سے بنی ہوئی ہے یعنی اُس میں سُنانے والے کا اصلی نام، رُوپ، دیش وغیرہ کی بجائے دوسرے کسی کا نام وغیرہ رائج کر دیا گیا ہے مثلاً گیتا کے شروع میں ہی لکھا ہے کہ بھگوان نے میدانِ جنگ میں گیتا سُنائی اور ارجن کا رتھ چلا کر اسے استھول یُدھ کرنے کو کہا۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ بھگوان، ارجن کے جسم رُوپی رتھ میں پدھارے تھے اور اُنہوں نے اہنسک یُدھ سکھلایا تھا، چونکہ وہ تو دیوتائی دھرم کی استھاپنا کرنے آئے تھے، اُنھوں نے ایک ارجن کو نہیں بلکہ بہت سے گوپوں و گوپیوں کو گیتا کا گیان سُنایا تھا۔ ظاہر ہے کہ بھگوان نے جن حالات اور جس مقصد سے گیتا سُنائی تھی، آج لوگ اُن حالات اور مقاصد سے ناآشنا ہیں۔ نیز گیتا کے بھگوان کا نام شِو، رُوپ روحانی جیوتر لِنگم، رہائش پرم دھام، وقتِ جنم سنگم یُگ وغیرہ کی بجائے نام شری کرشن، رُوپ جسمانی، دھام بیکنٹھ اور وقت دؤاپر یُگ رکھدیا گیا ہے۔ اِس کے نتیجہ کے طور پر لوگ نِراکار رچیتا کی بجائے ساکار رچنا شری کرشن کو یاد کرتے آئے ہیں۔ اِس طرح گیتا کا کھنڈن ہی کر دیا گیا ہے لہذا کھنڈن کی ہوئی گیتا سے اکھنڈ، سُکھ یعنی سؤرگ کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے؟

۳- دِویہ بُدھی کے ذریعہ یہ بات بھی خوب سمجھ میں آتی ہے کہ گیتا میں بھگوان کے مہاواکیوں کے ساتھ ساتھ منُشوں

---

[1] ایسا منُش جس کا اپنے جسم میں، دھن دولت میں، بال و اقارب میں اور اپنی علمیت میں موہ نہ رہا ہو۔ [2] اپنی اور پرماتما کی گہری یاد [3] غم، افسوس، فکر۔

کے واکیوں کی ملاوٹ بھی کی گئی ہے ۔ مثلاً بھگوان کے مہاواکیہ ہیں کہ "میں اویکت مورت ہوں ۔ میں جگت میں ویاپک نہیں ہوں ، نہ ہی جگت مجھ میں ویاپک ہے بلکہ میں تو پرم دھام کا نواسی ہوں" لیکن منشوں نے اِن مہاواکیوں میں ملاوٹ کر دی ہے مثلاً یہ کہ میں گائے میں ، کُتے میں ، براہمن میں ایک جیسا ویاپک ہوں ۔ علاوہ ازیں بھگوان کے مہاواکیہ ہیں کہ "میں ویدوں ، یگیوں ، تپوں وغیرہ سے نہیں ملتا" لیکن منشوں نے گیتا کے شروع میں ہی لکھ دیا ہے کہ گیتا ویدوں کا نچوڑ ہے ۔ اِس طرح لوگوں نے گیتا لکھ کر گتھی الجھا دی ہے سلجھائی نہیں ہے ۔ منشوں کی ملاوٹ والی گیتا سے بھلا خالص اور پاک دُنیا یعنی سورگ کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے؟ ظاہر ہے کہ اس سے تو کلجگی اور ناپاک دُنیا یعنی نرک کی پراپتی ہوئی ہے ۔

۴ ۔ دوآپر یگ میں جو گیتا لکھی گئی تھی اُس ایک گیتا پر منشوں نے سینکڑوں ٹیکائیں[1] لکھی ہیں اور ہزاروں متضاد مطلب نکالے ہیں اِس سے ظاہر ہے کہ اُن کو گیتا کے اصلی اور ٹھیک معنی معلوم نہیں ہیں ۔ لہٰذا جبکہ اُنہوں نے اَرتھ کا انرتھ ہی کر دیا ہے تو آپ خیال کیجیے کہ ایسی گیتاؤں سے سورگ کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے بلکہ واقعہ تو یہ ہے کہ طرح طرح کی گیتا پڑھنے سے انسان کے من کی پریشانی میں اضافہ ہوا ہے ۔

۵ ۔ بھگوان کے کرتویہ دو ہیں یعنی استھاپنا اور وناش پرماتما کے دو یہ کرتویہ گائے ہوئے ہیں نہ کہ منشوں کے ۔ پچھلے صفحوں میں پرماتما کے جو مہاواکیہ قلمبند کئے گئے ہیں اُن سے واضح ہے کہ بھگوان وناش نرک کا اور استھاپنا سورگ ہی کی کراتے ہیں ۔ یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ سورگ کی استھاپنا بھگوان گیتا کے گیان ہی کے ذریعہ کراتے ہیں ۔ انسان سورگ کی استھاپنا نہیں کر سکتا ۔ یعنی منشوں کی بنائی ہوئی گیتا سچی نہیں ۔ منشوں نے اُلٹے کرم کر کے اُلٹی گیتا سنا کر نرک کی ہی استھاپنا کی ہے ۔ اب پرماتما خود ہی سچی گیتا سنا کر سورگ کی استھاپنا کا دو یہ کرتویہ کر رہے ہیں ۔

۶ ۔ بھگوان کے دو یہ کرموں کو مکمل طور سے اور صاف طور سے تبھی سمجھا جا سکتا ہے ، جب وہ خود تنخۂ زمین پر آ کر کرم کر کے دکھائیں لیکن وہ اِس سرشٹی پر آتے ہی سنگم یگ کے زمانہ میں ہیں ۔ لہٰذا دوآپر یگ سے لے کر اب تک جو گیتا سُنائی گئی ہے وہ نہ تو سُنانے والوں نے اپنے تجربہ کی بنا پر سُنائی ہے اور نہ ہی سُننے والوں کے سامنے کوئی عملی طور پر بھگوان کے چرتر یا کرتویہ چل رہے تھے لیکن ظاہر ہے کہ بھگوان کے کرتویہ کے سمبندھ میں آنے سے ہی تو بھگوان کے سروپ کا انوبھو ہو سکتا ہے ۔ لہٰذا منشوں نے جو گیتا گیان سُنایا وہ تو من گھڑت اور سُنی سُنائی بات تھی نہ کہ دیکھی اور انوبھو کی ہوئی ۔ اِسی وجہ سے سورگ استھاپن نہیں ہوا بلکہ گھور نرک قائم ہو گیا ۔

۷ ۔ بھگوان جب خود آ کر گیتا کے ذریعہ سورگ کی استھاپنا کراتے ہیں تو وہ نرک کا مہا وناش بھی کرتے ہیں منشوں کے گیان یا شکتی سے جب نرک کا وناش نہیں ہو سکتا تو سورگ کی استھاپنا کیسے ہو سکتی ہے ؟

۸ ۔ سب سے بڑی بھول یہ ہے کہ منشوں نے گیتا میں بھگوان کی جگہ دیوتا شری کرشن کا نام ڈال دیا ہے جو کہ دراصل بھگوان کی گیتا سے حاصل ہونے والے پد کا نام ہے یعنی گیتا سے کرشن کا جنم ہوا نہ کہ شری کرشن نے گیتا کو جنم دیا ۔ شری کرشن کو گیتا کا بھگوان ماننے سے گیتا کا سارا مطلب ہی بدل گیا ۔ لہٰذا انسانی روحوں نے نرا کار پرماتما کی جگہ ساکار دیوتا شری کرشن سے یوگ لگانا شروع کر دیا ۔ اِس سے گیتا گیان کا مفہوم اور مطلب ہی فوت ہو گیا ہے ۔ اِس لئے سورگ کی بجائے آسُری سرشٹی یعنی نرک کی استھاپنا ہوئی ہے ۔

[1] شرح ، مقدمہ ، تبصرہ وغیرہ مرتبہ

۹۔ منشوں نے شری کرشن پر، گیتا کے بھگوان پر اور پانڈووں وغیرہ پر کئی قسم کے کلنک لگائے ہیں اِس طرح انہوں نے گیتا کے ذریعہ پراپت ہونے والے پد کی بھی گلانی کی ہے مانو گیتا ماتا کی بھی گلانی ہے بھلا آپ خود ہی سوچیئے کہ گیتا کی گلانی کرنے والوں کو سؤرگ کیسے پراپت ہو سکتا تھا؟۔

۱۰۔ گیتا کا گیان اُس وقت دِیا گیا جبکہ مہا وِناش نزدیک تھا اور جبکہ بنی نوعِ انسان کے آخری جنم کی بھی آخرش تھی اُس وقت کورَو اور یادَو حاضر تھے اور وِناش کے لئے تیار کھڑے تھے۔ تب بھگوان نے وِناش اور استھاپنا کا ساکھشاتکار بھی کرایا تبھی ارجن نے پرُشارتھ بھی کیا۔ لہٰذا گیتا کا گیان نہ صرف سمجھایا ایک خاص وقت پر جایا جا سکتا ہے بلکہ اُس گیان کے مطابق پرُشارتھ بھی ایک خاص وقت پر کیا جا سکتا ہے اور اُس کی پرالبدھ بھی، ایک خاص ہی وقت پر حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اُس وقت (سنگم کے وقت) سے پہلے گیتا گیان سُنانے سے نہ تو پرُشارتھ ہی کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُس کی پرالبدھ (سؤرگ کے سُکھ) کی پراپتی ہی ہو سکتی ہے۔

۱۱۔ بھگوان تو گیان کا ساگر ہے، اُس کے پاس گیان بہت ہے اُس کے گیان کو لکھنے کے لئے ساگر کو سیاہی اور درختوں کی قلمیں بنائی جائیں تو بھی سارا لکھنا ناممکن ہے۔ تو بھلا خیال کیجئے کہ اُس کا بے حد گیان اٹھارہ ادھیایوں والی گیتا میں شلوکوں کے رُوپ میں کیسے سما سکتا ہے؟ اُس نے تو گیان صرف ارجن کو ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوعِ انسان کو دیا تھا۔ لہٰذا اُس نے اپنا گیان شلوکوں کے رُوپ میں نہیں بلکہ عام منشوں کی زبان میں دیا تھا۔ بلاشک و شبہ یہ ثابت ہے کہ یہ شلوک رشیوں نے اپنی سمجھ سے بنائے اور لکھے۔ اب کوئی کِتنا بھی بُدّھیمان منش ہو، وہ بھگوان کے سبھی لفظوں کو جُوں کا تُوں نہیں لکھ سکتا۔ تھوڑا بھی فرق آنے سے ارتھ کا انرتھ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا انسانوں کی بنائی ہوئی گیتا (Man-made Gita) انسان کو دیوتا نہیں بنا سکتی۔

۱۲۔ جب کہ گیتا سُنانے والے یا بنانے والے خود ہی نرک میں ہیں اور وِکاروں میں غوطہ لگا رہے ہیں تب بھلا وہ دوسروں کو سؤرگ کا راستہ کیسے دِکھا سکتے ہیں؟ واحد بھگوان ہی سؤرگ کی استھاپنا کرنے والے ہیں۔ اُنہیں ہی کھیون ہار بھی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا وہ ہی سچّی گیتا رُوپی کشتی کے ذریعہ نرک سے سؤرگ کے کنارے لے جاتے ہیں لیکن منش جھوٹی گیتا سُنا کر منجھدھار میں پھنسا دیتے ہیں۔

۱۳۔ امرِ واقع ہے کہ امرناتھ، سوم ناتھ وغیرہ زیارت گاہوں پر پرماتما کی جو یادگاریں ہیں اُن میں وہ پریم، وہ تیج، وہ شکتی اور گُن نہیں ملتے جو کہ چیتن پرماتما میں تھے۔ اِسی طرح خود پرماتما نے جو انمول اور گہرے راز رُوبرو سُنائے تھے، اُن کی طاقت، اُن کا مطلب اور جو اُن کا مفہوم تھا وہ دؤاپر یُگ میں منشوں کے ذریعہ بنائی گئی، یادگار رُوپ گیتا میں نہیں مِل سکا لہٰذا اُس گیتا میں بھی سؤرگ لے جانے کی طاقت اُسی طرح نہیں ہے جس طرح کہ امرناتھ کی جڑ مُورتی میں ایشوری طاقت نہیں۔ بلکہ خود چیتن بھگوان ہی امرپوری یعنی سؤرگ لے جانے والے ہیں۔

۱۴۔ ابھی جو گیتا ملتی ہے اُس میں کئی ایک ضروری باتوں کا تو اشارہ تک بھی نہیں ہے مثلاً شکتیاں کون تھیں؟ اُنہوں نے کیا کرتو یہ کئے۔ برہما، وِشنو اور شنکر کا پرماتما کے ساتھ کیا سمبندھ ہے؟ دوسرے بہت سے دھرم کیسے استھاپت ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا ہے کہ اگرچہ آج بھارت میں گیتا نام کا شاستر میسّر ہے، تاہم آج کوئی تو شکتیوں کو پُوجتا ہے، کوئی وِشنو کو تو کوئی شنکر کو، لیکن ہم انُوبھو کی بِنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ترکال درشی پرماتما اوترِت ہو کر جو سچّی گیتا سُناتے ہیں اُس کی بھینٹ میں منشوں کی بنائی ہوئی گیتا ادھوری و نامکمّل ہے۔ بھلا ذرا سوچیے کہ نامکمّل گیتا سے سؤرگ کے سؤراج کی یعنی مکمّل پد کی پراپتی کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟

۱۵۔ پرَیکٹیکل کو پرمان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اب یہ بات تو پرَیکٹیکل ہے کہ اگرچہ منش دؤاپر یُگ سے جنم جنمانتر سے گیتا پڑھتے اور سُنتے آئے ہیں تاہم اُن کے جیون میں پوترتا، شانتی وغیرہ نہیں ہیں۔ بس ثابت ہے کہ منشوں نے جو گیتا لکھی اور جنم جنمانتر سُنائی اُس گیتا سے آسُری اور کلجُگی دُنیا یعنی نرک کی استھاپنا ہوئی ہے نہ کہ دیوتائی اور ستجُگی دُنیا یعنی سؤرگ کی۔ ——

۱ معنی بدل سکتے ہیں، مفہوم بدل سکتا ہے ۲ پار لے جانے والا۔ ڈوبتے کو بچانے والا۔ ۳ آگے ایک وعظ میں سمجھایا گیا ہے کہ سؤرگ ستجُگی سرشٹی کا نام ہے

کیاگیتا کے بھگوان نے "ہندو دھرم" استھاپن کیا تھا؟

(گیتا کے بھگوان کے ذریعہ استھاپنا کئیے ہوئے دھرم کا نام کیا ہے؟)

ستیہ[1] دھرم کے استھاپک[2]، گیتا کے بھگوان بولے :-

"یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ آج آپ لوگ اپنے دھرم اور دھرم کے بانی مبانی کے حقیقی نام کو بھی پوری طرح نہیں جانتے اور "اِس دھرم کی استھاپنا کب ہوئی؟" اِس کے بارے میں بھی ناآشنا ہیں۔ عیسیٰ، بُدھ، محمدؐ، نانک وغیرہ نے جس جِس مذہب کی بنیاد ڈالی، اُس اُس مذہب کے پیروکار تو اپنے مذہب کے بارے میں بہ ضروری باتیں جانتے ہیں لیکن سنسار کے اِس سرومہان (اعلیٰ ترین) دھرم کے بارے میں یہ گھور[3] اگیان اِس بات کی نشانی ہے کہ یہ دھرم اب پرایہ لوپ ہوگیا ہے۔

لفظ "ہندو" غیر موزوں، غلط اور اشُدھ[4] ہے

عزیزو! صرف آپ ہی نہیں بلکہ آج کل اِس دھرم کے سبھی لوگ اپنا تعارف کراتے وقت خود کو 'ہندو' کہتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ ہندو لفظ تو سِندھو ندی کے نام سے اخذ کیا گیا ہے۔ لہٰذا اِس دھرم کا نام "ہندو" ماننا بھول ہے، کیونکہ سناتن[5] مریادا کے مطابق ہر ایک دھرم کا نام اُس دھرم یا فرقہ والوں کے دیش کے نام پر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر دھرموں کے نام اُن دیشوں یا وِشو کی ندیوں وغیرہ کے ناموں پر رکھے جاتے، جہاں پر کہ اُنکی استھاپنا ہوئی تھی یا جہاں کہ اُنکی بہت بڑی تعداد ہے، تب تو اِتنے دھرم ہوتے جتنے کہ سنسار میں دیش ہیں لیکن جاپان دیش کے دھرم کا نام "جاپانی دھرم" نہیں ہے نہ ہی فرانس والوں کے دھرم کا نام "فرانسیسی دھرم" ہے۔ لہٰذا "ہندو دھرم" آدی سناتن دھرم کیلئے غلط نام ہے۔ نیز 'ہندو' لفظ سے پراچینتا[6] اور دیوتائی مریادا کی خوشبو نہیں آتی۔ نام "ہندو دھرم" ابھی کچھ ہی زمانہ گُذرا تب سے ہی استعمال میں آنے لگا ہے۔ آپ کے بزرگوں شری لکشمی و شری نارائن یا شری سیتا اور شری رام کو "ہندو" نہیں کہا جاتا، نہ ہی کہنا چاہیئے۔ اُنہیں دیوتا کہنا ہی بہتر ہے کیونکہ اُن میں دیوتائی گُن تھے اور وہ نِروکاری جیون بسر کرتے تھے۔ اِس لئے آپ کا آدی سناتن دھرم جو کہ ست یُگ کے آدی[8] سے لے کر چلا آتا ہے دراصل "آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" کہلانا چاہیئے کیونکہ آپ کے بزرگ دیوی دیوتا تھے۔ "ہندو" لفظ دیوتائی جیون کا اور پوِترتا و شانتی کی اَوستھا کا اور دِویہ گُنوں کا سُوچک[7] نہیں ہے، جو گُن کہ اِس دھرم کے بزرگوں یا دیوتاؤں میں تھے۔

اگرچہ گراوٹ ہوئی ہے تو بھی "ہندو" نام موزوں نہیں ہے

وتسو! "ہندو" نام سے نہ تو اِس دھرم کے استھاپک کا پتہ چلتا ہے اور نہ ہی استھاپنا کے وقت کا۔ اِس لفظ سے یہ بھی اشارہ نہیں ملتا کہ اِس بھارت بھومی پر رہنے والے لوگوں کا دراصل کریکٹر، برتاؤ اور رہن سہن پہلے بہت اونچا تھا۔ لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ "ہندو" لفظ کوئی دل پسند، پراچین روایات کی یاد دِلانے والا اور دیوتائی جیون کو پھر سے دھارن کرنے کے لئے ترغیب دینے والا نہیں ہے۔ یہ نام تو ممالکِ غیر کے لوگوں نے بھارت واسیوں پر رکھدیا اور بھارت کے لوگوں نے غلام ہونے کے سبب نہ چاہتے ہوئے بھی یہ نام دھارن کرلیا۔

"ہندو" نام کوئی دھرم استھاپک کے نام سے وابستہ نہیں ہے

اگر دیکھا جائے تو اصولاً ہر ایک دھرم کا نام یا تو اُس کے استھاپک کے نام سے وابستہ ہوتا ہے یا اُس دھرم کے کسی اہم سِدھانت پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً عیسائی دھرم کا نام عیسیٰ کے اور بُدھ دھرم کا نام بُدھ کے ناموں سے وابستہ ہے۔ اِس اصول کے مطابق بھارت واسیوں کے دھرم کا اصلی نام "آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" (جسے آریہ دھرم بھی کہا جاتا ہے) ہونا چاہیئے کیونکہ اِس کی استھاپنا ایشور (بھگوان)

---

[1] حقیقی [2] قائم کرنے والا [3] انتہائی درجہ کی جہالت [4] ناپاک [5] ازلی قاعدہ [6] قدامت [7] ہم معنی [8] شروع

نے آدی کال میں یعنی متجگی سورج ونشی دیوتاؤں کی دُنیا کی استھاپنا کے وقت، آدی دیو برہما کے ذریعہ کرائی تھی۔ اِس بات کو مدِ نظر رکھ کر لوگوں سے پوچھنا چاہیے کہ "اگر آپ اِس دھرم کا نام ہندو دھرم مانتے ہیں" تب بھلا یہ تو بتایئے کہ اِس کا استھاپک کون تھا اور اُس نے اِسکی استھاپنا کب کی تھی؟

کئی متفرق متوں کو ایک "ہندو" نام دینا غلطی ہے

وتسو! آج کل جسے ہندو دھرم کہا جاتا ہے، اُس میں بھی بے شمار چھوٹے بڑے مذہب، فرقے اور مت مناتنتر ہیں۔ وشنو، شومت والے شکتی مت والے، آریہ سماجی، رادھا سوامی، جینی وغیرہ ایسے بہت ہیں۔ یہ سبھی ایک دوسرے سے بالکل ہی مختلف اور متضاد ہیں۔ لہٰذا اِن سبھی دھرموں کو ایک ہی نام دینا بے معنی ہے۔ آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کے ساتھ بھگتی مارگ کے دوسرے بہت دھرموں کو بھی مِلا کر جو اکٹھا "ہندو" نام رکھ دیا گیا ہے، وہ اصل میں "دیوی دیوتا دھرم" کی گِلانی کے سمان ہے۔

اصلی نام "آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" ہے

پیارے وتسو! پانچ ہزار برس پہلے بھی ست دھرم کی استھاپنا میں (گیتا کے بھگوان) نے کی تھی کیونکہ اِس کی استھاپنا کرنا میرا ہی دِویہ کرم ہے۔ مَیں نے منش سمپردائے کے دو اہم بھاگ بتائے تھے، ایک دیوتائی گُنوں والا یعنی دیوتائی سمپردائے اور دوسرا آسُری گُنوں والا یعنی آسُری سمپردائے۔ تب مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ مَیں جس دھرم کی استھاپنا کراتا ہوں، اُس سے منشوں کا جیون دیوتائی بن جاتا ہے۔ لہٰذا میرے ذریعہ استھاپن کئے گئے دھرم کا نام دیوتائی دھرم" یا "آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" ہی ہے۔ وتسو! پانچ ہزار برس پہلے مَیں نے کوئی ہندو دھرم کی استھاپنا نہیں کی تھی بلکہ آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" پھر سے قائم کیا تھا۔ اب بھی جبکہ اُسی دھرم کے لوگ اپنے دھرم اور کرم کو بھُول کر پھر سے ہندو کہلانے لگے ہیں، تو مَیں پھر سے آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کی استھاپنا کیلئے اوترت ہُوا ہوں نہ کہ ہندو دھرم کی۔

"دیوی دیوتا" الفاظ پرماتما کی بھی یاد دِلاتے ہیں

وتسو! ہر ایک دھرم کا اپنا ایک دھرم شاستر ہوتا ہے اور اُس شاستر میں اُس دھرم کے بانی کے مہاواکیہ لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہندو دھرم کہنے سے اِس دھرم کے شاستر کے بارے میں کچھ پتہ نہ لگ سکے گا۔ لیکن "ہندو دھرم" کی بجائے "آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" کہنے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ اِس دھرم کا شاستر کونسا ہے کیونکہ صرف گیتا ہی ایک ایسا شاستر ہے جس میں کہ دیوتائی سمپردائے کا ذکر ہے اور دیوتائی دھرم کی استھاپنا کے لئے ایشوری گیان کا ورنن ہے۔ ابھی دھرم کے ساتھ "دیوی دیوتا" الفاظ نہ جوڑنے کے نتیجے کے طور پر اِس دھرم کے لوگ اپنے شاستر کو بھُول کر ویدوں کو یا دوسرے کسی درشن کو یا کسی اُپنشد کو یا دوسرے کسی شاستر کو اِس دھرم کا گرنتھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ "دیوی دیوتا" الفاظ سے یہ راز افشا ہو جائے گا کہ یہی وہ دھرم ہے جس کا شاستر گیتا ہے۔ "دیوی دیوتا" الفاظ کے استعمال سے یہ بھی اشارہ ہو سکے گا کہ اِس دھرم کے استھاپک خود بھگوان ہیں جو کہ دیوی دیوتاؤں سے بھی اعلیٰ ہستی ہیں اور جن ہی کے مہاواکیہ گیتا میں قلمبند ہیں۔ اِس طرح یہ دھرم سب سے اعلیٰ مانا جانے لگے گا۔

"آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم" کی بجائے "ہندو" نام کیوں پڑا؟

وتسو! ست یگ اور تریتا یگ میں اِس دھرم کے علاوہ اور کوئی دھرم تھا ہی نہیں۔ لہٰذا اُس وقت اِس کا نام رکھنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ نام رکھنے کی ضرورت تبھی ہوتی ہے جب دو یا زیادہ دھرم وِنش ہوں۔ جب دواپر یگ میں مختلف دھرم استھاپن ہونے شروع ہوئے تب اِس دھرم کے لوگوں کی پروِرتی دیوتائی نہ رہ کر وِکاری ہو گئی تھی۔ تب ایک نے اِس کا کچھ نام اور دوسرے نے کوئی دوسرا نام رکھ دیا۔ اِس کا اصلی نام تو سنگم یگ میں مَیں خود ہی اوترت ہو کر بتاتا ہوں جبکہ مَیں اِس دھرم کی استھاپنا کرتا ہوں اور دھرم کرم کا گیان دیتا ہوں۔ اِس کے بعد چونکہ سرشٹی کا ہی مہاوِناش ہو جاتا ہے، اِس لئے لوگ اِس دھرم کا نام ہی بھُول جاتے ہیں"۔

ملہ تجلی دُنیا کا آغاز کرنے والا منش جسے برہما کہتے ہیں۔ ملہ مذہب ملہ جاتی، فرقہ

منش آتما جانوروں کی جونیوں میں جنم نہیں لیتی

لیکن

جانوروں سے بھی بدتر ہو گئی ہے

بھگوان بولے :-

"لاڈلے وتسو! یہ بات پرتیکش ہے کہ ہر ایک برکش اپنی ہی جنس کے بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک جنس کا برکش، دوسری جنس کے بیج سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً آم کا برکش مرچ کے بیج سے پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسا ہونا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ منش آتما بھی جانور جونی میں جنم نہیں لے سکتی کیونکہ انسانی روحوں کی جنس دوسری حیوانی روحوں کی جنسوں سے الگ ہے۔ اس طرح جانور بھی منش جونی میں جنم نہیں لے سکتے کیونکہ ایسا اصول ہی نہیں ہے۔

انادی سنسکاروں کی وجہ سے منش آتما پشو جونی میں جنم نہیں لیتی

انسانی روحوں کی پشو جونی میں پُنر جنم کی بات تو درکنار، ہر ایک دھرم ونش کی منش آتماؤں کا بھی ہر دوسرے دھرم ونش کی منش آتماؤں سے اپنے سنسکاروں[1] کی وجہ سے انادی[2] کال سے بھید ہے۔ یہاں تک کہ ایک دھرم ونش کی آتمائیں آپس میں بھی سنسکاروں کی وجہ سے مختلف ہیں۔

اسی پرکار منش آتماؤں کے سنسکار پشوؤں کے سنسکاروں سے انادی کال سے الگ ہیں اور یہ بھید اوناشی اور نہ مٹنے والا ہے کیونکہ آتما کے سنسکار یا من اور بدھی اوناشی آتما میں ہی سمائے ہوتے ہیں یعنی آتما سے الگ نہیں ہوتے۔ اس راز کو نہ جاننے کی وجہ سے عام لوگ اس مغالطہ میں ہیں کہ ایک آتما کا دوسری آتما سے ذاتی بھید تو ہے ہی نہیں۔ بلکہ صرف من و بدھی ہی کا بھید ہے اور یہ فرق مٹ جانے سے ایک جونی کی آتما دوسری جونی میں جا سکتی ہے۔ چنانچہ اب یہ نقطہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ من اور بدھی آتما سے الگ نہیں ہیں اور وناشی بھی نہیں ہیں اور منش آتماؤں کے سنسکار جانوروں سے الگ ہیں

جانوروں کی جونیاں انسانی روحوں کے لئے بھوگ جونیاں نہیں ہیں

آج بہت سے ودوان اور اُن کے پیروکار یہ مانتے ہیں کہ اپنے بُرے کرموں کی سزا بھوگنے کے لئے منش آتما کو حیوانی جونی لینی پڑتی ہے لیکن آپ اُن سے کہہ سکتے ہیں کہ "اگر بُرے کرموں کی سزا کے لئے ہی انسان کو جانوروں کی جونیاں لینی پڑتی ہیں تب تو منش جونی میں کوئی بھی آتما دُکھی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر بُرے کرموں کو بھوگنے کے لئے جونی بدلنی پڑتی ہے تو انسانی روح کو ماتا کے بطن میں یا باقی جیون میں یا جسم چھوڑتے وقت بھی تکلیف کیوں اٹھانی پڑتی ہے؟ اگر دُکھ بھوگنے کے لئے ہی دوسری جونیاں ہیں تب انسانی جونی میں ہر کوئی فقط سُکھی اور شانت ہی کیوں نہیں رہتا؟"

وتسو! دُکھ کا اُنوبھو[3] تو دراصل بدھی کی سوکشمتا[4] پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی جانور کو کوئی منش مارتا ہے تو وہ جانور اتنا دُکھ نہیں مانتا جتنا کہ کسی اچھے کُل[5] کے کسی منش کو اُس وقت دُکھ ہو گا جبکہ کہیں باعزت لوگوں کے بیچ میں اُس کی توہین میں کچھ

[1] عادات ذہنی، پچھلے اعمال کے من پر جو نقوش رہ جاتے ہیں [2] روزِ ازل سے [3] احساس [4] باریک بینی [5] اچھے خاندان۔

کہا جائے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ منش آتما پشو جونیاں دھارن کرتی ہے ٹھیک سدّھانت نہیں ہے۔

اس کے علاوہ آپ دیکھتے ہوں گے کہ کئی منش جانوروں سے بھی زیادہ دُکھی ہیں۔ مثال کے طور پر بہت سے ایسے پالتو پشو ہیں جن کی پالنا اور سنبھال بچھڑی جاتی کے کروڑوں منشوں سے بھی اچھی ہوتی ہے لہٰذا ظاہر ہے کہ منش کے جسم میں ہونے پر بھی کئی منشوں کی پرورش جانوروں سے بھی زیادہ ادنیٰ ہوتی ہے کیونکہ آج منشوں کا اخلاق گر چکا ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ منش آتما کا ہمیشہ منش جونی میں ہی آواگمن ہوتا ہے۔ اس جونی میں وہ دیوتاؤں جیسا گنوان[۱] اور بلند اخلاق والا بھی ہو سکتا ہے۔ اسی جونی میں ہی (اگر اس میں ایشوری گیان نہیں، دوسروں کا بھلا کرنے کا پُرشارتھ[۲] نہیں، کردار ٹھیک نہیں اور وہ یوگ اور دھرم میں ٹِکا ہُوا نہیں) تو وہ منش کے رُوپ میں بھی گویا بھیڑیا ہے۔ تب جونی بدلنے کی بات ہی کہاں رہی؟"

وتس بولے: "لیکن کئی لوگ سوال کرتے ہیں کہ اگر ایک جونی کی آتمائیں دوسری جونی میں جنم نہیں لیتیں تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ حیوانی رُوحوں کو کبھی بھی انسانی جسم لینے کا موقع نہیں ملے گا اور وہ مُکتی اور سُکھ بھی نہیں پا سکینگی۔ اُن کے سوال کا کیا جواب دیں؟"

بھگوان بولے: "اُن کا یہ سوال تب تک رہے گا جب تک کہ وہ اس راز کو نہ جان جائیں کہ اس وراٹ سرشٹی ناٹک میں ہر ایک منش آتما اور حیوانی رُوح جتنا وقت سُکھ بھوگتی ہے اتنا وقت وہ دُکھ بھی بھوگتی ہے اور کلپ کے آخر میں دُنیا کا مہاوناش ہونے پر سبھی کی مُکتی ہو جاتی ہے۔ نیز ایسا سوال کرنے والوں کو پہلے تو سرشٹی اور سُکھ دُکھ کے کھیل کے آدی، مدھیہ اور انت کا گیان دینا چاہئے اور پھر مُکتی کیا ہے اور کیسے ہوتی ہے اس پر سمجھانا چاہئے تب اُن کا یہ سوال حل ہو جائے گا۔"

منش آتما چوراسی[۸۴] لاکھ جُونیاں[۵] دھارن نہیں کرتی

بلکہ

کلپ بھر میں چوراسی[۸۴] انسانی جنم لیتی ہے

چوراسی کے چکر سے نیارے پرم پِتا پرماتما کہتے ہیں:-

"وتسو! کچھ عرصہ سے بھارت میں اس سدّھانت میں بہت لوگوں کا اعتقاد چلا آ رہا ہے کہ آتما چوراسی لاکھ جونیاں لیتی ہے۔ لیکن مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ انادی کال سے آتماؤں کی الگ الگ شرینیاں[۶] ہیں اور کہ منش آتمائیں پشو جونیاں دھارن نہیں کرتی۔

وتسو! اس میں شک نہیں کہ اس سنسار میں چوراسی[۸۴] لاکھ جونیاں تو ہیں لیکن منش آتما ہمیشہ منش جونی ہی میں جنم لیتی ہے۔ ہاں سارے کلپ[۷] میں اُس کے زیادہ سے زیادہ کل چوراسی[۸۴] جنم ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکیس[۲۱] جنم سُکھ کے اور تریسٹھ[۶۳] جنم دُکھ کے بھوگتی ہے لیکن سُکھ کے ہر ایک جنم کی عمر لمبی (ست یُگ میں اوسطاً ۱۵۰ برس اور تریتا یُگ میں اوسطاً ۱۲۵ برس) ہوتی ہے اور دُکھ کے ہر ایک جیون کی عمر چھوٹی ہوتی ہے۔ اس طرح چوراسی[۸۴] جنم لینے والی منش آتمائیں کُل ۲۵۰۰ برس سُکھ اور ۲۵۰۰

[۱] اعلیٰ اوصاف والا [۲] سعی و کوشش [۵] جنس۔ جانداروں کی قسمیں، جاتیاں [۶] لیتی ہیں۔ اختیار کرتی [۶] قسمیں۔ جماعتیں [۷] ست یُگ کے آغاز سے لے کر کلجگ کے انت تک (بلکہ سنگم یُگ کے آخر تک) کا

برس دُکھ بھوگتی ہیں اور آخری جنم یعنی چوراسیویں جنم میں الوکک یعنی مرجیوا جنم لے کر گیان اور یوگ کے ذریعہ اپنے جیون میں پھر سے پوتر تا لاتی ہیں اور اُس کے نتیجہ کے طور پر بعد میں ۲۱ جنموں کے سُکھ کی پرالبدھ پاتی ہیں۔ ست یُگ اور ترتیا یُگ میں سُکھ کی دیوتائی پرالبدھ بھوگ کر وہ پھر ۶۳ جنم دُکھ بھوگتی ہیں۔ تب گیان پرایہ لوپ ہو چکنے کی وجہ سے میں پھر اَوترت ہو کر اُنہیں اصلی گیتا گیان اور یوگ سکھا کر منُش سے دیوتا بناتا ہوں۔ منُش آتماؤں کی اس طرح گتی کو چوراسی کا چکر" کہتے ہیں۔

بھارت میں یہ بھی مشہور ہے کہ جو منُش الیشوری گیان کو دھارن کر کے مہان بنتا ہے، اُس کے ۲۱ کُل[1] تر جاتے ہیں"۔ اب ظاہر ہے کہ ایک منُش کے پُرشارتھ سے اُس کے ۲۱ کُل نہیں تر سکتے۔ بلکہ اصلیت یہ ہے کہ ۸۴ ویں جنم میں جو منُش مجھ سے الیشوری گیان حاصل کر کے پاک بنتے ہیں وہ مستقبل میں خود ۲۱ جنم سُکھ سے بھرپور دیوتائی خاندان میں جنم لیتے ہیں پس ثابت ہے کہ منُش جو مکمل سُکھ بھوگنے کے لئے ۲۱ جنم لیتا ہے وہ سبھی منُش تن میں ہوتے ہیں اور اسی طرح چوراسی جنموں کے چکّر میں سے باقی جو ۶۳ جنم دُکھ کے ہوتے ہیں وہ بھی منُش تن ہی میں ہوتے ہیں۔ یعنی منُش آتما سُکھ اور دُکھ کے کل ۸۴ جنم منُش تن ہی میں لیتی ہے، وہ کسی اور جونی میں نہیں جاتی۔ مگر چونکہ منُش جنم مرن اور سُکھ دُکھ کے چکّر میں آنے والے ہیں اِس لئے وہ خود تو آواگمن کے چکّر کو جانتے نہیں۔ لہٰذا وہ اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ۲۱ کُل ترنے کی بات مان بیٹھے ہیں۔ ویسے ہی وہ چوراسی جنموں کے چکّر کو ۸۴ لاکھ جونیوں کا چکّر مان بیٹھے ہیں۔

اگر منُش آتما ۸۴ لاکھ جونیوں کے چکّر میں سے گذرتی تو نر سے شری نارائن نہ بن سکتی

وتسو! کسی بھی آتما میں جس طرح کے اور جس حد تک اُونچا اُٹھنے کے سنسکار اور سنبھاونائیں[2] ہوتے ہیں وہاں تک وہ اُٹھ سکتا ہے اُس سے آگے نہیں۔ منُش آتما میں نر سے شری نارائن یا اُسُر بننے کے سنسکار ہیں مگر پشو بننے کے نہیں جنم سے ہی اِنسانی بچّے کے سنسکار چُوسنے، چلنے وغیرہ کے ہوتے ہیں جبکہ کسی نوزاد پرندے کے سنسکار چُگنے اور اُڑنے وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ منُش شرینی[3] ہی الگ ہے۔ اگر منُش آتما میں نارائن سے نر اور نر سے نارائن بننے کے سنسکار نہ ہوتے اور پشو بننے کے سنسکار ہوتے تو منُش آتما دیوتائی پد نہ پا سکتی۔

چوراسی لاکھ جونیوں کے چکّر سے فضول ڈر اور جانوروں کی سمرتی

وتسو! جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ منُش آتما ۸۴ لاکھ جونیوں کے چکّر سے گذرتی ہے اُن کے حساب کے مطابق تو آتما کو بہت ہی عرصہ تک دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ لیکن میں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ منُش آتماؤں کے دُکھ کا عرصہ زیادہ سے زیادہ ۲۵۰۰ برس ہے اور سُکھ کے عرصہ کے برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ منُش آتماؤں نے ۸۴ لاکھ جونیوں کے چکّر کے سِدّھانت سے خود کو خوامخواہ ڈرا رکھا ہے۔

لہٰذا اب آپ، سبھی انسانی روحوں کو یہ الیشوری سندیش دو کہ انسانی رُوح ۸۴ لاکھ جونیوں کا چکّر نہیں بھوگتی بلکہ ۸۴ جنموں کا چکّر لگاتی ہے اور اب چوراسیواں یعنی آخری جنم ہے جبکہ اور جنموں کے لئے مکمل پوترتا، سُکھ اور شانتی سے بھرپور پرالبدھ بنائی جا سکتی ہے"۔

---

[1] خاندان پار ہو جاتے ہیں [2] ممکنات، امکان [3] ذات۔ جنس

اس سرشٹی کی تاریخ کی ہر کلپ ہُو بہُو دُہرائی ہوتی ہے

سرشٹی چکر کو انادی تبھی کہا جاسکتا ہے جبکہ اُس کی دُہرائی ہو

”پیارے بچو! اِس سرشٹی لیلا کو انادی[1] تبھی کہا جاسکتا ہے جبکہ ایک چکر کی مانند[2] اِس کی ہُو بہُو دہرائی ہو۔ اگر ایک کلپ[3] کے حالات دوسرے کلپ کے حالات سے مختلف ہوں تب تو اِسے انادی بھی نہیں کہا جاسکتا۔ اگر ایک کلپ کے واقعات سے دوسرے کلپ کے واقعات مختلف ہوں، تیسرے کے دوسرے سے اور چوتھے کے تیسرے کے واقعات سے مختلف ہوں، تو اِس طرح اختلافات کی وجہ سے کلپ کثیر التعداد تو ہو سکتے ہیں مگر انادی نہیں ہو سکتے، کیونکہ انادی گتی صرف چکر کی گتی کو ہی کہا جاسکتا ہے نہ کہ سیدھی لکیر دار گتی کو یعنی جب ایک کلپ ختم ہو کر پھر وہاں سے شروع ہو جہاں سے پہلے شروع ہُوا تھا اور پھر ختم ہو کر پھر بھی وہاں سے ہی شروع ہو جہاں سے کہ پہلے شروع ہُوا تھا، تبھی اُسے انادی کہیں گے ورنہ نہیں۔ لہذا ظاہر ہے کہ یہ سرشٹی لیلا[4] انادی بھی ہے اور اِس میں ہر ایک واقعہ ایک چکر پورا ہونے کے بعد ہُو بہُو پھر سے بھی دہرایا جاتا ہے۔

سرشٹی لیلا کو حیرت انگیز رچنا ماننا ہی سرشٹی چکر کی دُہرائی کو ماننا ہے

عام طور پر سبھی لوگ اِس سرشٹی لیلا[4] کو عجوبہ مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نہایت با اصول، باترتیب، بانظم بنی ہوئی ہے۔ اب غور کیجئے کہ عجیب یا نہایت خوبصورت اُس رچنا کو ہی کہا جاسکتا ہے جو کہ لاثانی ہو۔ لہذا جب یہ سرشٹی لیلا نہایت عجیب، خوبصورت اور لاثانی ہے تو کیوں نہ اگلے کلپ بھی اِس کی ہُو بہُو دُہرائی ہونی چاہیئے؟

پرماتما کی ترکال درشتا کا گُن اِس سچائی کا ثبوت ہے

لاڈلے وتسو! اگر ایک کلپ کے واقعات اور حالات دوسرے کلپوں کے واقعات اور حالات سے مختلف ہوتے، تب میں (پرماتما) آنے والے بے شمار الگ الگ کلپوں کو پہلے سے دیکھنے والا یعنی ترکال درشی بھی نہ ہو سکتا۔ علاوہ ازیں اگر سرشٹی کی تاریخ کی ہُو بہُو دُہرائی نہ ہوتی تو انسانی رُوحوں کو اُن کے آواگمن کا گیان ہی نہ دیا جاسکتا۔ تب اُنہیں یہ بھی نہ کہا جاسکتا کہ ”پہلے آپ آدی سناتن دیوی دیوتا خاندان کے تھے اور ستجگ میں راج بھاگ بھوگتے تھے، اور اب پھر وہ راج بھاگ دلانے کے لئے ہی میں اَوترت ہُوا ہوں۔“

وتسو! جو پچھلے کلپ میں شری نارائن تھا وہ ہی تو اِس کلپ میں بھی پھر سے نارائن بن سکے گا کیونکہ اُس ہی میں ضروری سنسکار اور مخفی قوتیں ہیں۔ جو پہلے کلپ میں شری نارائن نہیں تھا وہ اِس کلپ میں بھی کیسے بن سکے گا؟ لہذا صاف ظاہر ہے کہ تاریخ کے ہر ایک واقعہ کی ہُو بہُو پھر سے دُہرائی ہوتی ہے۔ لیکن اِس سدھانت کی مکمل سمجھ تبھی آسکتی ہے جبکہ کسی انسان کو پہلے یہ گیان حاصل ہو کہ سنکلپ یا من وغیرہ آتما سے الگ نہیں ہیں، بلکہ انادی کال سے انسانی رُوح میں اُس کے پارٹ (سرشٹی میں کرموں) کے سنسکار رُوپ میں سمائے ہوئے ہیں۔

[1] آغاز و انجام کے بغیر، [2] چکر کی مانند [3] ستجگ کے آغاز سے لے کر کلجگ کے انت کا وقت [4] دُنیا نُما تماشہ

اِس دُنیا کی تاریخ کی ہُو بہُو دُہرائی کیسے ہوتی ہے، مثال کے ذریعہ وضاحت

کسی بھی گراموفون میں گانا، ریکارڈ چلانے سے پہلے ہی ریکارڈ میں بھرا ہُوا ہوتا ہے۔ لیکن بجنے سے پہلے وہ ریکارڈ میں اَویکت حالت میں سمایا ہُوا ہوتا ہے۔ جب ریکارڈ کو چلتی تھالی پر رکھا جاتا ہے اور اُس کے اوپر سوئی لگائی جاتی ہے، تو جو گانا پہلے اویکت حالت میں سمایا ہُوا تھا، وہ اب بجنے اور سُنائی دینے لگتا ہے۔ ہر پل گانا آگے آگے بجتا جاتا ہے اور گیت کا جو حصّہ بج چُکا ہوتا ہے وہ خود بخود ہی فوراً ریکارڈ میں اَویکت حالت میں سماتا جاتا ہے۔ کسی بھی وقت گیت کا وہی حصّہ بج رہا ہوتا ہے جس حصّہ پر سُوئی لگی ہوتی ہے۔ باقی حصّہ اَویکت اور گُپت رُوپ میں سمایا رہتا ہے اور جب ریکارڈ کو تھالی پر سے ہٹایا جاتا ہے تو وہ گیت یا ٹیون (Tune) پھر سے سارے کا سارا اویکت ہوتا ہے۔ اس اویکت گیت کو پھر سے ہُو بہُو دُہرایا بھی جا سکتا ہے۔

ٹھیک اِسی طرح جب انسانی رُوح زمین نما چلتی تھالی سے دُور پرم دھام (پرلوک) میں ہوتی ہے تو آتما کا اِس سرِشٹی ناٹک میں جو پارٹ (Part) ہے، اُس پارٹ کے سارے سنکلپ یا سنسکار آتما ہی میں اویکت رُوپ میں رہتے ہیں۔ جب آتما اِس ویکت منُش سرِشٹی سٹیج (زمین رُوپی چلتی تھالی) پر وقت رُوپی سُوئی کے نیچے آتی ہے تب یہ اویکت ہوئے سارے سنسکار یا سنکلپ ویکت (Emerge) ہوتے جاتے ہیں۔ پھر جب کلپ کا یعنی سرِشٹی چکر کا آخر آ جاتا ہے تو وِناش کی وجہ سے آتما اِس پرتھوی رُوپی تھالی سے ہٹ کر نِروان دھام میں جا کر اویکت (اکرتا) ہو کر رہتی ہے۔ اگلے ہی کلپ میں جب آتما پھر اِس پرتھوی رُوپی چلتی ہوئی وِراٹ تھالی پر وقت رُوپی سوئی کے نیچے آتی ہے تو اُس کے سنکلپ اور کرم (Act) پھر ہُو بہُو دُہرائے جاتے ہیں۔ انادی کال سے ایسے ہی ہوتا آیا ہے۔

وتسو! دنیا کی تاریخ کی دُہرائی کو سمجھنے سے ہی آپ جان سکتے ہیں کہ کیسے ہُو بہُو پانچ ہزار برس پہلے کی طرح اب ایٹم اور ہائیڈروجن بم تیار ہوئے ہیں۔ کیسے اب ہُو بہُو پہلے کی طرح میرا اَوترن ہُوا ہے اور کیسے اب آپ ہُو بہُو پہلے کی مانند پھر سے مکمل پوترتا، سُکھ اور شانتی کو حاصل کر سکتے ہیں۔"

بھاگیہ اور پُرشارتھ

راجیہ اور بھاگ دینے والے بھگوان شِو کہتے ہیں:۔ "پیارے وتسو! بھاوی اور بھاگیہ کا سدھانت بڑا ہی گہیہ ہے۔ اِس راز کو ٹھیک طرح سے بہت تھوڑے ہی منُش جانتے ہیں۔ کئی اس کو ٹھیک طرح سے نہ جاننے کی وجہ سے ہی اِس کا اُلٹا مطلب نکال لیتے ہیں اور کرم چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو بھاگیہ میں ہوگا وہ مل ہی جائے گا یا جو "وِدھاتا کا لیکھ" یا "دیوی اچھیا" ہوگی وہ ہمیں ضرور مل جائے گا۔ دراصل اُن کا یہ خیال ہی ایک بھاری بھُول ہے۔ وتسو! اصل میں اِس سرِشٹی کا ہر ایک واقعہ یا ہر ایک سین ایک متعیّن سلسلہ سے چلتا ہے۔ اِس انادی اور غیر متبدّل ترتیب یا گھٹنا چکر کو ہی بھاوی کہیں گے اور منُشوں کے کرموں میں سے جو بھوگیہ کرم یا پرالبدھ کرم ہوتے ہیں اُنہیں ہی "بھاگیہ" کہیں گے۔ بھاگیہ منُش آتما کے اپنے ہی پہلے کرموں کا پھل ہوتا ہے۔ اگر بھوگ سُکھ کا ہو تو اُسے "سو بھاگیہ" کہتے ہیں اور اگر دُکھ کا ہو تو "دُر بھاگیہ" کہتے ہیں۔ اِس طرح بھاوی بھاگیہ کا یہ عجیب و غریب کھیل اِس پرتھوی رُوپی وِراٹ اسٹیج پر ایک اٹل اصول کے مطابق چلتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ مَیں بھی اسے نہیں ٹال سکتا ہوں بلکہ مَیں بھی اِس بھاوی کے مطابق چلتا ہوں۔

پرماتما کا اوترن کلپ میں ایک ہی بار ہوتا ہے

بھگوان کہتے ہیں :-

"پیارے بچّو! گیتا میں میرے مہاواکیہ ہیں کہ "میں "یگے یگے" اوترت ہوتا ہوں"۔ ان لفظوں سے عام طور پر یہ مطلب لیا گیا ہے کہ پرماتما ہر یُگ میں اوتار لیتا ہے لیکن دراصل نہ تو "یگے یگے" کا یہ مطلب ہے اور نہ ہی میں ہر یُگ میں اوتار لیتا ہوں بلکہ میرا اوترن تو سارے کلپ میں ایک ہی بار ہوتا ہے۔

وتسو! اگر "یگے یگے" کا یہ بھی مطلب لیا جاوے کہ میں (پرماتما) ہر یُگ میں اوترت ہوتا ہوں تب بھی اُن لوگوں کو چار اوتار ماننے چاہئیں کیونکہ اُن کے مت کے مطابق یُگ چار ہی ہیں۔ لیکن آپ کو حیرت ہوگی کہ وہ تو ۲۴ اوتار مانتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یگے یگے کے جو معنی یہ لوگ لیتے ہیں اِس پر خود اُن کو بھی اعتبار نہیں ہے۔

ست یُگ، تریتا یُگ اور دوَاپر یُگ میں اوترن ضروری نہیں

وتسو! آپ اُن غلط عقیدہ والے لوگوں کو سمجھائیے کہ ست یُگ اور تریتا یُگ میں جبکہ سبھی لوگ دھرم نشٹھ، کرم نشٹھ اور سروپ نشٹھ ہوتے ہیں اور ادھرم یا پاپ کا نام ونشان ہی نہیں ہوتا تب تو میرے اوترن کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ نیز دوَاپر یُگ میں تو دھرم کی گلانی ہونا شروع ہی ہوتی ہے مکمّل نہیں ہوتی۔ اُس یُگ میں تو سرشٹی رُوپی اسٹیج پر دوسرے دھرموں کی آتماؤں (ابراہیم، بُدھ وغیرہ) کے آنے کا بھی وقت ہوتا ہے اس لئے اگر میں دوَاپر یُگ میں اوترت ہووُں تو اُن آتماؤں کا سرشٹی میں آنا ہی نہ ہو سکے گا اور اپنا پارٹ ادا کرنا ہی اُن کے لئے ناممکن ہوگا کیونکہ اُن کا پارٹ تو ہے ہی رجوگُن اور تموگُن کے زمانہ کا یعنی دوَاپر یُگ اور کلجگ کا جبکہ دیوتا دھرم کی گراوٹ کا دَور ہوتا ہے۔ چنانچہ میں دوَاپر یُگ میں اوترت نہیں ہوتا۔ میں تو سارے کلپ میں ایک ہی بار برہما کے انسانی تن میں اوترت ہو کر ست یُگ کی استھاپنا کرتا ہوں اور شنکر دیوتا سے پریرنا کے ذریعہ راکشس سمپردائے کا وناش کراتا ہوں۔ یہ ستھاپنا اور وِناش کا کرتویہ نہ میں بار بار کراتا ہوں اور نہ ایک سے زیادہ اوترنوں کے ذریعہ، اور نہ میں ہر یُگ میں آتا ہوں "یگے یگے" (युगे-युगे) اوترت ہونے کے معنی اصلیت میں یہ ہیں کہ میں "کلپ، کلپ، یا "سنگم یگے"[1] (برہما کے تن میں) اوترت ہوتا ہوں۔ "یگے یگے" لفظوں کا ارتھ "چتر یگے[2] یا مہا یگے" (चतुर्युगे या महा युगे) ہی ہے۔

(جیسے دوَاپر یُگی گیتا میں ادھیائے آٹھ[3] شلوک اکیس میں یگے لفظ کا یہی مطلب ہے۔ ایڈیٹر)

کلجگ کے انت میں اوترن کی ضرورت ہوتی ہے

بچّو! کلجگ کے انت ہی میں دراصل میرے اوترت ہونے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اُس وقت سبھی آتمائیں مکمّل طور پر تموگنی اور اگیانی ہوتی ہیں اور بے شمار متوں اور پنتھوں کے قائم ہو جانے کی وجہ سے سارے سنسار میں اشانتی اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے۔ ایسے ہی وقت سچّا گیان دے کر سوَرگ کی ست یُگی سرشٹی کی یا دیوتائی سمپردائے کی استھاپنا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا میں بھی تب ہی یہ الوکِک کرتویہ کرنے کے لئے اس سرشٹی پر آتا ہوں۔

[1] کلجگ کے انت اور ست یُگ کے آغاز کے وقتِ اتصال کو یگے یگے کہا گیا ہے۔ اِس لئے سنگم یگے بھی کہا جاتا ہے [2] یُگ لفظ کلپ کے لئے یعنی چار یُگوں کے مجموعہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کلپ کو مہا یُگ یا چتر یُگ بھی کہا جاتا ہے۔

پرماتما کے کئی اوتار نہیں بلکہ ایک ہی دِویہ جنم ہوتا ہے

پیارے بچو! یہ تو آپ جان چکے ہیں اور یہ بات مشہور بھی ہے کہ "پرماتما کا جنم دِویہ اور الوکِک ہے"۔ اِس لئے کچھ[1]، مچھ، واراہ وغیرہ اوتار ماننا تو ایک دم مور[2]کھتا ہے اور مجھ اجنما[3] اور سروشکتیمان پرماتما کی نندا کرنے کے برابر ہے۔ ایسے ایسے اوتار ماننا تو چوراسی[4] لاکھ جونیوں میں میرا جنم ماننا ہے۔ اصلیت تو یہ ہے کہ میں شری رام اور شری کرشن وغیرہ دیوتاؤں کے جسموں میں بھی اوترت نہیں ہُوا، نہ ہی اُن کے ذریعہ مَیں نے الوکِک کرتویہ کیا۔ ہاں مَیں شری کرشن کے چوراشیویں جنم کے تن (بر ہما تن) میں اوترت ہُوا اور شری رام کے ذریعہ بھی میں نے (رام کے آخری جنم میں) سنسار کی الوکک سیوا کرائی۔

لہذا صرف برہما ہی کے سادھارن تن میں میرا اوترن ماننا گیان کے مطابق ٹھیک ہے، نہ کہ سولہ[16] کلا پوتر شری کرشن یا چودہ[14] کلا پوتر شری رام کے تن میں۔

پرماتما کا نام اور اُس کی خاصیتوں سے ظاہر ہے کہ اوتار ایک بار ہوتا ہے

لاڈلے بچو! سبھی آتمائیں کو پتت سے پاون بنانے کا الوکک کاریہ کرانے کی وجہ سے ہی مجھے جگت[5] کا کلیان کرتا[+] مانتے ہیں اور شِو نام سے یاد کرتے ہیں۔ لہذا میرے اِس نام اور مہما وغیرہ سے ہی ثابت ہے کہ میرا اوترن تو تب ہوتا ہے جب سبھی رُوحیں اپنی گولڈن، سلور، کاپر اور آئرن اوستھا کو بھوگ چکی ہوتی ہیں کیونکہ تب ہی میرے لئے برہما کے ذریعہ گیان دے کر اور شنکر کے ذریعہ وناش کرا کے آتماؤں کو سنہری حالت میں لے جاسکنا ممکن بھی ہوتا ہے اور قاعدہ ازلی کے مطابق بھی ہوتا ہے۔

وتسو! سروشکتیمان، گیان سروپ، شانتی سروپ، آنند سروپ وغیرہ جو میری خاصیتیں مشہور ہیں، وہ بھی تبھی ثابت ہو سکتی ہیں جبکہ سبھی انسانی رُوحیں سرزمین پر آئی ہوئی ہوں اور میں بھی اوترت ہو جاؤں اور وہ سبھی آتمائیں اگیانی، دُکھی اور اشانت ہوں۔ اِس طرح مَیں تب ہی گیان وان، پوتر، سمرتھ، آنند وغیرہ سے بھرپور ثابت ہو سکتا ہوں۔ ایسا وقت تو کلجگ کے انت کا ہی وقت ہے لہذا کلجگ کے انت اور ستجگ کے آغاز کے سنگم پر ہی میرا اوترن ہوتا ہے۔

سنگم کے سوا اور کسی وقت گیان دیا ہی نہیں جاسکتا

وتسو! اِس سرشٹی رُوپی کلپ برکش یا چکر کا گیان دیا ہی تب جاسکتا ہے جبکہ یہ برکش پُوری طرح بڑھ چکا ہو اور یہ چکر آخری حصہ تک پہنچ چکا ہو۔ ورنہ سبھی دھرموں کی چار حالتوں کا اور آوا گمن وغیرہ کا راز سمجھایا ہی نہیں جاسکتا۔ چنانچہ سارے کلپ میں صرف ایک بار ہی کلجگ کے انت اور ستجگ کے آغاز کے وقت اتصال پر ہی میرا اوترن ہوتا ہے کیونکہ تبھی گیتا گیان سکھایا جاسکتا ہے اور اِس گیان یوگ کے ذریعہ ستجگ بھی قائم کیا جاسکتا ہے اور منش آتماؤں کو اعلیٰ کرم سکھا کر اعلیٰ پرالبدھ کے قابل بھی بنایا جاسکتا ہے۔"

---

[1] پُرانوں میں کچھوا، مگرمچھ، سؤر وغیرہ کئی اوتار مانے گئے ہیں [2] جہالت [3] زیادہ پوتر تا، سُکھ اور شانتی کی اوستھا [4] پوتر تا سُکھ اور شانتی کی اوستھا [5] اپوتر تا دُکھ اور شانتی کی اوستھا [6] بہت ہی اپوتر تا، دُکھ اور شانتی کی اوستھا [7] جس کا لوکِک جنم نہ ہو + فلاح کار

سبھی دیشوں کا سرتاج

پیارے بچو! کسی بھی ملک کی عظمت اُس ملک کے ماضی میں ظہور پذیر ہوئی عظیم شخصیتوں کی تعداد اور کارہائے نمایاں پر یا دورِ حالیہ کی محترم ہستیوں کی تعلیم اور طریقۂ کار وغیرہ پر منحصر ہوتی ہے۔ اِس اصول کو مدِنظر رکھتے ہوئے بھارت دیش کو ہی تمام ملکوں سے بڑا ماننا ہوگا کیونکہ یہاں ہی میں نے گیتا گیان کی مُرلی کے میٹھے سُر[1] (راگ) بجائے تھے، جن کے مجموعہ کو بعد میں شریمد بھگوت گیتا کی شکل دی گئی۔ اِسی بھارت بھومی پر ہی میں نے دیوی دیوتاؤں کے بہترین دھرم ونش کی استھاپنا کی تھی یہاں ہی

اور سبھی دھرموں کا تیرتھ استھان بھارت ورش

میں نے سہج، سچا اور اعلیٰ ترین یوگ سکھلایا تھا جس کے سبب آج بھی بھارت پراچین یوگ کے لئے مشہور ہے۔ اِسی دیش میں میں نے گوپوں اور گوپیوں سے روحانی چرتر* کئے تھے جن کی بنا پر شریمد بھاگوت پُران ظہور میں آیا۔ اِس ہی دیش کے 108 روحانی فتحیاب یودھا مشہور ہیں جنہوں نے کہ مایا پر مکمل فتح حاصل کرکے ستجگ اور تریتاجگ میں ساری دنیا کی بادشاہت حاصل کی۔ پھر جب دوُاپر یگ سے لے کر اِس ملک کے باشندے پست ہونے لگے تو سب سے زیادہ رِشی، مُنی، سنیاسی، تپسوی وغیرہ بھی یہاں ہی ہوئے کیونکہ مجھے اپنے دِویہ جنم کی بھُومی بھارت کو پوتر رکھنا تھا۔

اِس سرِشٹی نُما ناٹکِ عظیم کا اہم اور لافانی پلاٹ بھارت ہی ہے

وتسو! دراصل سرِشٹی نُما وراٹ ناٹک کی مُکھیہ سٹیج بھارت ہی ہے۔ یہاں پر ہی میں برہما (Adam) کے ذریعے سرِشٹی[2] رچتا ہوں۔ آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کا گھرانا بھی یہاں پر ہی راج کرتا ہے۔ پھر دوُاپر سے جب یہاں کے دیوتا خاندان کے لوگ دیوتائی درجہ اور گُنوں سے گر جاتے ہیں تب ہی دوسرے مذاہب کی استھاپنا کے لئے وسرِشٹی کو قائم رکھنے کے لئے میں پیغمبر بھیجتا ہوں۔ کلپ کے آخر میں جو بین القوامی جنگِ عظیم ہوتی ہے اُس کا نام بھی مہابھاری "مہابھارت" رکھا گیا ہے کیونکہ بھارت کو ہی پھر سے راج بھاگ دِلانے کے لئے میں آسری (شیطانی) سمپردائیوں کا (جنہوں نے بھارت کو لُوٹا تھا اور راج چھینا تھا) وِناش کرا دیتا ہوں۔ اِس لئے بھارت ہی ایک ایسا ملک ہے جس کا کبھی بھی ناش یعنی خاتمہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسی کھنڈ میں ہی مجھ اوِناشی پرماتما کا الوکِک جنم ہوتا ہے اور یہاں ہی نئی دنیا کی پھر سے شروعات ہوتی ہے۔ اِسی وجہ سے صرف بھارت ہی کے ملک کو "اوِناشی کھنڈ" کہا جاتا ہے۔

بھارت بھومی سب دھرم والوں کا تیرتھ استھان ہے

وتسو! یوں تو دوُاپر یگ میں لکھی گئی گیتا میں میرے اِن مہاواکیوں کا ذکر ہے کہ "میں سرِشٹی روپی اُلٹے برکھش کا بیج روپ پرم پِتا پرماتما دھرم گلانی کے وقت بھارت میں دِویہ جنم لے کر دِویہ کرتا ہوں۔ اسی بھارت میں ہی پرجاپتی برہما (آدم) اور آدی دیوی سرسوتی اور روحانی براہمنوں کا کرتویہ چلتا ہے۔ ستجگ اور تریتایگ میں بھارت ہی زندہ دیوتاؤں کا شوالیہ تھا۔ دیکھو یہاں ہی گھر گھر میں شولِنگ کی استھاپنا ہوئی ہوئی ہے۔ یہاں ہی لوگ "شِو کاشی ہشو کاشی" جپتے ہیں۔ شوراتری کا تہوار بھی صرف بھارت واسی ہی مناتے ہیں۔ امرناتھ، سوم ناتھ، دل واڑہ مندر وغیرہ یاترا استھان

---

[1] راگ حقانی۔ نغمۂ روحانی [2] برہما کی زبانِ مبارک کے ذریعے گیان دے کر براہمنوں کی تخلیق۔ * انسانوں کے براہِ راست تعلق میں آکر پرماتما کے نیک ترین کرم

بھی صرف بھارت دیش میں ہی بنے ہوئے ہیں۔ بھارت واسیوں کی ہی رُدر مالا اور وجینتی مالا میں میرا نشان پھول ہے۔ دوسرے دھرم والوں کی مالا میں تو کراس یا امام ہیں میرا نشان نہیں ہے۔ بھارت میں ہی مشہور ہے کہ رُدر بھگوان نے ساری دنیا کی شانتی کے لئے رُدر گیان یگیہ رچا تھا۔ علاوہ ازیں بھارت واسیوں ہی کے شرومنی شاستر گیتا میں "بھگوان واچ" وغیرہ الفاظ ہیں اور میرے اَوترن کے پروگرام کا بھی ذکر ہے۔ ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو بھارت ہی گیان کا منبع ہے کیونکہ مَیں گیان ساگر پرماتما جب بھارت میں اوتار لیتا ہوں تو سبھی دھرموں کے پیغمبر مختلف نام اور رُوپ میں آکر اپنے سنسکاروں کے مطابق مجھ سے گیان اور یوگ کا سندیش لے جاتے ہیں اور جب پرم دھام سے آتے ہیں تو اپنے اپنے مذہب کی استھاپنا کرتے ہیں۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ بھارت ہی سب دیشوں کا سرتاج ہے اور تیرتھ استھان بھی ہے۔

مگر بھارت واسیوں کی بدھی پر ترس آتا ہے کہ اُنہوں نے شریمد بھگوت گیتا میں مجھ نراکار پرماتما شو کا نام لکھنے کے بجائے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ گیان دیوتا شری کرشن نے دیا تھا۔ علاوہ ازیں اُن کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ بھگوان کا اَوترن دُواپر یُگ میں ہُوا حالانکہ ہُوا سنگم یُگ میں تھا۔ اُن کا یہ غلط خیال بھی پختہ ہو چکا ہے کہ گیتا گیان صرف ارجُن کو ہی دیا گیا تھا۔ وتسو! اگر شریمد بھگوت گیتا پر مجھ نراکار پرماتما کا نام ہوتا اور اُس میں میرے دِویہ جنم کا وقت سنگم یُگ لکھا ہوتا اور یہ بھی ظاہر ہوتا کہ مَیں نے تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے یہ گیان دیا تھا تو سچی گیتا کو سچّا جان کر اور بھارت کو ہی اپنے آنجہانی دھرم پتا کا سچّا تیرتھ جان کر تمام دھرموں والے لوگ بھارت ورش کی ہی یاترا کرتے اور یہاں کا ہی حج کرتے کیونکہ مَیں اِسی بھارت میں ہی آکر گیتا گیان رُوپی جہاز میں بٹھا کر خود ہی ملاح بن کر سب کو کلجگی ساگر سے پار لے جاتا ہوں۔ لہٰذا یہی پیارا بھارت دیش میرے اوترن کی وجہ سے یعنی میری جنم بھومی ہونے کی وجہ سے پُنیہ بھُومی[1] ہے اور سب کا تیرتھ استھان بھی ہے۔

بھارت واسیوں کی عقل کا تو یہاں تک دیوالہ نکل گیا ہے کہ بھارت کو مجھ پرماتما کی جنم بھومی ماننے کی تو بات الگ رہی، آج یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ پرماتما کا نہ تو کوئی نام ہے اور نہ ہی کوئی شکل اور نہ کوئی جائے رہائش ہے بلکہ سب برہم ہی برہم ہے۔ "سوال یہ ہے کہ تب کون پُوجیہ اور کون پُجاری رہا؟ کون دیوتا اور کون وِکاری رہا؟ جبکہ لوگ ایشور کے نام اور اوترن کو ہی نہیں مانتے تو یاترا کس کی کریں؟ میری (پرماتما کی) جنم بھومی کون سی مانیں؟ میرے مہاواکیوں کا شاستر کس کو سمجھیں؟" اِن سب باتوں کو حل کرنے کے لئے مجھے ہی خود آنا پڑا ہے کیونکہ دوسرا کوئی بھی میرے نام، رُوپ اور دھام کو نہیں جانتا۔ اِن باتوں کو بھُولنے کی وجہ سے ہی بھارت اِخلاقی طور پر گر گیا ہے۔

مرجیوا جنم کا مہاتم

پیارے بچو! مَیں برہما برہمنوں (گوپیوں اور گوپوں) کو

الوکک اور ایشوری

دیتا ہوں اُس کی بہت ہی عظمت اور بڑائی ہے۔ کیونکہ عملی طور پر مجھ پرم پتا پرماتما کی سنتان بننے اور براہ راست مجھ سے لالن پالن لینے کی وجہ سے وہ سچے برہمن نارائنی نشے[2] میں اور الوکک استھتی میں رہتے ہیں۔ دھرماتما جیون یا یوگی جیون بھی یہی سنگم کا مرجیوا جنم ہے کے ذریعے سنگم یُگ میں جو الوکک اور ایشوری (روحانی) جنم

---

[1] یہ خُماری کہ مَیں ...

اُسی ایک جنم میں ہی مجھ ایشور کی رائے ملتی ہے اور یہی جنم میرے ساتھ شریک ہو کر سرشٹی کو گیان کے ذریعے سُکھی بنانے کی الوکک سیوا کرنے کا سنہری موقع ہے۔ اپنے جیون کو مہان بنا کر نر سے نارائن کا مرتبہ پانے کے لئے بھی یہی جیون دُرلبھ[۱] جیون ہے۔ اِسی ایک ہی مرجیوا جیون کے تھوڑے سے وقت میں الوکک پُرشارتھ کے ذریعے اِنسان بہت سے جنموں کے لئے مکمل طور پر مالا مال اور خوشحال ہو سکتا ہے اور سُکھ اور شانتی کی پراپتی حاصل کر سکتا ہے۔ یہی ایک جیون ہے جس میں تمام سمبندھ پوتر اور کرم بندھن سے نیارے اور روحانی ہوتے ہیں۔ اگرچہ ست یُگ میں بھی سمبندھ پوتر ہوتے ہیں مگر ماتا کے گربھ سے جنم لینے کی وجہ سے تب یہ سمبندھ جسمانی ہوتے ہیں۔ تب یہ سمبندھ ہیں بھی بہت سے۔ مجھ پرماتما کے ذریعے براہمنوں اور براہمنیوں کا جو مرجیوا جنم ہوتا ہے اُس میں جسمانی رشتوں اور جسمانی دھرموں کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ مَیں برہما کے کمل مُکھ کے ذریعے گیان سُنا کر جنہیں روحانی جنم دیتا ہوں اُنہیں تو کرماتیت بننے کی آگیا[۲] دیتا ہوں اور "مام ایکم شرنم ورج" یعنی صرف مجھ ایک ہی کی شرن میں آؤ، کا منتر[۳] دیتا ہوں۔ اس لئے وہ مجھ ہی کے ساتھ آتما کے سب سمبندھ جوڑتے ہیں۔ پِتا شری برہما اور ماتیشوری سرسوتی کے ذریعے وہ میرے دھرم کے یاگود کے یعنی (Adopted) روحانی بچے بنتے ہیں۔ دوسرے جتنے بھی مرد اور عورتیں ہیں اُنہیں وہ بھائی یا بہنیں ہی نشچے کرتے ہیں کیونکہ اُن کا ماتا اور پِتا میں ہی ہوں۔ اِن برہمنوں کا اِس دُنیا میں کوئی دوسرا رِشتہ ہوتا ہی نہیں ہے یعنی مرجیوا جنم لینے پر وہ دوسرے کسی جسمانی رِشتے کے خیال، اِحساس یا سمرتی (یاد) میں نہیں رہتے ہیں۔ اِس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو اُن کا سمبندھ بھی بالکل رُوحانی اور الوکک ہی ہے۔

سنگم یُگ

عزیز بچّو! سنگم یُگ کا یہ جیون بڑا ہی انمول[۴] ہے۔ اِس ہی جیون میں مجھ سے ملنے کی اُمید پوری ہوتی ہے تینوں دُنیاؤں کا، تینوں زمانوں کا اور رچیتا (پرماتما) کا جو گیان ست جُگ کے دیوتاؤں کو بھی حاصل نہیں ہوتا وہ اِسی برہمن جیون میں ہی حاصل ہوتا ہے۔ میرے ساتھ جو رُوحانی سمبندھ بخشتا ہے اُس کا بے حد نشہ بھی اُسی جیون میں ہوتا ہے۔ اِس ہی جیون میں پوتر بنانے والا گیان اِمرت، پوتر برہما بھوجن اور مایاوی سنسار میں رہتے ہوئے بھی کمل پھول کی طرح بے لوث جیون اور پوتر ویوہار ہوتا ہے۔

اگرچہ سنگم یُگی براہمنوں کا تن کام وِکار سے پیدا ہُوا اور پرانا کلجُگی یعنی آخری جنم کا ہوتا ہے تاہم اِس تن کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے، کیونکہ اِسی تن میں رہ کر آتما وِکاری سے پورے طور پر نروِکاری، پُجاری سے جنم جنمانتر کے لئے پُوجیہ، محتاج سے ڈبل سرتاج والی[۵] بیمار سے سدا تندرست، وِکرم بدھ[۶] سے وِکرم مُکت[۷] بننے کا پُرشارتھ کرتی ہیں۔ اِسی تن میں رہ کر آتما میرے ساتھ بدھی یوگ لگا کر لمحہ بہ لمحہ اور پل پل بے انتہا کمائی کرتی ہے۔

علاوہ ازیں سنگم یُگ میں براہمنوں کا مرجیوا جنم ہی سرووتم جنم ہے۔ کیونکہ وہ براہمن ست یُگ اور تریتا یُگ کے دیوتاؤں کی طرح پُنر جنم نہیں لیتے ہیں بلکہ ایک ہی الوکک جنم لیتے ہیں

---

[۱] نایاب، [۲] بیش بہا [۳] نیک رائے [۴] گراں بہا [۵] ایک تو روشنی کا تاج جو مہاتماؤں کے سر کے پیچھے دکھایا جاتا ہے، پاکیزگی اور شانت کی علامت ہے، اور دوسرا ہیروں سے جڑا ہُوا سونے کا تاج جو راجاؤں کے سر پر ہوتا ہے اور جو کہ خوش حالی کی نشانی ہے [۶] اپنے بُرے اعمال کا بندھن یعنی بندش۔

[۷] گناہوں سے چھٹکارا...

یہ رام راجیہ استھاپن ہُوا ہے
یا
راون راجیہ؟

وِشو کا سوَراجیہ دینے والے گیتا کے بھگوان کہتے ہیں :-

بہت عرصہ سے بھارت واسی رام راج کی خواہش رکھتے آئے ہیں۔ وہ رام راج اُس راج کو کہتے ہیں جس میں راجہ اور پرجا سُکھ، شانتی اور اہنسا پُور[1] رہیں۔ مہاتما گاندھی جو کہ رام راج کی استھاپنا کرنا چاہتے تھے، "پتِت پاون سیتا رام" وغیرہ کچھ گیت رام کی مہما میں گایا کرتے تھے۔ اِس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ رام کے راج میں پتِت لوگ نہیں ہوں گے بلکہ وہ پاون ہی ہوں گے اور اُس میں راجہ صرف سیاسی نہیں بلکہ دھارمک شکتی کا بھی مالک ہوگا یعنی ہِز ہائینیس[2] (His Highness) اور ہِز ہولینیس[3] (His holiness) دونوں خطابوں کا مالک ہوگا۔

کیا آج کل کے راجیہ کو رام راج کہا جا سکتا ہے

عزیزو! بھارت واسیوں میں آج کل رام راجیہ کی خواہش کا ہونا ہی ثابت کرتا ہے کہ آج کل کا راجیہ رام راج نہیں بلکہ راون راج یا آسُری راج ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایسا بھی کہا جا سکتا ہے کہ آج کل پتِت، اَدھرمی اور ناستِک پرجا کا ہی دیہہ ابھیمانی، کرم بھرشٹ[4]، قانون شکن پرجا پر راجیہ ہے۔

رام راج کیسے استھاپن ہو سکتا ہے؟

لہٰذا اب رام راج تب ہی استھاپن ہو سکتا ہے جبکہ راجہ اور پرجا دھرماتما، پوِتر، اَہنسک، ستوگُنی اور دیوتائی[5] پرورتی والے ہوں اور جب پرجا کا پرجا پر ایسے پنچایتی راج کی بجائے راجہ اور رانی کا راج ہو۔ دیکھو اب پرجا پر پرجا کا جو راج ہے اسے "راجیہ" نہیں کہیں گے کیونکہ نہ اِس میں کوئی راجہ ہی ہے اور نہ ہی رانی ہے۔

علاوہ ازیں رام راجیہ یا سچے دیوتائی سوَراج کی استھاپنا کے لئے سنسار بھر کے راون راج یعنی آسُری راج کے وِناش کی ضرورت ہے، کیونکہ دیوتاؤں کے راجیہ میں اسُروں کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا جو لوگ رام راج کی استھاپنا چاہتے ہیں، آپ اُن لوگوں کو بتائیں کہ جب تک تموگُن، وِکار، اَدھرم اور لاقانونی کا دور ختم نہ ہو یعنی کل جُگی سرِشٹی کا وِناش نہ ہو اور ستوگُن پوِتر دھرم اور دیوتائی مریادا کے یُگ یعنی ست یُگ کی پھر سے استھاپنا ہو تبھی رام راجیہ کی خواہش پوری ہو سکتی ہے۔" لیکن یہ کارج تو مجھ پرماتما ہی کا ہے نہ کہ کسی مہاتما کا۔

مہاتما گاندھی کے ہٹھ یوگ سے رام راجیہ استھاپن نہیں ہُوا

وتسو! اگرچہ مہاتما گاندھی نے شاستر شرومنی شریمد بھگوت گیتا سے پریرنا پاکر کچھ رُوحانی طاقت کی حصولیت کی لیکن

[1] سے بھرپور [2] شہنشاہ [3] پُوجیہ، نیک و پاک [4] بدکار [5] دیوتاؤں جیسا چال چلن اور رہن سہن۔

وہ رام راجیہ کی اِستھاپنا نہیں کر سکے کیونکہ وہ خود مجھ سروشکتیمان پرم پِتا سے گیان، پوِترتا اور یوگ کی شکتی نہ پا سکے۔ وہ تو صرف ابھی ستیہ کی کھوج ہی کر رہے تھے۔ اُنہوں نے مجھ گیتا کے بھگوان کو جانا ہی نہیں تھا۔ اس لئے وہ ایک طرف تو "رگھوپتی راگھو راجہ رام" کی دُھن لگا کر رام کی مہما کرتے تھے اور اُسے ہی بھگوان سمجھتے تھے اور دوسری طرف گیتا کو شری کرشن کے اُپدیش سمجھ کر براہِ راست شری کرشن کو بھگوان سمجھتے تھے اور تیسری طرف وہ پرماتما کو سرو ویاپک بھی مانتے تھے حالانکہ یہ تینوں باتیں آپس میں متضاد ہیں ظاہر ہے کہ مہاتما گاندھی ابھی سچائی کے مُتلاشی تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے سِول نافرمانی، عدمِ تعاون، اُمرن[۱] برت وغیرہ وغیرہ کے رُوپ میں جو ہٹھ یوگ کے طریقے اپنائے وہ سبھی میرے ایشوری گیان اور یوگ کے خِلاف تھے۔ اِسی لئے اُن کے جیون[۲] کال میں رام راج کی شُبھ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

رام راج پرماتما شِو ہی کے گیان اور یوگ کے ذریعے اِستھاپن ہو سکتا ہے

وتسو! اب آپ رام راج کے خواہش مندوں کو یہ تنبیہہ اور ہدایت کیجئے کہ ست یُگی شری نارائن کے راج یا تریتا یُگی شری رام کے راج کی پھر سے ستھاپنا سائنس کی طاقت سے، بازوؤں کے زور سے یا ہٹھ یوگ کے طریقوں سے ناممکن ہے۔ بلکہ سہج ایشوری گیان اور سہج راج یوگ اور کرم یوگ سے ہی رام راج آ سکتا ہے۔ رام راج یا سچے سوَراج کی استھاپنا کے لئے ہی منو وِکاروں پر فتح حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ کروڑوں روپے خرچ کرنے یا اپنی آتما کو دُکھ میں ڈالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وِکار ہی ایسے طاقتور اسُر ہیں جنہوں نے کہ موجودہ راج کو راون راج بنا رکھا ہے۔

مہاتما گاندھی نے جو سوَراج اِستھاپن کیا وہ مِرگ[۳] ترشنا کے سمان ہے

مہاتما گاندھی تو خود ہی مکمّل پوِتر نہ تھے۔ جس گیان اور یوگ کی شکتی کے ذریعے مَیں منشوں کو منو وِکاروں پر فتح حاصل کرنے کے لائق بناتا ہوں، گاندھی جی اُس سے واقف ہی نہ تھے۔ اِسی وجہ سے وہ بھارت واسیوں کے مَن، وَچن، کرم یا ویوہار[۴] میں پوِترتا نہ لا سکے۔ نتیجہ کے طور پر جب بھارت دیش کا بٹوارہ ہُوا تو جنتا نے بڑی بے رحمی سے لاکھوں انسانوں کا خونِ ناحق بہایا اور انسانی معیار سے گرے ہوئے کئی قسم کے بُرے کرم کئے اور حیوانوں سے بھی بدتر قسم کے اعمال دکھائے۔ پوِترتا، سُکھ اور شانتی کی بات تو دور کنار رہی کروڑوں اشخاص بے گھر اور بے سروسامان ہو گئے۔ ہزار ہا عورتیں بیوہ ہو گئیں اور بچے یتیم ہو گئے۔ راجاؤں کا راج چِھن گیا اور متوسط درجہ کے لوگ کنگال اور محتاج ہو گئے۔ بھارت کے سوَراجیہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ تب سے لے کر بھارت میں زیادہ غربت اور دُکھ ہے۔ پڑوس میں جو مخالف دیش ہیں اُن کی فوجوں سے بھی لوگوں کو ڈر ہی لگا رہتا ہے۔ بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سیاسی آزادی تو حاصل کی گئی مگر سچی آزادی ابھی تک بھی حاصل نہیں کی گئی۔ یعنی یہاں کے لوگوں نے اپنی وِکاری ورتیوں پر ابھی تک بھی فتح حاصل نہیں کی اور اقتصادی اور رُوحانی آزادی بھی حاصل نہیں کی۔ آج بھارت میں پوِترتا، سکھ اور شانتی جو کہ سچے سوَراجیہ کا پھل ہیں، عدم موجود ہیں۔ آج کا بھارت تو لنگڑا بھارت ہے جو کہ گیان کے بغیر اندھا بھی ہے اور پوِترتا کے بغیر مُردہ بھی۔

آج گیان کی طاقت اور دھرم کی طاقت تو ہے ہی نہیں۔ اس لئے بھارت بالکل ہی نرک ہے۔ دھرم کی طاقت رکھنے والی دیہی ابھیمانی سرکار نہ ہونے کی وجہ سے آج کا راج کورَو راجیہ یا راون راجیہ ہی کہا جائے گا، رام راجیہ نہیں۔ دیہہ ابھیمانی

[۱] یہ تہیہ (عہد) کہ جب تک فلاں بات پوری نہ ہوگی تب تک کھانا نہ کھاؤں گا چاہے جان چلی جائے [۲] عرصۂ حیات [۳] سرابِ کے پانی کی طرح جس سے کہ پیاس نہیں بجھتی [۴] روزمرّہ کی زندگی۔ طرزِ کار۔

بھارت واسی کروڑوں نے یورپ واسی یادوں سے ۵۰۰۰ برس پہلے کی مانند ناپائدار، مرگ ترشنا کے سمان جھوٹا ہی سوراج حاصل کیا ہے جو کہ رام راجیہ یا ویکنٹھ ناتھ شری کرشن کے سوراج سے بہت دور کی چیز ہے۔

رام راج کی استھاپنا میں مدد دینے والوں کو جیون مکتی پد کی پراپتی ہوگی

وتسو! جن لوگوں نے موجودہ کچے سوراج کی حصولیت کے لئے مہاتما گاندھی کو ہٹھ یوگ سے مدد کی تھی، آج انہوں نے اس سرکار سے عزت، حکومت اور آرائش و آسائش کے رتبے لئے ہوئے ہیں۔ اب جو لوگ اپنے پوتر تا اور روحانی یوگ کی شکتی سے سچا اور پوتر سوراج استھاپن کرنے میں میری مدد کریں گے وہ مستقبل قریب میں آنے والے ست جگ اور تریتا جگ میں دیوتاؤں کے شاہی خاندان میں ۲۵۰۰ برسوں کا سوراج پائیں گے اور دوسرے جو لوگ میرے حکم کو نہ مان کر وکاری ہی بنے رہیں گے وہ اب بھی راون راج میں ہیں اور آنے والے وناش میں بھی تباہ ہو جائیں گے جو وناش کہ اب بالکل ہی نزدیک ہے۔

رام کی سیتا نہیں چرائی گئی، راون کے دس سیس نہیں تھے نہ ہی ہنومان بندر جیسے مکھ والا تھا

راون کا اور دس سروں کا راز

جیسے چتربھج وشنو کی چار بھجاؤں میں سے دو بھجائیں شری لکشمی کی اور دو شری نارائن کی یا شری سیتا اور شری رام کی نشانی ہیں ویسے ہی اسُر راون کے دس سر بھی ہر ایک عورت میں اور ہر ایک مرد میں جو پانچ وکار (کام کرودھ وغیرہ) ہیں اُن کی نشانی ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ رام کے ذریعہ راون کا وناش ہُوا۔ ایسا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے (جسے لوگ رام بھی کہتے ہیں) ذریعہ ہر ایک عورت اور مرد کے پانچ وکاروں کا وناش ہوا۔

وتسو! اصل میں یہ راون کوئی لنکا (Ceylon) کا راجہ نہیں تھا بلکہ من روپی لنکا نگری کا راجہ بن بیٹھا تھا یعنی منش کے من پر سوراج یا رام راجیہ نہ رہا تھا بلکہ مایا ہی کا راج قائم ہو گیا تھا لیکن اس سوکھشم روحانی راز کو سمجھانے کے لئے ناٹک کے روپ میں من روپی سوکھشم نگری کو بھی ایک اسٹیج پر ایک جزیرے کے روپ میں دکھایا جاتا ہے۔

سیتا کون تھی؟ اسی طرح راون کے ذریعہ سیتا کا جو واقعہ مشہور ہے اس کا بھی ایک روحانی ہی راز ہے۔ دراصل تریتا یگ کے مہاراجہ شری رام کی دھرم پتنی شری سیتا جی کو کسی نے اغوا نہیں کیا تھا کیونکہ اُن کے سکھ کے راج میں اسُر تھے ہی نہیں بلکہ منش آتما ہی سیتا ہے۔ یہ کلجگی سنسار جس میں وشے، وکار، دُکھ اور اشانتی پردھان ہیں مانو کانٹوں کا عظیم جنگل ہے یہاں عورت مرد سے کام واسنا کے بھوگ کیلئے مانگ کرتی ہے اور مرد عورت سے وشے بھوگ کی بھکشا مانگتا ہے یہی بات دوسرے وکاروں کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے۔ لہٰذا ڈرامہ نویس نے اس راز کو اس طرح دکھایا ہے کہ راون (مایا) نے سیتا (آتما) سے بھکشا مانگی اور جب سیتا نے رام (مجھ پرماتما) کے ذریعہ لگائی گئی لکیر (مریادا) سے قدم باہر نکالا تو راون (مایا) نے سیتا کو چرا لیا اور آتما روپی سیتا راون (مایا) کی جیل میں قید ہو گئی۔ تب میں پرماتما رام نے پھر اوترت ہو کر آتماؤں (سیتاؤں) کو مایا (راون) کے بندھن (جیل) سے مکت کیا۔

رام کی بندر سینا۔ بچو! راون کو مارنے کیلئے میں (رام) نے کوئی بندر سینا اکٹھی نہیں کی تھی۔ لیکن اسکا بھی ایک مطلب ضرور ہے۔ آپ جانتے ہونگے کہ بھی پشوؤں میں سے بندر ہی میں کام، کرودھ وغیرہ پانچوں ہی وکاروں کا بہت زور ہوتا ہے۔ لہٰذا میں بھگوان نے بندروں جیسے وکاری منشوں کو شرن میں لیکر مایا پر فتح حاصل کرائی۔ اسلئے رامائن میں بندر سمان منشوں کی سینا کا پارٹ دکھایا گیا ہے۔

بھارت ورش کی تاریخ ۵۰۰۰ برس سے زیادہ پرانی نہیں ہے

بھارت کو پتت سے پاون اور محتاج سے سرتاج بنانے والے پرم پیارے پرم پتا پرماتما ترمورتی شو کہتے ہیں:-

"اے بچو! مَیں یہ پہلے ہی صاف طور سے بتا چکا ہوں کہ آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کی استھاپنا کے لئے مَیں بھارت ہی میں اوترت ہوتا ہوں۔ نیز یہ بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ مہاوناش کے بعد صرف اوناشی کھنڈ[1] "بھارت" ہی بچ رہتا ہے۔ یہاں سے ہی لوگ بعد میں (تریتا یُگ کے آخر میں) دیگر علاقہ جات میں جا بستے ہیں۔ چنانچہ اس بات کو دھیان میں رکھنے سے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہوگا کہ بھارت دیش کی تاریخ سبھی دیشوں اور سبھی دھرموں کی تاریخ سے پرانی ہے۔

اب اگر منش ٹھنڈے دل اور گہرائی سے اس بات پر غور کریں تو یقیناً اُن کو اس بات سے انکار نہیں ہوگا کہ بھارت کی تاریخ (اتہاس) پانچ ہزار (۵۰۰۰) برس سے زیادہ پرانی نہیں ہے۔ آج تک کسی بھی مؤرخ نے تین ہزار (۳۰۰۰) برس سے زیادہ پہلے کے واقعات و حالات کو قلمبند نہیں کیے۔ مورخ تین ہزار (۳۰۰۰) برس سے پہلے کے زمانہ کو "تاریخ سے پہلے کا زمانہ" (Pre-historic Age) کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں۔

وتسو! اگر کوئی شخص ہٹ دھرمی کر کے کہے کہ پانچ ہزار برس سے قبل بھی کوئی دھرم ونش تھا تو اُس سے کہنا چاہیئے کہ "تب تو شری لکشمی اور شری نارائن اور شری سیتا و شری رام جو کہ دیوتا دھرم کے تھے، اُن کے علاوہ دوسرے دھرموں کے بزرگوں کی تصویریں اور مورتیاں وغیرہ بھی ہونی چاہئیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ بھارت میں کوئی بھی شاستر یا دھرم گرنتھ یا تاریخ نہیں ملے گی جس سے کہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ سکے کہ شری لکشمی اور شری نارائن وغیرہ دیوتاؤں سے پہلے بھارت میں کوئی دوسرا دھرم سمپردائے بھی تھا۔"

وتس بولے:- "بھارت واسی کہتے ہیں کہ شری رام آج سے لاکھوں برس پہلے ہوئے۔ اُن کے اس عقیدہ میں کیا بھولیں ہیں؟"

بھگوان بولے:- "ایک تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شری رام، شری کرشن سے پہلے ہوئے۔ شریمد بھگوت گیتا میں جو جنک وغیرہ نام آئے ہیں اُس کے آدھار پر بھی بھارت واسی ایسا مانتے ہیں کہ شری کرشن دواپر یُگ میں اور شری رام اُن سے پہلے ہوئے۔ لیکن مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ سولہ (۱۶) کلا سمپورن شری کرشن، چودہ (۱۴) کلا سمپورن شری رام سے پہلے ہوئے۔ راجہ جنک وغیرہ کا نام تو گیتا میں اِس لئے آیا ہے کہ مَیں (گیتا کا بھگوان شو) سنگم یُگ میں اوترت ہو کر جنک کی جیون مکت اوستھا (जीवन्मुक्ति) کے راز کو کھولتا ہوں۔ لیکن بھارت واسی تو سمجھتے ہیں کہ بھگوت گیتا کا گیان شری کرشن نے دیا تھا اور شری کرشن دواپر یُگ میں ہوئے تھے۔ اُنہیں یہ تو معلوم ہی نہیں ہے کہ درحقیقت گیتا کا گیان سنگم یُگ میں میں نے دیا تھا اور گیتا شاستر اُس سے اگلے کلپ میں دواپر یُگ میں بنا تھا۔ اب اگر وہ یہ جان جائیں کہ (i) شری کرشن ہی دراصل ست یُگ کے شری نارائن تھے اور کہ (ii) شری کرشن کے عہدِ حکومت سے اب تک ۵۰۰۰ برس ہوئے ہیں تو وہ یہ نہیں کہیں گے کہ شری رام آج سے

[1] وہ قطعۂ زمین جس کا مکمل وناش کبھی نہ ہو۔

لاکھوں برس پہلے ہوئے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ نراکار رام (بھگوان) جس نے کہ آتماؤں رُوپی سیتاؤں کو مایا رُوپی راونوںؒ سے چھڑایا تھا وہ دراصل مَیں ہی ہوں۔ تریتا کے شری رام کو تو بنباس ہی نہیں ملا تھا اور نہ ہی اُن کی مہارانی شری سیتا چُرائی گئی تھیں نظاہر ہے کہ لوگوں کو شری رام کی حقیقی تواریخ کا علم ہی نہیں ہے۔ متھیا گیان اور اگیانتا (لاعلمی) کی وجہ سے ہی وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ شری رام لاکھوں برس پہلے ہو چکے ہیں۔ لیکن حقیقت میں تریتا یگ کے شری رام کو ہوئے تو صرف ۳٫۷۵۰ برس گذرے ہیں اور ۱۲۵۰ برس کے بعد پھر اُن کا پوتر تا سکھ اور شانتی سے بھرپور سؤراجیہ بھارت میں ہوگا۔ کلپ چکّر ۵۰۰۰ برس ہی کا ہے۔ اِس لئے بھارت واسیوں کو سمجھنا چاہیئے کہ بھارت کی تاریخ ۵ ہزار برس سے زیادہ پُرانی نہیں ہے۔

منُش سرشٹی کے چکّر یعنی کلپ کی عمر ۵۰۰۰ برس ہے

سرشٹی رُوپی برکھش کے اوِناشی بیج رُوپ پرماتما شو کہتے ہیں:۔

"پیارے بچّو! میں یہ تو بتا چکا ہوں کہ یہ سنسار طرح طرح کے اشخاص اور اشکال اور ڈھنگوں کا ایک ورارٹ ناٹک (Drama) ہے۔ جیسے منُش کے بنائے ہوئے ڈرامہ کا عرصہ لگ بھگ تین گھنٹے کا ہوتا ہے ویسے ہی چکر کی طرح گھومنے والے اس انادی، ہُوبہُو دہرائے جانے والے سرشٹی رُوپی ڈرامہ (World-Drama) کی بھی ایک خاص میعاد ہے لیکن کوئی بھی منُش خود اپنے پُرشارتھ سے اِس سرشٹی چکّر کی اور سرشٹی ناٹک کی عمر نہیں جان سکتا کیونکہ منُش خود بھی میری رچنا میں سے ہی ایک جاندار ہے اور جنم مرن اور وسمرتی و غلطی کے وشؒ ہو جانے والی آتما ہے۔

مَیں (جو کہ ست یُگی دُنیا کا خالق ہوں) ہی ترکال درشی ہوں یعنی اس سرشٹی رُوپی وراٹ ناٹک کے آدی، مدھیہ انت کو جاننے والا ہوں کیونکہ یہ سرشٹی چکّر میری ہی زیرِ نظر چلتا ہے۔ میں ہی اِس سرشٹی رُوپی برکھش کا اوِناشی بیج رُوپ ہُوں۔ اِس لئے مجھ رچیتا کے بارے میں اور اس سنسار یعنی مخلوق (رچنا) کی مکمّل تاریخ کے بارے میں آغاز سے لے کر انجام تک کا گیان مجھ اوِناشی گیان سروپ شکھشک ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ زمانۂ قدیم کی تاریخ جو کہ منشوں نے بنائی ہے اُس میں اشُدھیاں (غلطیاں اور بھُولیں) ہیں مَیں نے آپ کو جو پانچ ہزار برس کا کلپ برکھش (دیکھیئے تصویر صفحہ ۱۰۱ پر) سمجھایا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ اِس منُش سرشٹی کا اتہاس پانچ ہزار برس ہی پُرانا ہے۔

کلپ کی عمر کا صحیح اور مکمّل گیان سنگم یُگ میں ہی ہو سکتا ہے

عزیز بچّو! میں کل یُگ کے آخر میں (سنگم یُگ کے وقت) جبکہ سبھی آتمائیں وسمرتؒ ادھرمیؒ۔ اشُدھؒ اور پاپی ہو جاتی ہیں تب ہی میں اوترت ہوتا ہوں۔ اس لئے منُش سرشٹی کے چکّر کے وقت کے بارے میں صحیح اور سچّا گیان بھی کل یُگ کے آخر اور ست یُگ کے شروع کے سنگم یُگی زمانے کے سوا دوسرے کسی بھی سے حاصل نہیں ہو سکتا اور اگر آپ اِس نظریہ سے

لہ کام اکرودھ، لوبھ، موہ وغیرہ وِکاروں سے یا کامی، کرودھی، لوبھی منشوں کے چنگل سے ٢ه زیر۔ تابع۔ مغلوب ٣ه ذاتِ حق کو بھولی ہوئی ٤ه بے ایمان۔ بدچلن۔ مذہب کو بالائے طاق رکھنے والی ٥ه ناپاک

سوچیں تو جان سکیں گے کہ دؤاپر یگ کلجگ میں لکھے گئے شاستروں کے آدھار پر یہ کہنا کہ "سرشٹی کے چکر کی عمر لاکھوں برس یا کروڑوں برس ہے" ایک بھاری بھول ہوگی۔

کلپ کی عمر کے بارے میں ضروری باتیں

پرم پرا[1] اور پرانوں کے آدھار پر بھارت کے لوگ یہ تو جانتے ہیں کہ شری کرشن کے عہد سے لے کر اب تک لگ بھگ ۵۰۰۰ برس بیت چکے ہیں لیکن لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ انہیں سوریہ ونشی شری رادھے اور شری کرشن کا نام سوئمبر کے بعد شری لکشمی اور شری نارائن پڑا تھا[2]۔ دوسری بات یہ ہے کہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ شری لکشمی اور شری نارائن ست یگ کے سب سے پہلے راج راجیشور ہوئے ہیں اور کہ شری کرشن پچھلے جنم میں ساکار برہما تھے جو کہ ست یگ سے کچھ ہی پہلے سنگم یگ میں ہوئے تھے۔ اگر انہیں یہ باتیں معلوم ہو جائیں تو وہ یقیناً کلپ کی عمر پانچ ہزار برس کے برابر مان لیں گے۔ کیونکہ یہ بات تو سبھی مانتے ہیں کہ شری کرشن کے عہد کو گذرے پانچ ہزار برس بیتے ہیں۔

وتسو! لوگ یہ تو مانتے ہیں کہ چودہ[14] کلا سمپورن دیوتا شری رام تریتا یگ میں ہوئے لیکن انہیں یہ سمجھ نہیں کہ سولہ[16] کلا سمپورن دیوتا سری کرشن شری رام[1] سے بھی پہلے یعنی ست یگ کے شروع میں ہوتے۔ اس لئے اگر مندرجہ بالا یہ دو[2] باتیں لوگوں کو سمجھا دی جائیں تو وہ آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ کلپ کی عمر ۵ ہزار برس ہے کیونکہ وہ یہ بات تو مانتے ہیں کہ (۱) شری کرشن کا جنم آج سے تقریباً پانچ ہزار برس پہلے ہوا۔ اور کہ (۲) اب کلجگ ہے۔ اس کے علاوہ سرشٹی کے مہا بھاری وناش کے لئے برہم استر (Atom Bombs) اور موصل (Missiles) ، جن کا مہا بھارت اور شریمد بھگوت گیتا میں ذکر ہے، بھی تو اب بن چکے ہیں اور ان کے خطرناک اثرات بھی لوگوں کے سامنے ہیں۔ اس لئے اب ان کو اس سچائی پر شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کلپ کا انت ہونے والا ہے اور کلپ کی عمر ۵ ہزار برس ہے۔

جونی پریورتن کے غلط سدھانت کے کارن کلپ کی عمر میں غلطی

وتسو! جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ منش آتما چوراسی لاکھ جونیوں میں گردش کرتی ہے وہ ہی کلپ کی عمر کروڑوں برس مانتے ہیں۔ دوسرے دھرم جیسے کہ مسلمان، عیسائی، یہودی وغیرہ منش آتماؤں کا چوراسی جونیوں میں چکر لینا نہیں مانتے، وہ کلپ کی عمر بھی کروڑوں برس نہیں مانتے۔ یہ تینوں دھرم ونش یہی سمجھتے ہیں کہ ایڈم (Adam) یا آدم کے وقت سے لے کر اب تک لگ بھگ چھ ہزار یا سات ہزار برس بیت چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں سے اکثر لوگ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اب مہا وناش (قیامت) کے دن نزدیک ہیں اور سورگ کا سوراج (Kingdom of Heaven) قائم ہونے والا ہے ظاہر ہے کہ بھلے ہی ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ کلپ کی عمر ۵ ہزار برس ہے، تو بھی وہ کلپ کی عمر کے بارے میں اتنی فاش غلطی یا بھول نہیں کرتے جتنی کہ بھارت واسی کرتے ہیں حالانکہ بھارت واسیوں کا دھرم حقیقت میں عظیم ترین اور سب سے قدیم (آدی سناتن) دیوی دیوتا دھرم تھا۔ اب آپ ہی سب کو سمجھائیں کہ منش آتما چوراسی لاکھ جونیوں میں پنر جنم نہیں بلکہ سارے کلپ میں منش تن ہی میں کل چوراسی جنم لیتی ہے۔ اس حساب سے کلپ کی عمر ۵ ہزار برس ہوتی ہے

آبادی میں اضافے سے کلپ کی عمر کا حساب

وتسو! میں نے آپ کو یہ تو سمجھایا ہے کہ کلپ کے انت ہونے سے پہلے منش آتمائیں نروان دھام (پرلوک) کو نہیں

[1] قدیم زمانہ سے چلے آنے والے اعتقاد یا رواج [2] یہ راز صفحہ ۱، پر واضح کیا جا چکا ہے۔

لوٹتیں۔ میں نے یہ گہرا راز بھی کھولا ہے کہ منش آتمائیں جانوروں کی جُونی میں جنم، پُنر جنم نہیں لیتیں۔ اب آپ سوچیں کہ اگر کلپ کی عمر کروڑوں برس ہوتی تو اب تک منشوں کی آبادی کہاں تک پہنچ چکی ہوتی؟ اب جتنی آبادی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کلپ کی آیو پانچ ہزار برس ہے۔

آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کی مردم شماری سے کلپ کی عمر پر روشنی

میرے لاڈلے بچو! اگر آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم جسے آریہ دھرم یا ہندو دھرم بھی کہا جاتا ہے ۵ ہزار برس سے زیادہ پرانا ہوتا تو اب تک اُس کی آبادی موجودہ آبادی سے کئی گُنا زیادہ ہو جانی چاہیئے تھی۔ ابراہیم کے ذریعہ استھاپت (قائم) کئے ہوئے مسلمان دھرم ونش اور عیسیٰ کے استھاپت کئے ہوئے عیسائی دھرم ونش کی مردم شماری تقریباً ۲½ ہزار اور دو ہزار برسوں میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اگر آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم ونش کروڑوں برس پُرانا ہوتا تو اُسے ماننے والوں کی تعداد اب کئی ارب ہوتی۔ لیکن ایسا تو ہے ہی نہیں۔ اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ کلپ کی عمر لاکھوں یا کروڑوں برس نہیں ہے۔

پچیس سو برس سُکھ اور پچیس سو برس دُکھ، کلپ کی عمر پانچ ہزار برس ہے

وتسو! میں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ اِس سرشٹی میں مُکھیہ دھرم کل چار ہیں اور اُن کے بانی بھی چار ہوئے ہیں۔ میں نے برہما کے ذریعہ جو آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم قائم کیا وہ اِن سبھی دھرموں سے شریشٹھ (افضل) تھا۔ ابراہیم کے آنے سے پہلے یعنی ست یُگ اور تریتا یُگ میں اِس دھرم ونش کا اٹل، نِروِگھن، سُکھ و شانتی سے بھرپُور سوراجیہ تھا۔ اِس واقعہ کا میں نے آپ کو ساکھشاتکار بھی کرایا ہے۔ ابراہیم نے اسلام دھرم ونش کی استھاپنا اب سے لگ بھگ ۲۵۰۰ برس پہلے کی تھی۔ ابراہیم سے پہلے صرف آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم ہی تھا۔ جب دیوتا ونش کے لوگ دیہہ ابھیمانی، سروپ وسمرت اور وام مارگی ہوئے تب سے دوسرے دھرم قائم ہونے لگے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وسمرتی کا زمانہ، رجوگُن کا یُگ یا دوئیت کا سمے یعنی دواپر یُگ اب سے کوئی ۲۵۰۰ برس پہلے شروع ہُوا۔

اب موجودہ وقت کو تو سبھی شاستر وادی بھی کلجگ ہی مانتے ہیں کیونکہ اب اشانتی اور ادھرم ہے اور تموگُن کی پردھانتا ہے اسلئے جیسے دواپر یُگ اور کلجگ یعنی آدھا کلپ ۲۵۰۰ برس کا ہے ویسے ہی ست یُگ اور تریتا یُگ بھی ملا کر ۲۵۰۰ برس کے ہیں اور اس طرح کلپ کی عمر پانچ ہزار برس ہے۔

لیکن منشوں کو یہ تو معلوم ہی نہیں ہے کہ آدھا کلپ سُکھ ہی سُکھ کا سمے ہوتا ہے اور باقی آدھے کلپ میں دُکھ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ اُنہیں کھلے طور پر سمجھائیں کہ دوئیت، دُکھ، اشانتی اور وسمرتی کا زمانہ پورا تریتا، سُکھ اور شانتی کے زمانہ کے برابر ہوتا ہے۔ ست یُگ میں ستوگُن (सतोगुण) کی پردھانتا ہوتی ہے۔ تریتا یُگ میں ستوگُن کی سامانیتا ہوتی ہے۔ دواپر یُگ میں رجوگُن کی پردھانتا ہوتی ہے اور کلجگ میں تموگُن کی پردھانتا ہوتی ہے ہر ایک یُگ کا سمے ۱۲۵۰ برس ہے اور اس طرح کلپ کی عمر پانچ ہزار برس ہے۔"

وتس بولے:۔ "کچھ پُرانے کھنڈرات وغیرہ کی بنا پر بھی کئی لوگ کہتے ہیں کہ پانچ ہزار برسوں سے پہلے کی چیزیں ملتی ہیں۔"

بھگوان شِو بولے:۔ "پیارے بچو! منش الپگیہ ہیں۔ کسی چیز پر بارش اور ست، رج، تم وغیرہ کا جو اثر ہوتا ہے اُسے وہ مکمّل طور سے نہیں جان سکتے۔ ایک برس زیادہ گرمی کی وجہ سے دوسرے برس کے مقابلہ میں زیادہ پُرانا پن بھی ہو سکتا ہے۔ اِس طرح ان منشوں کے پاس چیزوں کے پُرانے پن کو جاننے کے لئے جو طریقے ہیں وہ خامیوں سے بھرپور اور نامکمل ہیں۔

گیتا کے زمانہ کی دہرائی

دورِ حاضرہ میں گیتا ورِتانت اور مہابھارت ورِتانت کی جو دہرائی ہو رہی ہے وہ آپ سب کے سامنے ہے۔ کم سے کم آپ کے آگے تو وہ پرتیکش ہے۔ پانچ ہزار برس پہلے کی طرح برہم استر ایٹم بم (Atom Bomb) موصل، کورو، یادو وغیرہ سبھی موجود ہیں۔ ایک طرف مہاوناش کے لئے بارود اور سامان تیار ہے اور دوسری طرف میں دھرم کی استھاپنا کرنے کے لئے آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا ہوں اور اپنا کر تو یہ بھی کر رہا ہوں چنانچہ کلپ کی عمر پانچ ہزار برس ہے۔ اس عقیدہ کی تائید یا ثبوت کے لئے دوسرے کسی ثبوت کی ضرورت ہی کیا ہے؟

جو کلپ کی عمر کروڑوں برس مانتے ہیں انہیں چیلنج

وتسو! جو لوگ منُش سرشٹی کے چکّر کی عمر کروڑوں برس مانتے ہیں تم انہیں اعلانیہ کہو کہ وہ سرشٹی کے چکّر یا کلپ بِرِکش (جیسے کہ میں نے آپ کو دکھائے ہیں اور سمجھائے ہیں) بنا کر دکھائیں۔ صرف کہنے سے کیا؟ اُن کے پاس کروڑوں برس کی تاریخ (اتہاس) وغیرہ بھی ہونی چاہیئے اور اتنی لمبی عمر ماننے کی وجوہات اور حساب کتاب کا گیان بھی ہونا چاہیئے نا؟

اس کے علاوہ اگر ابھی کلجگی سرشٹی کے مہاوناش ہونے کا سمے نہیں ہے تو پچھلے سو برسوں ہی میں سائنس کی اتنی ترقی اور مہاوناش کاری ہتھیاروں اور بموں کی ایجادات کس مطلب کے لئے ہوئی ہیں؟

وتسو! اگر یہ سبھی باتیں سمجھانے پر بھی کوئی منُش مجھ گیان سروپ پرماتما کی پیشین گوئیوں پر یقین نہیں کرتے ہیں تو وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں کیونکہ وہ بھی مہاوناش کے وقت یوگ میں قائم نہیں ہوں گے اور پوتر بھی نہیں ہو چکے ہوں گے اور اب جو میں اکیس جنموں یا ۲۵۰۰ برس کے لئے جیون مُکتی کی پراپتی کے لئے گیان دے رہا ہوں اُس سے بھی وہ منُش فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔

کلجگ ابھی بچہ نہیں ہے

ترِکال درشی بھگوان شو کہتے ہیں:۔ " پیارے وتسو! الگ بھگ سبھی بھارت واسی (ہندو) کلجگ کی عمر تقریباً بارہ سو پچاس (1250) برس مانتے ہیں۔ لیکن ایک تو وہ یہ کہتے ہیں کہ بارہ سو پچاس (1250) برسوں میں سے ہر ایک برس "دیوتاؤں کا برس" ہے جو کہ منُش کے برس سے ۳۶۰ گُنا ہوتا ہے اور دوسرے وہ سمجھتے ہیں کہ دُواپر جگ کی عمر کلجگ سے دوگُنی، ترِیتا کی تین گُنی اور ست یُگ کی چار گُنی ہوتی ہے۔ لیکن بھارت واسی نہ تو یہ جانتے ہیں کہ ساکار دیوتا کون تھے اور کہاں رہتے تھے، نہ ہی وہ یہ بتا سکیں گے کہ دُواپر کی عمر دوگُنی اور ترِیتا کی تین گُنی کیوں مانی جائے؟ صرف کچھ رشیوں، جوتشیوں وغیرہ منتوں اور شاستروں کے آدھار پر وہ ایسا مانتے ہیں کہ دُواپر کی عمر کلجگ سے دوگُنی یعنی لاکھوں برس ہوتی ہے لیکن وہ دلائل سے اِس کو واضح نہیں کر سکتے۔ وتسو! اب انھیں آپ کو سمجھانا چاہیئے کہ ساکار دیوتا ست جگ اور ترِیتا جگ ہی کے دِویہ گُنوں والے، سکھ شانتی سمپن منُش تھے۔ لہٰذا ۱۲۵۰ کو ۳۶۰ سے گُنا کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اگر وہ کہیں کہ وہ برہما، وِشنو اور شنکر یعنی شو کُشم دیوتاؤں کے حساب سے گُنا کرتے ہیں تو اُنہیں کہنا چاہیئے کہ برہما، وِشنو اور شنکر تو رہیں ہی سُورج کے پار۔ وہاں تو دِن اور رات کا سوال ہی نہیں اٹھتا یعنی منُش سرشٹی کے کلپ کی عمر کا اُن دیوتاؤں کے دِن یا رات کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اِس طرح صاف طور سے سمجھانا چاہیئے کہ کلجگ کی عمر ۱۲۵۰ برس ہے اور اب تو بموں، قدرتی آفتوں کے ذریعہ مہاوناش ہونے ہی والا ہے۔ لہٰذا کلجگ ابھی بچہ نہیں ہے بلکہ آخری سانس لے رہا ہے"۔

بھارت کا سَروپراچین
اور
سَروُوتم یوگ

یوگیشور، بھگوان شِو کہتے ہیں :-

"مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ مجھ سے یوگ نہ ہونے یا ٹوٹنے کے سبب ہی منش آتما پتِت[1]، دُکھی، اشانت، کمزور اور بے سہارا ہوئی ہے۔ اِس لئے اب پوِتر تا، سُکھ اور شانتی کی حصولی کا طریقہ بھی صرف یوگ ہی ہے۔ چنانچہ اب مَیں جو ایشوری گیان دے رہا ہُوں اِس کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کا پھر سے یوگ لگ سکے اور آپ پوِتر بھی بن سکیں۔

وتسو! پرانے زمانے میں جو یوگ میں نے سِکھایا تھا، وہ گیان یوگ، کرم یوگ، سنیاس یوگ اب قریباً قریب معدوم ہو چکا ہے۔ درحقیقت وہی یوگ سبھی یوگوں کا راجہ تھا۔ اُس ہی روحانی یوگ کی وجہ سے بھارت بھومی پہلے سورگ اور پُنیہ بھومی[2] تھی۔ اُس یوگ کے نام پر آج بھی مختلف قِسم کے یوگی عزّت پا رہے ہیں۔ اُس اعلیٰ پراچین یوگ کی تعلیم کی وجہ سے آج بھی بھارت مشہور ہے۔ لیکن یہ اصلیت کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ اب حقیقی یوگ کا تو صِرف نام ہی رہ گیا ہے۔ اُس یوگ کے انمول[3] راز تو زمانۂ ماضی کے پردے کے پیچھے اوجھل ہو گئے ہیں۔ دورِ حاضرہ میں اُس قدیم ترین سَروُوتم یوگ کی جگہ مختلف قِسم کے جسمانی یوگ مثلاً کریا یوگ، ہٹھ یوگ، تنتر یوگ وغیرہ رائج ہیں، جِن یوگوں کی تعلیم اِختراع اور ابتدا منُشوں نے کی تھی۔ دیش اور بدیش کے لوگ پُرانے زمانے کے یوگ کی عدم موجودگی میں اِن اور دیگر کئی قِسم کے یوگوں کو اصلی اور اعلیٰ یوگ مان بیٹھے ہیں اور اِن ہی کے پرچار اور اِشاعت پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ جس یوگ پر ایک پائی کا بھی خرچ نہیں ہوتا اور جس سے اِس جیون میں سنسکاروں میں[4] تبدیلی، وِکرموں کے بوجھ سے چُھٹکارا اور من کی شانتی کا پرتیکش[5] پھل مِل جاتا ہے اور بعد میں بھی مُکتی اور جیون مُکتی (ہمیشہ کے لئے تندرستی، موت کی تکلیف سے چُھٹکارا، مکمّل سُکھ اور شانتی) کی اعلیٰ پراپتی بھی ہوتی ہے، وہ یوگ تو گُم ہی ہو گیا ہے اور لوگ اُس کو بھول چکے ہیں۔

ایشوری گیان ہی ایشوری یوگ کا آدھار ہے

پیارے وتسو! وہ پراچین یوگ جِس گیان اور فلسفہ پر منحصر تھا آج وہ گیان و فلسفہ ہی عام طور پر بُھلایا جا چُکا ہے۔ جبکہ آج منُشوں پر یہ حقیقت بھی کُھلے طور سے آشکارا نہیں ہے کہ آتما کا سروُپ کیا ہے، مجھ پرماتما کا دِویہ نام، روُپ، دھام اور کرتویہ کیا ہیں اور مجھ پرماتما کے ساتھ اُن کا کیا رِشتہ ہے، تو آپ ہی اندازہ لگائیں کہ وہ بھلا مجھ سے یوگ لگا کیسے سکتے ہیں؟"

وتس بولے :- "اُن لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے کہ جِس یوگ کا وہ ابھیاس[6] کرتے ہیں وہ یوگ اصلی گیان پر مبنی نہیں ہے۔"

بھگوان بولے :- "آپ جانتے ہیں کہ بہت سے لوگ برہم تتّو سے یوگ لگاتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ برہم (اکھنڈ جیوتی تتّو

---

[1] قدیم ترین [2] بہترین [3] ناپاک، پاپی [4] وہ دیش جہاں کے لوگ نہایت پاکیزہ اعمال ہوں [5] گراں بہا، بیش قیمت [6] عیاں [7] مشق کرنا۔

ہی پرماتما ہے۔ لیکن مَیں نے آپ کو دِویہ[1] درِشٹی کا وَردان دے کر ساکھشاتکار[2] کرایا ہے اور سمجھایا بھی ہے کہ درحقیقت برہم مجھ پرماتما کے رہنے کی جگہ ہے۔ جو کہ برہم لوک (نہ کہ اِس منُش سرِشٹی) میں ایک دیاپک[3]، اچِنتن[4] تتّو ہے۔ اِس لئے اُن لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ "برہم کے ساتھ یوگ لگانا تو گویا پرماتما کے دھام کے ساتھ یوگ لگانا ہے۔"

وتسو! "یوگ کا مطلب من اور بدھی کو دیہہ[5]، دیہہ کے سمبندھیوں، وِشیوں اور پدارتھوں سے ہٹا کر ایک ہی ٹھکانے پر لگانا ہے۔"

آپ وِچار کریں کہ سَروِ دیاپک ماننے کے تو یہی معنی ہوئے کہ مجھ پرماتما کا کوئی خاص ٹھکانا ہی نہیں ہے۔ بھلا اِس عقیدے کے مطابق من کو ایک ٹھکانے پر یکسو ہی کیسے کیا جا سکتا ہے یعنی اُسے سروپ پر قائم ہی کیسے کیا جا سکتا ہے؟ من تو کسی نام، روپ، دھام والی ہی ویکت[6] یا اویکت، استھول یا سُوکھشم چیز پر ٹِک سکتا ہے۔ اِس لئے آج لوگوں کا یہ جو عقیدہ ہے کہ "پرماتما نام، روپ، دھام سے نیارا، سرودیاپی ہے"، اِس سے تو یوگ کی بنیاد ہی مِٹ گئی ہے۔

اب آپ ہی لوگوں سے کہو کہ "سرودیاپی" کا تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ سبھی منُش، سبھی استھان اور سبھی پدارتھ وغیرہ پرماتما ہی کے ٹھکانے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اُن سے من کو ہٹانے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر تو یہ کہنا کہ "من بڑا چنچل ہے، بار بار دُنیاوی وِشیوں اور ویکتیوں کی طرف بھاگ جاتا ہے" بھی فضول ہے کیونکہ جب ذرّہ ذرّہ میں پرماتما کا ہی نِواس ہے تب تو من کو کھلی چھٹی ہونی چاہیئے کہ وہ کہیں بھی جا کر ٹِکے۔ تب تو یہ دُکھڑا رونا کہ "من کو شانتی نہیں مِلتی" بھی بند ہونا چاہیئے۔ "من کو شانتی نہیں ملتی" ایسا کہنا ہی ظاہر کرتا ہے کہ ابھی من جِن انسانوں، چیزوں وغیرہ کو یاد کرتا ہے وہ شانتی سروپ نہیں ہیں اور وہ شانتی سروپ پرماتما کے ٹھکانے بھی نہیں ہیں یعنی اُن میں پرماتما دیاپک نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ پرماتما کو سرودیاپک ماننے سے تو یوگ لگ ہی نہیں سکتا۔

آتما کو پرماتما نشچے کرنے والوں کو یوگی نہیں کہا جا سکتا

وتسو! آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ ایسے بھی بہت سے انسان ہیں جو کہتے ہیں کہ آتما خود ہی پرماتما کا روپ ہے لہٰذا جب وہ پرماتما کو خود سے الگ ہی نہیں مانتے، تو اُنہیں یوگی کہنا بھی غلط ہے، کیوں کہ یوگ تو ایک کا دوسرے سے ہوتا ہے۔

موجودہ وقت میں کسی کا بھی یوگ پرماتما کے ساتھ نہیں ہے

پیارے بچّو! مجھ سروشکتیمان، شانتی کے ساگر، آنند کے ساگر پرماتما کے ساتھ یوگ نہ ہونے کی وجہ سے ہی آج بھارت میں روگ، شوک[7]، بھوگ، کم عمر، بے وقت اور غیر متوقع موت، دُکھ درد، لڑائی جھگڑے، حسد اور نفرت، غصّہ اور ہِنسا، دُکھ اور اشانتی دیکھنے میں آتے ہیں۔

سُوکھشم آکاری دیوتاؤں کے ساتھ یوگ پرماتمک یوگ نہیں ہے

آپ اپنے تجربے کی بِنا پر جانتے ہیں کہ آج بہت سے منُش برہما، وِشنو اور شنکر کو یاد کرتے ہیں۔ لیکن مَیں نے یہ راز آپ کو سمجھایا ہے کہ یہ تینوں ہی دیوتا ہیں، یہ مجھ پرماتما کی سرووتّم[8] رچنا ہیں۔ مَیں دیوتاؤں کا بھی خالق "ترِمورتی" ہوں۔ مَیں پرماتما ایک ہی ہوں۔ لیکن موجودہ وقت میں لوگ رچیتا اور[9] رچنا کے فرق کو نہیں جانتے۔ اِس لئے ایک منُش ایک دیوتا سے اور دوسرا دوسرے کسی دیوتا سے یوگ لگاتا ہے۔ اِس بارے میں دوا پر یُگ میں لکھی گئی گیتا میں بھی میرے اِن مہاواکیوں کا صاف ذکر ہے

---

[1] چشم روحانی، قوتِ باصرہ [2] دیدارِ یقینی، معائنۂ حقیقت، مشاہدۂ عینی [3] ہرجائی [4] غیر مُدرّک، بےشعور، بےحس [5] جسم اور جسم کے ناطہ داروں۔ لذات اور اشیا [6] ظاہر یا پوشیدہ [7] کثیف یا لطیف [8] غم [9] اعلیٰ التخلیق [10] خالق اور مخلوق۔

کہ "مَیں دیوتاؤں کو بھجنے (یاد کرنے) والوں کی لوکِک خواہشات کو اور ساکھشاتکار کی آرزو کو تو پُورا کرتا ہوں لیکن اِن بھگتوں اور یوگیوں کی مجھ تک رسائی نہیں ہوتی یعنی اِنہیں مُکتی، مکمّل پوترتا، سُکھ اور شانتی کی حصولی نہیں ہوتی۔"

وتسو! بھگت لوگ تو دیوتاؤں کو اِس لئے ہی یاد کرتے آئے ہیں کہ اُنہیں بتایا جاتا رہا ہے کہ (۱) نِراکار کے معنی نام اور رُوپ سے نیارا ہیں" اور (۲) "کہ پرماتما ہی نے دیوتاؤں کا بھی رُوپ دھارن کیا ہُوا ہے" چنانچہ یہ سوچ کر کہ "نام، رُوپ دھام وغیرہ سے نیارے پرماتما کو تو یاد کیا ہی نہیں جا سکتا" وہ لوگ دیوتاؤں ہی کو یاد کرتے آئے ہیں۔ حالانکہ دیوتاؤں کی بھی پُوریوں کا اور اُن کے کرتویوں کا اُنہیں (بھگتوں کو) علم نہیں تھا۔ لیکن اب مَیں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ (۱) نِراکار کے معنی نام اور رُوپ سے نیارا ہونا نہیں ہے بلکہ "جسم سے نیارا ہونا ہے۔ اور کہ (۲) برہما، وِشنو اور شنکر میری دِویہ رچنا ہیں۔ چنانچہ اب آپ، لوگوں کو سمجھائیے کہ درحقیقت یوگ تو نِراکار (بے جسم) پرماتما "جیوتر لنگم شو" کی یاد میں رہنے کا نام ہے۔

ساکار[1] دیوتاؤں کے ساتھ یوگ الیشوری یوگ نہیں ہے

وتسو! ایسے بھی کروڑوں منُش ہیں جو کہ شری کرشن اور شری رام کو بھگوان یا بھگوان کا اوتار مان کر اُن سے یوگ لگاتے ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے آپ کو واضح طور سے سمجھایا ہے، شری کرشن اور شری رام تو دِویہ گُنوں سے بھرپُور منُش آتمائیں ہی تھے جنہوں نے کہ اپنے سابقہ جنم میں براہِ راست مجھ سے یوگ سیکھ کر ابھیاس کیا تھا۔ اب بھگتوں کو تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ شری کرشن سَت یُگ کے پہلے راج کُمار تھے اور کہ بیکُنٹھ ست یُگی سرشٹی کا نام ہے اور کہ کرشن نے گیتا گیان نہیں دیا بلکہ اپنے پچھلے جنم میں اُس کو حاصل کیا تھا جس کے نتیجے کے طور پر ہی وہ شری کرشن پَد کو پا سکے تھے۔ پس ثابت ہے کہ جو لوگ ساکار دیوتاؤں کو یاد کرتے ہیں اُنہیں بھی اپنے پُوجیوں[2] کا پتہ نہیں ہے بلکہ بہت لوگ تو اگیانتا[3] کی وجہ سے اِن دیوتاؤں کو ایک طرف تو پُوجتے ہیں اور دوسری طرف اُن پر کلنک بھی لگاتے ہیں۔ اُنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ شری کرشن نے بعد میں بھی آدی سناتن دیوی دیوتا دھرم کی پالنا کے لئے کئی جنم لئے تھے اور کہ یاد کرنے کے قابل تو ایک پرماتما ہی ہے جو کہ جنم مَرن کے چکر سے بے نیاز ہے۔

دھرم ستھاپت کرنے والے لوگوں یا گوروؤں کے ساتھ یوگ لگانا الیشوری یوگ نہیں

وتسو! ایسے بھی کروڑوں منُش ہیں جو کہ بُدھ وغیرہ مذہبی بانیوں کو یاد کرتے ہیں۔ لیکن جیسے کہ مَیں نے سرشٹی چکر اور اور کلپ برکھش (دیکھیے صفحہ نمبر ۷۶ پر) کے ذریعے سمجھایا ہے، اِس ساکار سرشٹی میں ماتا کے گربھ[4] سے جنم لینے والے ساکار دیوتا، دھرم کے بانی اور دوسرے تمام منُش بھی کلپ کے آخر تک جنم مرن میں اگر اپنے اپنے دھرم کی پالنا کرتے رہتے ہیں۔ کوئی بھی منُش آتما نہ تو خود مُکتی حاصل کرتی ہے اور نہ ہی دوسروں کو حاصل کرا سکتی ہے۔

اِس لئے ظاہر ہے کہ سچے گیان کے بنا ہی کوئی منُش تو سُوکھشم لوک میں رہنے والے کسی دیوتا کو، کسی ساکار دیوتا کو اور کسی دھرم کے بانی کو ہی بھجتا[5] آیا ہے۔ مجھ پرماتما کے ساتھ کسی نے بھی یوگ نہیں لگایا۔ اگرچہ کئی لوگ مجھ شو کو یاد کرتے بھی رہے ہیں تاہم اُنہیں میرے پرم دھام اور کرتویہ وغیرہ کا گیان ہی نہیں تھا۔ اِس طرح دواپر یُگ سے لے کر مدھیم[6] اور کنشٹھ[7] ہی یوگوں کا رواج رہا ہے۔ اعلیٰ ترین یوگ جو مَیں نے سکھایا ہے وہ سنگم یُگ میں، مَیں خود ہی برہما تن میں اوترت ہو کر سکھاتا ہوں۔ اعلیٰ ترین یوگ تو آتماؤں کے پرلوکک پتا (مجھ پرماتما) کے علاوہ دوسرا کوئی سکھا ہی نہیں سکتا۔"

وتس بولے "اعلیٰ ترین یوگ کی کیا خصوصیات ہیں؟"

[1] سنگُن اور نِرگُن کے دیوتا کی گُنوں والے منُش [2] مُقدّس ہستیوں، قابلِ احترام بُزرگوں [3] لاعلمی [4] بطن [5] سجدہ کرتا آیا ہے یا یوگ لگاتا آیا ہے
[6] متوسط درجے کا [7] ادنیٰ

بھگوان بولے "اعلیٰ ترین یوگ وہ ہے جو براہِ راست (DIRECT) مجھ نِراکار پرماتما کے ساتھ ہو، کیونکہ مَیں ہی اعلیٰ ترین گُنوں، کرتویوں اور سئو بھاو والا ہوں۔ حقیقت میں یوگ کے معنی ہیں "پرماتما کی اویبھیچاری[1] یاد" یا پرماتما سے گہرا سمبندھ ہے۔ اِس لئے بُدھی میں میرے سوا دوسرے کسی کو پُوجیہ، پِتا وغیرہ سمبندھوں[2] سے یاد کرنا ویبھیچاری[3] یوگ ہے۔ مَنش آتماؤں کا پرلوکِک پِتا میں ایک ہی ہُوں۔ برہم، شوکھشم آکاری دیوتاؤں، ساکار دیوتاؤں یا دھرم کے بانیوں (بُدھ، عیسیٰ وغیرہ) کو پرلوکِک پِتا، گیان کا ساگر، آنند کا ساگر یا سَرو شکتیمان نہیں کہا جا سکتا۔ اِس لئے اُن سے پوِترتا، سُکھ اور شانتی کا ورثہ (جو کہ پِتا ہی سے اولاد کو ملتا ہے) نہیں مِل سکتا، اُن سے مایا کو جیتنے کی شکتی نہیں مِل سکتی۔ اُنہیں دیوتا دھرم کا استھاپک، پرلوکِک گُرو اور ترِلوکی ناتھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ وہ گیان امرِت پِلا کر مُکتی دھام نہیں لے جا سکتے۔ مُکتی اور جیون مُکتی کا داتا، پتِت پاون، سَدگُورو[4]، ست دھرم کا استھاپک، نر کو نارائن بنانے والا، شکتی دے کر مایا پر جیت حاصل کرانے والا واحد مَیں ہی ہوں۔ اِس لئے "مَن مَنا بھو" یعنی ایک مجھ ہی کے ساتھ اویبھیچاری نِرنتر اور یک تار یوگ ہی اعلیٰ ترین یوگ ہے۔

اعلیٰ ترین یوگ رُوحانی ہے، جِسمانی نہیں

دِتسوا روحانی یوگ کا آدھار[5] ہی خود کو دیہہ[6] سے نیارا نِشچے کر کے دیہہ کے بھان[7] سے پار ہو کر آتما کے پِتا مجھ اشریری[8] پرماتما کی یاد میں استھِت ہونا ہے۔ اِس لئے اگر کسی یوگ میں جسمانی عمل کی ضرورت ہوتی ہے، کوئی پرانا یام[9]، خاص آسن کسی منتر وغیرہ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت ہوتی ہے، تو اُسے یوگ کہنا ہی بھول ہے۔ کسی دیہہ دھاری[10] کو یاد کرنا بھی رُوحانی یوگ نہیں ہے۔ برہما، وِشنو، اور شنکر شوکھشم جسم کو دھارن کئے رہتے ہیں۔ ساکار دیوتاؤں، دھرم کے بانیوں اور لوکِک گُورؤں نے بھی استھول جسم لیا ہُوا ہوتا ہے۔ اِس لئے اُن کو یاد کرنا بھی سَرووتم یوگ نہیں ہے۔ اعلیٰ ترین یوگ ہے جو مجھ نِراکار یعنی بے جسم پرماتما سے ہو۔ اِس پرکار کے روحانی بُدھی یوگ سے ہی پوِترتا، شانتی، شکتی، آنند وغیرہ کی حصولی ہوتی ہے۔

نیز انترمُکھتا پر مبنی یوگ ہی نِرنتر ہو سکتا ہے۔ دُنیاوی اور تخیّلی آدھار پر من کو یکسُو کرنے کا عمل (ابھیاس) کرنے والوں کا یوگ نِرنتر[11] نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے آخری وقت بھی اُن کی متی[12] مجھ پرماتما پر قائم نہیں ہوتی اور وہ مُسلسل کمائی (پوِترتا، سکھ، شانتی کی) نہیں کر سکتے۔

---

[1] واحد، بے شرک [2] ناطوں [3] ناپاک۔ غلط [4] حقیقی [5] انحصار [6] من کو جسم سے دور سے ہٹا کر [7] جسم کے احساس سے نیارا ہو کر [8] بِے جسم
[9] سانس کو ایک خاص طریقے سے لینے، روکنے اور چھوڑنے کا عمل [10] باجسم [11] مُسلسل، لگاتار [12] یاد، بُدھی

سہج یوگ

بھگوان کہتے ہیں :

"پریہ وتسو! میں نے آپ کو سمجھایا ہے کہ شانتی اور سُکھ کا یا مُکتی[1] اور جیون مُکتی[2] کا واحد داتا مَیں ہی ہوں۔ رُوحانی رشتہ میں آپ کا باپ، شکھشک[3] اور گرو[4] بھی مَیں ہی ہوں۔ مَیں ہی رہبر اور محافظ ہوں اور دھن دولت دینے والا بھی ہوں منش یا دیوتا "داتا" نہیں ہیں۔ جو بھگت، دیوتاؤں سے لمحاتی اور بے ثباتی سُکھ مانگتے ہیں اُن کی منو کامناؤں[5] کو بھی مَیں ہی پورا کرتا ہوں۔ وتسو! مَیں ہی سرشٹی رُوپی برکھش کا اوِناشی بیج ہوں اور سبھی کا سمرتھ[6] سہارا اور محافظ ہوں۔

وتسو! اِن اہم اور انمول رازوں کو جان کر کیا آپ کا اپنے جسم میں، جسم کے رشتے میں اور دھرموں میں جو مُوہ تھا، وہ نشٹ ہُوا؟ کیا اب آپ کو تینوں لوکوں، تینوں زمانوں، تینوں دیوتاؤں، تینوں گُنوں (ست، رج، تم) وغیرہ کے بارے میں کافی روشنی ملی؟

سمرتی لبدھا[7] ہونا ہی سہج یوگی ہونا ہے

وتسو! اب آپ کو "سمرتی لبدھا" ہونا ہے کیونکہ سمرتی ہی یوگ[8] ورتی ہے۔ "مَیں آتما ہوں، پرم پتا پرماتما کی اوناشی سنتان ہوں، پرماتما ہی برہما، وِشنو اور شنکر کا بھی رچتا ہے اور سنگم یُگ میں برہما کے ذریعے گیان اور یوگ سکھا کر شری کرشن کے (ست یُگی) بیکنٹھ دھام میں یا تریتا یُگی رام کے راج میں مکمل پوترتا، سُکھ اور شانتی کی پراپتی کے لائق بناتا ہے" اِس سمرتی میں رہنا ہی یوگ میں استھت ہونا ہے۔

قدرتی بات ہے کہ اِس سمرتی میں آپ تبھی رہ سکیں گے جب آپ کی بُدھی برہم لوک میں نواس کرنے والے، ہزاروں سورجوں سے بھی زیادہ پرکاش والے مجھ جیوتر لنگم پتا پرماتما پر یکسُو ہوگی اور میرے ہی گُنوں کا رس لے رہی ہوگی مجھ ہی سے آنند، شکتی، شانتی وغیرہ لینے ہی کے سنکلپ میں محو ہوگی اور دوسرے سبھی طرح کے سنکلپوں سے خالی ہوگی۔

وتسو! جب آپ مجھے اِس طرح یاد کریں گے تو اس سمرتی میں پوشیدہ طور سے برہم کی یاد بھی سمائی ہوئی ہوگی کیونکہ مجھے وہاں کا نواسی سمجھ کر ہی تو آپ یاد کریں گے۔ آپ کی اِس سمرتی میں سُوکھشم لوک کے دیوتاؤں کی یاد بھی ہوگی ہی کیونکہ مَیں ان ہی کے ذریعے پوترتا، سُکھ اور شانتی دیتا ہوں۔ آپ کی اِس یاد میں شری کرشن اور شری رام کی یاد بھی سمائی ہوئی ہوگی، کیونکہ بیکنٹھ کے دیو پد کی حصولیت کے لئے ہی تو آپ یوگ کا پرشارتھ کریں گے۔ اِس طرح آپ کے سہج ایشوری یوگ میں مانو سبھی

[1] کرموں کے بندھن سے نجات اور جسم کی قید سے چھٹکارا [2] مکمل پوترتا سُکھ اور شانتی کی زندگی [3] اُستاد، ہسٹری، جغرافیہ وغیرہ پڑھانیوالا [4] مرشد کامل، روحانی گیان سکھلانے والا، معرفت اور طریقت سمجھانے والا [5] خواہشات [6] شکتیمان، کامل [7] پھر سے پرماتما کی یاد میں قائم ہونا [8] پرماتما کی طرف من کی توجہ، من کا پرماتما سے وصل ہونا۔ * لگاؤ - وابستگی۔

یوگ سمائے ہوئے ہوں گے۔ لیکن آپ کا یوگ روحانی اور ادبھیچاری[۵۲] یوگ ہوگا کیونکہ آپ کی بدّھی میں میرے ہی دِویہ نام دِویہ رُوپ، دِویہ دھام، اَوترن، دِویہ کرتویہ، دِویہ رشتہ، دِویہ گُنوں وغیرہ کی سمجھ، پیار بھری، گہری اور ادبھیچاری سمرتی ہوگی۔

کرم اِندریوں کو سمیٹ کر سمرتی کا ابھیاس ہی یوگ ہے

عزیزو! بھوجن[۵۲] اور سنگ[۵۳] کا بھی من پر بہت اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا ستوگنی بھوجن جو کہ یوگ میں اِستھت ہو کر بنایا گیا ہو، کھانا اور بُرے لوگوں کا سنگ نہ کرنا ہی یوگ کی کامیابی کے لئے کلیان کاری ہے۔ اِس طرح چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے کام کاج کرتے ہوئے لگاتار میری سمرتی میں رہنا ہی سچے یوگی کا پُرشارتھ ہے۔ اِس پُرشارتھ کو کرنے سے بدّھی اور من کی یکسوئی اور یوگ کی اوستھا پکّی ہوتی ہے۔

من، وچن، اور کرم سے کوئی بھی وِکرم نہ کرنا یوگی کا پرم کرتویہ ہے

دِویہ گُنوں کو اپنے جیون میں دھارن کرنا اور آسُری اور بُرے گُنوں کا سنّیاس کرنا ہی یوگی کے مرجیوا جنم کا روزمرّہ کا کام ہے۔ میرے گیان کی چرچا کرتے ہوئے دیہی نِشچے میں رہنا ہی یوگی کا اُتّم کرم ہے۔ جسمانی دھندے کے ختم ہوتے ہی کرم اِندریوں کو سمیٹ کر سہج آسن پر بیٹھ کر یا لیٹتے ہوئے بھی بدّھی کو مجھ برہم لوک کے رہنے والے پریم کے ساگر پِتا پرماتما کی سمرتی میں اِستھت کر کے شکتی، شانتی آنند کی لہروں میں مست رہنا اور اُنہیں سنسار میں بھی پھیلانے کا ذریعہ بننا ہی یوگ تپسیا[۵۴] ہے۔

لگن[۵۵] میں مگن[۵۶] رہنا ہی یوگ ہے

پیارے وتسو! بدّھی یوگ کو بدّھی کی لگن بھی کہہ سکتے ہیں۔ سچا یوگی وہ ہے جس کی لگن ایک مجھ پرماتما کے ساتھ ہو۔ اب سنسار میں ہر ایک کی لگن الگ الگ ہے، کوئی کسی چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو کوئی کسی دوسری شے کو۔ کسی کا دِل ایک میں اٹکا ہُوا ہے اور دوسرے کا کسی دوسرے شخص میں۔ جس کی جس کے ساتھ لگن ہے، اُس کا اُسی کو پانے کے لئے پُرشارتھ چلتا ہے اور اُس کی یاد میں لگن کے مطابق مگن رہتا ہے۔ یعنی اُس کا من، وچن اور کرم اُسی کے پیچھے چلتا ہے۔ اگر منش کی لگن وِشیوں اور اشیار کے ساتھ ہو تو اُس کو بھوگی کہا جاتا ہے اور جس کا یہ نِشچے ہو کہ شانتی داتا آنند داتا اور ایک رس[۵۷] پرماتما ہی ہے نہ کہ کوئی شخص یا وِشیہ وہ مجھ پرماتما ہی کی لگن میں مگن رہتا ہے۔ وہ ہی راج یوگی اور کرم یوگی ہے۔

وتس بولے: "کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے تو ہیں کہ پرماتما کے ساتھ یوگ لگائیں۔ لیکن ہمارا من یاد میں مگن نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ پوچھتے ہیں کہ مگن نہ ہونے کا سبب کیا ہے؟"

بھگوان بولے: "یہی کہ اُنہیں پُوری لگن نہیں ہے۔" اُنہیں تھوڑی بہت لگن ہو بھی سہی تو بھی وہ یقیناً یہ نہیں جانتے یا مانتے کہ میں پرماتما ہی صرف سُکھ داتا، شانتی داتا، مُکتی داتا، جیون مُکتی داتا، محافظ، بندھو، دوست سبھی کچھ ہوں۔ وتسو! اگر کوئی منش اِس گیان کو پوری طرح سمجھ جائے کہ صرف پرماتما ہی کال کے پنجے سے چھڑانے والا اور روگوں، شوکوں[۵۸] اور دُکھوں سے نجات دلانے والا ہے تو کوئی وجہ ہی نہیں کہ اُس کا یوگ مجھ سے نہ لگے۔ لہٰذا اُس منش کو پہلے گیان کے ذریعے یہی نِشچے کراؤ کہ ایک پرماتما ہی

[۵۱] بلا شرکت۔ واحد پرماتما ہی سے [۵۲] کھان پان [۵۳] سوسائٹی [۵۴] اعلیٰ [۵۵] رُوحانی یوگ جس کی شکتی یا اگنی سے وِکرم وِناش ہو جاتے ہیں [۵۵] الفت۔ پریم۔ یاد [۵۶] محو۔ مست [۵۸] لذاتِ نفسانی میں پھنسا ہُوا جس کے دل میں ہمیشہ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کا خیال رہے [۵۹] غیر متبدل۔ یکسانیت میں قائم دائم۔ ہمیشہ ایک حال [۶۰] تفکرات، غموں۔

منُش کا سدا اُشبھ چِنتک[1]، مددگار اور سچّا پریم کرنے والا اور رہبر ہے۔ جس وقت سے اُس شخص کو یہ نشچہ ہو جائے گا کہ مَیں سَروشکتیمان سارے برہمانڈ کے مالک، تری لوکی ناتھ پرماتما کی سنتان ہُوں جس (پرماتما) کے شانتی، آنند، پریم اور سُکھ کے خزانے میں کبھی کمی نہیں ہوتی اور جو (پرماتما) نہ تھکنے والا داتا ہے یا کلیان کاری ہے اور کہ اِس جنم کے باقی ماندہ وقت میں (اُس سے) یوگ یُکت ہونے کے نتیجہ کے طور پر ۲۵۰۰ برسوں کے لئے لگاتار پوِتّرتا، سُکھ اور شانتی کی پراپتی ہوگی" تو وہ فوراً ہی میری ایشوری[2] شرن لے کر ایشوری مستی اور خماری میں مگن ہوئے بِنا نہ رہ سکے گا۔ وہ اُس وقت سے نارائنی نشے میں اور ایشوری شانتی، شکتی، پرکاش اور آنند کے رَس میں ہی ڈوبا رہے گا۔ اُس کا جیون ہی بدل جائے گا۔

یوگ کے معنی "جوڑنا" ہیں

پیارے وتسو! اِس طرح میرے ساتھ ٹوٹے ہوئے رِشتے اور پریم کا جوڑنا ہی یوگ ہے۔ وتسو! اب منُش کے دِل کے ہزار ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اُس کی بُدھی ویبھیچاری ہو گئی ہے۔ اُس کا مَن سارا دِن انیک[3] وِشیوں اور ویکتیوں کی طرف ڈولتا رہتا ہے۔ اب من اور بُدھی کو سبھی طرف سے سمیٹ کر ایک میری ہی یاد میں جوڑنا یا اپنے دل میں ایک مجھ دِلبر کو ہی بٹھانا اور میری یاد کو اپنا سوبھاو[4] ہی بنا دینا سہج یوگ ہے۔ دیہہ ابھیمان کے سبب منُش جس ایشوری ناطہ کو بھُول گئے ہیں اُس رِشتے کو پھر سے جوڑنا ہی یوگی کا پُرشارتھ ہے۔ اِس پُرشارتھ سے منُش کا مَن یا چِت مستقبل قریب میں وِناش ہونے والے اِس کلجگی، تمو پردھان سنسار سے اُپرام[5] ہو کر ایک میری یاد میں جُٹ جاتا ہے اور اَنتے[6] یا متی سا گتی (अन्ते या मति सा गति) کے مطابق اِنسانی رُوح مُکتی دھام میں میری نزدیکی حاصل کر لیتی ہے۔

کام وکار بند کرو

دیکھو! کمل پھول کے کتنے سمبندھی ہوتے ہیں۔ اکمل، ککڑی، ڈوڈا وغیرہ کتنوں کے ساتھ اُس کا رِشتہ ہوتا ہے!! تو بھی وہ سب سے نیارا رہتا ہے۔ وہ سبھی سے اُوپر اُٹھ کر اور پیارا ہو کر رہتا ہے۔ اِسی طرح آپ بھی اِس آخری جنم میں کمل پھُول کی مانند نیارا ہو کر رہو۔ اب سبھی سمبندھیوں کے ساتھ رہتے ہوئے بھی (بُدّھی سے) بے لگاؤ ہو کر رہو اور خود کو مجھ پرماتما کی سنتان نشچے کرو۔ اگر مکمل یوگی بننا چاہتے ہو تو اب باقی سب کے ساتھ بھائی بھائی کا یا بھائی بہن کا ہی سمبندھ رکھنا گیان کے قاعدے کے مطابق ہے۔ اب سنگم کے وقت ایشوری مریادا کے اُلٹ کوئی بھی سمبندھ نہ رکھو! ایسا کرنے سے ہی آپ کو مُکتی اور جیون مُکتی پراپت ہو سکے گی ورنہ نہیں!

---

[1] خیر خواہ بھلائی چاہنے والا۔ دوست [2] پرماتما کی پناہ اور رائے [3] صرف بھگوان کو یاد کرنے کی بجائے کئی ایک کو یاد کرتا رہتا ہے [4] فطرت، عادت [5] ہٹ کر [6] انت میں منُش کے جیسے خیالات ہوں ویسے ہی اُس کا اگلا جنم ہوتا ہے۔

اب کام وِکار بند کرو

جیوگھات بند کرو

پرانیشور[1] پتا پرماتما کہتے ہیں :-

" پیارے بچو! آج کل اِنسان نفس پرست اور شہوت پرست ہو گئے ہیں۔ اصل میں نفس پرست انسان ہی آتم گھاتی،[2] جیوگھاتی[3] اور دھوکہ دینے والا ہے۔ میں کام واسنا (شہوت) کو "خودکشی" اور "ہنسا" اِس لئے مانتا ہوں کہ اس سے آتما گراوٹ کو پاتی ہے یعنی یکے بعد دیگرے کئی جنم، آدی، مدھیہ اور انت کے لئے دُکھی ہوتی ہے۔

لیکن نادان کلجگی انسان کہتے ہیں" کام (شہوت) کے بغیر دُنیا چل کیسے سکے گی؟" اُلٹی بدھی ہونے کے سبب وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ پرم پتا پرماتما نے ناپاک دُنیا تو نہیں بنائی ہوگی۔ کیونکہ ایشور تو مایا سے چھڑانے والے ہی باپ کو کہتے ہیں نہ کہ مایا جال میں پھنسانے والے کو، تب بھلا کام وِکار کو لازم کیونکر مانا جائے؟ اصل میں دُنیا کو ناپاک بنانے والی تو مایا ہی ہے۔ اُس ناپاک سرشٹی کا تو مَیں کلپ کے آخر میں وناش کرا دیتا ہوں۔ مَیں تو استھاپنا اور پالنا پاک ہی دُنیا کی کراتا ہوں۔ تبھی تو مجھے ذاتِ پاک یا پاک پروردگار کہا جاتا ہے۔

اب سرِشٹی پر بھاری سنکٹ آنے والا ہے لہذا اب پوتر بنو

عزیزو! جب کسی کی موت ہونے والی ہوتی ہے تو اُسے سبھی یہ رائے دیتے ہیں کہ وہ بھگوان کو یاد کرے۔ بھلے ہی وہ مرنے والا منُش گرہستی ہو، تاہم اُس وقت اُسے کوئی یہ نہیں کہتا "عورت کو یا کام (شہوت) وِکار کو یاد کرو"۔ بلکہ اُسے یہی سُنایا جاتا ہے کہ "ایشور کو یاد کرو تو انتے یا متی ساگتی کے مطابق آپ کی اچھی گتی ہو جائے"۔ ویسے بھی کسی پر جب کوئی سنکٹ آتا ہے تو وہ ورت میں رہ کر محض ایشور ہی کو یاد کرتا ہے۔ لہذا اب جن منشوں کا وِکار سے دل لگا ہُوا ہے اُن کو جھنجھوڑ کر کہو "اٹھو اب کا وقت سرشٹی کے گھور سنکٹ کا وقت ہے۔ دیکھو کلجگی سرشٹی کے وناش کی گھڑیاں نزدیک ہیں۔ اب پوتر بنو کیونکہ ایشور آیا ہے تمہیں موت کے پنجے سے چھڑانے اور مُکتی دھام لے جانے کے لئے۔

لیکن آج منُش استھاپنا، پالنا اور وناش کے راز کو نیز ایشور اور مایا کے بھید کو تو جانتے ہی نہیں۔ اِس لئے وِکاری اور کامی منُش مایا ہی کی رائے پر چل رہے ہیں۔

ست یُگ میں سچ تھا۔ کام (شہوت) رُوپی جھوٹ نہیں تھا

وِکاری لوگ سمجھتے ہیں کہ کام وکار (شہوت) آدی کال[5] سے چلا آرہا ہے۔ اب اُنہیں سمجھانا چاہیئے کہ پرماتما نے تو ستجگی دیوتائی دُنیا کی استھاپنا کی تھی۔ شری لکشمی و شری نارائن وغیرہ دیوتاؤں کی مہما میں سبھی بھگت کہتے ہیں کہ "آپ سب گنُوں سے بھرپور سمپورن نروکاری مریادا پُرشوتم اور اہنسک ہیں"۔ صاف ظاہر ہے کہ ست یُگی دیوتاؤں کے وقت میں کام (شہوت) رُوپی ہِنسا نہ تھی یعنی وِکار نہ تھا۔ وہ برہمچریہ کا ہی یُگ تھا۔ برہمچریہ کی طاقت سے ہی دیوتاؤں نے موت کو جیت لیا تھا اور وہ اپنی مرضی سے بوڑھاپے میں اس طرح شریر چھوڑتے تھے جیسے کہ منُش پُرانے کپڑے چھوڑ کر نئے کپڑے پہنتا ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ "منو وِکار[6] آدی کال سے چلے آرہے ہیں یا کہ وِکار تو پرماتما کی دُنیا میں ہمیشہ ہی رہتے ہیں"، سراسر جھوٹ ہے۔ اگر دیوتاؤں میں کبھی کام (نفسِ شہوانی) وغیرہ وِکار تھے تو راکھشس اور دیوتا

[1] جان اور رُوح کے مالک [2] اپنی رُوح کو مارنے والا یعنی اچھائی کا گلا دبا کر بُرائی کو اپنانے والا [3] دوسرے ذی روحوں کو بھی مارنے والا یعنی دُکھی کرنے والا مطلب یہ ہے کہ عورت کو بھی گراوٹ کی طرف لے جانے والا [5] روز ازل سے [6] غلطیوں کی طرف رجحانات اور میلانات

میں فرق ہی کیا رہا؟ دیوتاؤں کے کُل میں سمپورن پاکیزگی ضرور تھی اور اُن کا گرہست ایشوری مریادا[1] کے مطابق اور سوَرگ کے مانند سُکھ دینے والا تھا۔ تبھی تو مایا کی رائے پر چلنے والے کلجگی انسان دیوتاؤں کو نمسکار کرتے ہیں اور اُن کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔

لیکن یہ سب باتیں نہ جاننے کے سبب آج وِکاری منش کلجگی لوک لاج[2] کے اور آسُری مریادا کے مُرید ہو کر کہتے ہیں کہ کام (شہوت) وِکار تو سوبھاوِک[3] ہے۔ اِس کے بغیر تو سرشٹی چل ہی نہیں سکتی۔ اُن سے پوچھنا چاہیئے کہ اب جبکہ سرشٹی میں اشانتی اور پریشانی بڑھتی جارہی ہے تو کیا "آپ دُکھ کی رچنا چاہتے ہو؟" اُن کو سمجھانا چاہیئے کہ کام (شہوت) وِکار والی سرشٹی تو مایا کی سرشٹی ہے۔ ستجگی اور دیونائی سرشٹی کی پیدائش تو یوگ بل سے ہوتی ہے۔ اُس سرشٹی میں کام وِکار تو بالکل ہے ہی نہیں۔

گرہست آشرم کا مطلب جیوگھات نہیں ہے

اب جبکہ منشوں کو ایشوری بُدھی دی جاتی ہے تو وہ فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ "گرہست آشرم تو سب سے اونچا گایا گیا ہے اور کام (شہوت) کے بِنا تو گرہست چل ہی نہیں سکتا۔" اُن کو سمجھانا چاہیئے کہ "آشرم نام ہی اُس پاک جگہ کا ہے جہاں پر دھرم مُکت کرم ہوں یا جہاں مندر ہو۔ لیکن کام تو سب سے بڑا ادھرم ہے۔ لہذا صحیح معنی میں "گرہست آشرم" ست یُگ اور ترتیا یُگ میں ہی ہوتا ہے۔ وہی گرہست سب سے اُتّم اور سوَرگ کے سمان تھا۔ ہر ایک چیز اُتّم، مدھیم اور کنشٹھ یا ستوگُنی رجوگُنی اور تموگُنی تو ہوتی ہی ہے۔ تو اب جو کلجگی گرہست آشرم ہے، وہ ہے ہی کنشٹھ لیکن سروتّم گرہستھ کو نہ جاننے کے باعث عوام اسی کو ہی سب سے اونچا مان بیٹھے ہیں۔

جبکہ میں سنیاسیوں، سادھوؤں، رشیوں مُنیوں اور مہاتماؤں سبھی سے اعلیٰ یعنی پرم آتما گایا ہوا ہوں تو وچار کیجیے کہ میرا کرتویہ بھی تو ضرور ہی اُن سے اونچا ہوگا؟ گرہست کا سنیاس کر کے پاک رہنا تو سنیاسی اور مہاتما بھی سکھلا سکتے ہیں لیکن اِس سے بھی اونچا کرتویہ جو گرہست میں رہتے ہوئے پاک رہنا ہے، وہ میں (پرماتما) جو سب سے اونچی آتما ہوں خود اونترت ہو کر سکھاتا ہوں۔ لہذا جو منش آپ کو کہتے ہیں کہ "گرہست میں رہتے ہوئے سمپورن پوتر رہنے کی رائے تو رشیوں اور مُنیوں نے بھی نہیں دی تھی"۔ آپ اُن لوگوں کو کہیئے کہ ہم تو ایشور ہی کی نرالی مت سُناتے ہیں۔ ایشور ہی ستجگی سرشٹی کی استھاپنا کراتا ہے، کوئی منش نہیں کرا سکتا۔

گرہست کو پوتر بنانے کا گیان پرماتما میں ہے

(دنسوا) گیان، شانتی اور آنند کے لحاظ سے میں پرماتما ہی پورن (مکمل) آتما ہوں۔ چنانچہ پورن پوتر بنانے کے لیے سمپورن گیان بھی میرے ہی پاس ہے۔ میں پوتر بنانے ہی کے لئے تو گیان دیتا ہوں لیکن گھر یا رشتہ داروں کا تیاگ نہیں سکھلاتا۔ میں تو صرف یہی کہتا ہوں کہ دیہہ ابھیمان کو چھوڑو تو جیوگھات (کام وِکار) بھی خود ہی چھوٹ جائے گا۔ لہذا میں تو سہل راستہ دکھاتا ہوں اور سب کی مُکتی اور جیون مُکتی کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہوں۔ سبھی منش میرے ہی بچے ہیں لہذا میں کسی کو ویراگ یا باہمی نفرت وغیرہ نہیں سکھاتا۔ میں صرف وابستگی اور لگاؤ چُھڑواتا ہوں۔ میں "سمبندھ" بھی نہیں چھڑواتا بلکہ سمبندھوں میں جو "وِکار" ہیں اُنہیں چھڑواتا ہوں۔ کیونکہ وِکاروں سے ہی منش دُکھی ہوتے ہیں۔ میں دُکھ کے بندھن سے سُکھ کے سمبندھ میں لے جاتا ہوں۔ مشہور ہے کہ میں گیان کے ذریعہ نر کو شری نارائن بناتا ہوں لیکن آپ جانتے ہیں کہ شری نارائن کے بھی سمبندھی تو ہوتے ہیں۔ لہذا میں سمبندھ کو نہیں چُھڑواتا بلکہ پوترتا پورن سمبندھ جُڑواتا ہوں۔ لیکن وہ پوتر سمبندھ بھی تب مِل سکتا ہے جبکہ منش پہلے کرماتیت اوستھا میں ٹھہرے اور سبھی سمبندھ مجھ ایک ایشور کے ساتھ جوڑے اور دوسرے کسی کی طرف ممتا[4] اور بُدھی یوگ نہ جاوے۔ ورنہ اپوترتا کے کرموں کا حساب کتاب چلتا اور بنتا ہی رہے گا اور وہ پوترتا کا پد ہرگز ہرگز نہ پاسکے گا۔

---

[1] ایشور نے جو دستور مرتب کیا [2] دُنیاداروں کی بے جا نکتہ چینی اور رائے زنی سے ڈر [3] قدرتی اور فطری عمل [4] اعلیٰ [5] درمیانہ [6] ادنیٰ [7] لگاؤ

بھگوان کے نام پر اب پوتر بنو

پرم پوتر پرماتما کہتے ہیں:-

"لاڈلے بچو! کہاوت مشہور ہے کہ "شیرنی کا دودھ حاصل کرنے کے لئے برتن بھی سونے کا ہونا چاہیئے" کیونکہ اگر برتن اُس کے موافق نہ ہوگا تو دودھ صحیح حالت میں نہ رہے گا اور اُس سے فائدہ بھی نہ اٹھایا جا سکے گا۔ ٹھیک اسی طرح اگر کوئی انسان میرے (مجھ پرماتما کو "نرسنگھ" بھی کہا جاتا ہے) گیان کو اختیار کرنا چاہتا ہے تو اُسے بھی چاہیئے کہ وہ کرم اندریوں کو اپنے قابو میں کرکے برہمچریہ ورت کا پالن کرے اور اپنی بُدھی کو سونے کے موافق بنائے یعنی پوتر اور اعلیٰ بنائے۔

بچو! امرت اور وِش[۱] ایک دوسرے کے سخت دشمن ہیں۔ امرت میں تھوڑا بھی زہر ملادیا جائے تو وہ امرت نہیں رہتا۔ لہذا جو انسان یہ مانتا ہے کہ وہ گیان امرت بھی پیتا رہے گا اور کام واسنا (نفس شہوانی) بھی بھوگتا رہے گا وہ بالکل ہی گمراہ ہے اور بھولا ہوا ہے۔ جیسے کوئی گنوار[۲] ہاتھ میں آئے ہوئے انمول رتنوں کو گنوا دیتا ہے ویسے ہی کامی[۳] انسان بھی وشیوں[۴] اور بھوگوں میں مبتلا ہو کر اپنے انمول[۵] جیون کو نشٹ کر ڈالتا ہے۔ ایسے انسانوں کو ایک دن خون کے آنسو بہا کر پچھتانا پڑے گا لیکن تب تو وقت رُوپی چڑیا جیون رُوپی کھیت چُگ چکی ہوگی۔

وتسو! امرت اور زہر ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ امرت میں تھوڑا بھی زہر ملادیا جائے تو وہ امرت نہیں رہتا۔ لہذا جو منش یہ مانتا ہے کہ وہ گیان امرت بھی پیتا رہے گا اور کام واسنا (شہوت، خواہش نفسانی) بھی پورن کرتا رہے گا وہ بالکل ہی بھولا ہوا ہے۔ جیسے کوئی گنوار ہاتھ میں آئے ہوئے انمول رتنوں کو گنواں دیتا ہے، ویسے ہی ماتو کامی منش بھی وِشیوں میں پڑکر اپنے انمول جیون کو نشٹ کر دیتا ہے۔ ایسے انسان کو ایک دن خون کے آنسو بہا کر پچھتانا پڑے گا۔ تب تو وقت رُوپی چڑیا جیون رُوپی کھیت کو چُگ چکی ہوگی.....!

عزیزو! میں منشوں کو شکھشا ہی اس لئے دیتا ہوں کہ وہ گیان اور یوگ نام کے طاقتور رُوحانی ہتھیاروں سے سج کر مَن کے وِکاروں سے اور واسناؤں[۶] سے کامیابی کے ساتھ لڑائی کر سکیں۔ اگر مُبدّھی[۷] یوگ کا ابھیاس کرنے والا منش استری کا بھوگ کرتا ہے تو اِس کا مطلب یہ ہُوا کہ نہ صرف وہ رُوحانی دھرم یُدھ میں ہار جاتا ہے بلکہ کروڑوں لعلوں کی قیمت کی اپنی انمول شکتی کو بھی کھو بیٹھتا ہے جو شکتی کہ پانچ وِکاروں رُوپی شیطانوں (کام، کرودھ، لوبھ وغیرہ) سے یُدھ کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ کرم اِندریوں کو ضبط میں لانے اور برہمچریہ کا پالن کرنے کے بغیر تو یوگ میں کامیابی ہی ناممکن ہے اور جیون کو دیوتائی بنانے کا پُرشارتھ کرنا ہی فضول ہے کیونکہ برہمچریہ سے ہی رُوحانی طاقت ملتی ہے اور سِدّھی بھی پوری ہوتی ہے۔

نفس پرستی اور یوگ آپس میں دشمن ہیں

وتسو! زنانہ پن یا مردانہ پن کے احساس کی اور کام وِکار کی یعنی نفسِ شہوانی کی پیدائش ہی تب ہوتی ہے جب انسان احساسِ جسم میں ٹِکا ہوتا ہے یعنی خود کو جسم مانتا ہے اور جسمانی نگاہ کو اپناتا ہے۔ لیکن اس کے اُلٹ، یوگ کا تو لکش ہی ہمیشہ رُوح کے احساس میں رہنا یعنی خود کو رُوح کی یاد میں قائم کرنا ہے اور جسمانی ابھیمان کو ختم کرنا ہے لہذا کامی منش

۱ زہر ۲ نفس پرست۔ نفسِ شہوانی کے تابع ہوا منش ۳ لذات نفسانی ۴ بے بہا۔ گراں بہا ۵ جذباتِ نفسانی۔ خواہشاتِ نفسانی ۶ پرماتما کے ساتھ لگن اور یاد

تو یوگ سے بہت ہی دُور ہے۔ کام کے تو صرف وچار سے ہی منش اِس استھول[1] جگت کی استھولتا[2] کے احساس میں آجاتا ہے جبکہ یوگ کا لفظ سُنتے ہی منش کا دھیان رُوحانی دھاموں[3] کی طرف چلا جاتا ہے اور منش کو الوکِک اور دِویہ جیون کی یاد آتی ہے۔ اس لئے کام (شہوت) اور یوگ تو ایک دوسرے کے ایسے جانی دشمن ہیں جن میں سمجھوتہ تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو جنم سے ہی ایک دوسرے کے پکّے دشمن ہیں۔ اسی لئے تو مَیں کہتا ہوں کہ اگر بہشت کا سُکھی جیون چاہتے ہو اور اُس کے لئے بُدھی کو ایک ٹھکانے پر لگانے، دیہی نشچے میں رہنے، کھان پان، کرموں وغیرہ کی شُدھی کو اپنانے اور یوگ کی مشق کرنے کا راستہ لینا چاہتے ہو تو آپ کو لازمی طور پر مَن، وچن، کرم اور نگاہوں سے کام رُوپی واسنا کا پورا تیاگ کرنا ہوگا۔

اگر کسی منش کو کام رُوپی واسنا کو بھوگنے کا وچار آتا ہے تو ظاہر ہے کہ اُسے جسمانی سمبندھ کی یاد ہے۔ اِس کا مطلب یہ نکلا کہ اُس نے اپنا دل مکمل طور پر مجھ دلبر کو نہیں دیا ہے۔ بلکہ اُس کا بُدھی یوگ منتشر اور بھٹکا ہُوا ہے۔ لہٰذا اُس کی رُوحانی سگائی میرے ساتھ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ مَیں تو اُس کے لئے یہ سوچتا ہوں کہ وہ پوترتا کے راستہ پر چل کر اتنا اُٹھ سکے کہ سُورگ میں سوریہ ونشی اور چندر ونشی خاندان میں جگہ لے لیکن اس کے برعکس اُس نکمّے منش کا دل دوزخ کے بدرو[4] سے لگا ہُوا ہے۔ یعنی وہ کام (شہوت) کی زہریلی ندی میں غوطے کھانا چاہتا ہے۔

ایشور کے نام پر شادی ایک وِکاری رسم بن گیا ہے

پیارے بچو! میں نے آپ کو واضح طور پر سمجھایا ہے کہ ستجگ اور تریتا جگ میں خاوند اور بیوی کے درمیان کام وکار کو جگہ حاصل نہ تھی۔ اِس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو کلجگی دیہہ ابھیمانی براہمنوں کے ذریعہ جو شادی کرائی جاتی ہے وہ گویا دولہا اور دُولہن کو ایسی دو پہیوں والی گاڑی میں بٹھانا ہے جو کہ سیدھی نرک میں لے جاتی ہے۔ کلجگی براہمنوں نے تو کام (شہوت) کو ایک اچھی خاصی رسم کی شکل دے کر انسان کے جیون کو گرایا ہے اور دُکھی بنایا ہے۔ عیسائی لوگوں میں بھی جب پادری (Bishop) شادی کی رسم ادا کرنا شروع کرتا ہے تو وہ دولہا سے پوچھتا ہے کہ کیا آپ لڑکی کو دولہن کے رُوپ میں منظور کر کے پرماتما کے حکم کے مطابق پوتر گرہستی جیون گذاریں گے؟" (Will you join this woman to be thy wedded wife, to live together after God's ordinance, in the holy state of matrimony........)

ٹھیک یہی بات وہ دولہن سے بھی پوچھتا ہے کہ "کیا آپ ایشور کو حاضر ناظر مان کر کہتی ہیں کہ آپ پوتر گرہستی جیون میں رہیں گی اور ہر حالت میں آخر تک یہ ساتھ نبھائیں گی؟" اسی طرح بھارت میں بھی شادی کو ایک پوتر رسم مانا جاتا تھا۔ یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ دھارمک (Sacrament) اور پوتر رسم ہے۔ لیکن اُس رات آگ کے سامنے وعدہ کرنے کے بعد تھوڑے ہی دِنوں میں پُرش (مرد) کام (شہوت) کے زیرِ اثر ہو کر عورت کی پوترتا اور عصمت پر حملہ کرتا ہے۔ اُس وقت اس کو میری تو یاد بالکل ہی نہیں رہتی کیونکہ جہاں کام (شہوت) ہے وہاں میری یاد بالکل نہیں ہے۔ میں تو کام وِکار کو بھسم کرنے والا یوگیشور ہوں۔

بچو! آج کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ پوتر گرہست آشرم کا سروپ کیا ہونا چاہیئے۔ میرے حکم کے مطابق (According to Ordinance of God.) انسان کی زندگی کیسی ہونی چاہیئے؟ اِس لئے اب آپ ہی سبھی کو سمجھائیں کہ اگر

[1] کثیف [2] کثافت [3] پرلوک اور برہما پوری وغیرہ [4] یہاں کام وکار کو بدرو سے مشابہت دی گئی ہے۔

وہ یوگی جیون چاہتے ہیں تو وہ برہما کے ذریعہ رچے گئے رُدر (۲۹) گیان یگیہ میں آگرگیان کی اگنی روشن کریں اور اپنی رُوح کے سبھی رِشتوں کو مُجھ نرا کار پرمیشور سے جوڑیں۔ یعنی گیان امرت دھارن کرکے اور پوتر لوگ اگنی جگا کریہ عزم کرلیں کہ وہ آخری دم تک اپنا پریم مجھ نرا کار اوِناشی پتی (پرماتما) کے ساتھ سچائی سے نبھائیں گے اور کہ جب تک اُن کا جیون رہے گا تب تک اُن کی بُدھی کا سمپُورن یوگ ایک مجھ ہی کے ساتھ رہے گا۔ آپ اُنہیں سمجھائیں کہ جو رُوحیں مجھ سچے کے ساتھ سچا ہو کر نہیں رہیں گی، وہ سوَرگ میں نہ چل سکیں گی بلکہ اس نرک کی وشیہ[لہ] ویترنی ندی میں غوطہ کھاتی رہیں گی۔

کام (شہوت) پر فتح حاصل کرنے سے بہشت کی پراپتی

لاڈلے وتسو! کلجگ کے اِس آخری دَور میں مایا کی سجاوٹ، چمک دمک اور کشش بہت ہی زیادہ ہے۔ لہٰذا آتماؤں کو اپنے کرم بندھن سے مُکت کرانے کے لئے میں بیکنٹھ دھام، جس کے سامنے دُنیا کی دُوسری سبھی عجیب اور سُکھ دینے والی چیزیں پھیکی ہیں، کا دیدار بھی پروکش[ٹہ] یا اپروکش (یا دونوں طرح سے) کراتا ہوں۔ لیکن مایا آج اتنی طاقتور ہے کہ دِویہ ساکھشاتکار کرانے اور سمجھانے پر بھی کروڑوں منشوں میں سے بھی کُچھ گِنے چُنے ہی اشخاص مجھے پہچانتے ہیں اور اُن میں سے کوئی کوئی ہی میری رائے کا پالن کرتا ہے اور اِس خطرناک دُشمن کام (شہوت) کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ کرتا ہے۔ حوصلہ کرنے والوں میں سے بھی چند ہی لوگ اِس کی سرکوبی کرپاتے ہیں۔ لیکن اِس میں شُبہ نہیں کہ جو بھی اِنسانی آتما اِس کام روپی شیطان کو گیان روپی تلوار کے ذریعہ جیت لیتا ہے، وہ سوَرگ کے سوَراجیہ کو کئی جنموں کے لئے حاصل کرلیتا ہے۔ وہ یم[سلہ] دُوتوں کے جھمگھٹوں سے، جسمانی تکلیفات سے، دُنیاوی مُصیبتوں سے، مایا کے دُکھوں سے اور اندرونی پریشانی سے چھوٹ کر ہمیشہ کے لئے سُکھ کا سانس لیتا ہے۔ وہ رشیوں سے، مُنیوں سے، سنتوں سے، مہاتماؤں سے، راجاؤں سے اور مہاراجوں سے بھی مہان ہے۔ وہ اِن سبھی کے لئے پُوجنے کے لائق ہے۔ اُس کا جیون سپھل ہے۔ اصل میں وہی سنسار کا اونچے سے اونچا ویر[کلہ]، دھیر[شلہ]، میر اور پیر ہے۔ اور جو اِنسان کام (شہوت) روپی دُشمن کا سامنا کرنے سے ڈرتا ہے اور ہتھیار پھینک دیتا ہے وہ ڈرپوک شخص ہی انسانیت پر سیاہ دھبہ لگانے والا ہے اور مہاپاپی ہے۔ جو گندگی کے کیڑے کی طرح وِشے بھوگ میں مست رہتا ہے۔ وہ اِنسان گراہُوا شخص ہے۔ اُس نرک کو بار بار صد بار دھکار ہے۔

ایک کہانی ہے کہ "نارد کو خواہش ہوئی کہ لکشمی کے سوئمبر میں جاؤں اور وہاں لکشمی ور مالا میرے گلے میں ڈالے۔ لیکن جانے سے پہلے اپنی اِس خواہش کی کامیابی کے لئے اُس نے وِشنو سے پرارتھنا کی کہ اے وِشنو دیوتا! مجھے خوبصورتی کا وردان دیجئے کہ لکشمی کو پاسکوں۔" لیکن جب نارد نے راستہ میں پانی کے ایک تالاب میں اپنی شکل دیکھی تو ایک بندر کے رُوپ والا دکھائی دیا۔ اِس پر نارد کو بڑی شرمندگی ہوئی۔" کہانی کا مطلب ہے کہ اگر کوئی منش بندر کی طرح وِکاری ہے تو وہ شری لکشمی کا پتی یعنی شری نارائن نہیں بن سکتا۔ اُسے سُکھ دینے والے راج کی اور دولت کی حصولی نہیں ہوسکتی اور اُسے خوبصورت اور صحت مند جسم بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ سبق یہ ہے کہ منش اگر تن، من اور دھن کا مکمل سُکھ چاہتا ہے تو اُسے برہمچریہ ورت کا پوری طرح پالن کرنا ہوگا اور کام وِکار پر ضرور فتح حاصل کرنی ہوگی۔"

لہ واسناؤں کو ندی سے مشابہت دی گئی ہے ٹہ دِویہ بُدھی سے اور دِویہ درشٹی سے یعنی دلیل سے اور مشاہدہ عینی کرا کے سلہ فرشتہ اجل کے کارندوں سے یعنی دھرم راج کی سزاؤں سے کلہ بہادر۔ فاتح شلہ ہمت والا اور تاپ برداشت والا۔

جگدیش چندر ہسیجہ نے پبلشر…… پرجاپتی ایشوریہ وشو ودیالیہ کے لئے …… پریس بلیماران دہلی میں چھپوائی